

آخری پیغام

رہبر انقلاب اسلامی اور اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی
حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی قدس سرہ الشرف

الہی سیاسی وصیت نامہ

ادارہ ترتیب و اشاعت آثار امام خمینی (قدس سرہ)
تہران • ایران

دنیا کے وہ اسلامی اور تبلیغاتی ادارے
جو کہ اپنے ملک کے شہر اور علاقے میں امام
خمینی (قدس سرہ) کے آثار و افکار کی تقسیم
کے خواہاں ہیں وہ کتابوں، مذہبی رسالوں،
تقریروں، بیانات، عرفانی مکتوبات، خطوط،
احکام و فتاویٰ، اشعار اور آڈیو نیز ویڈیو
کیسٹ پر مشتمل بیانات وغیرہ حاصل کرنے
کے لئے اس پتے پر رابطہ برقرار کریں :-

ادارہ ترتیب و اشاعت آثار امام خمینی (قدس سرہ)
شعبہ ترجمہ - چلاک ۳۵ - پاسراہ نویر -

بہارن، تہران - ایران

پوسٹ کوڈ نمبر ۱۹۷۷۹

ٹیلیکس نمبر ۲۲۴۴۵۸ - ام

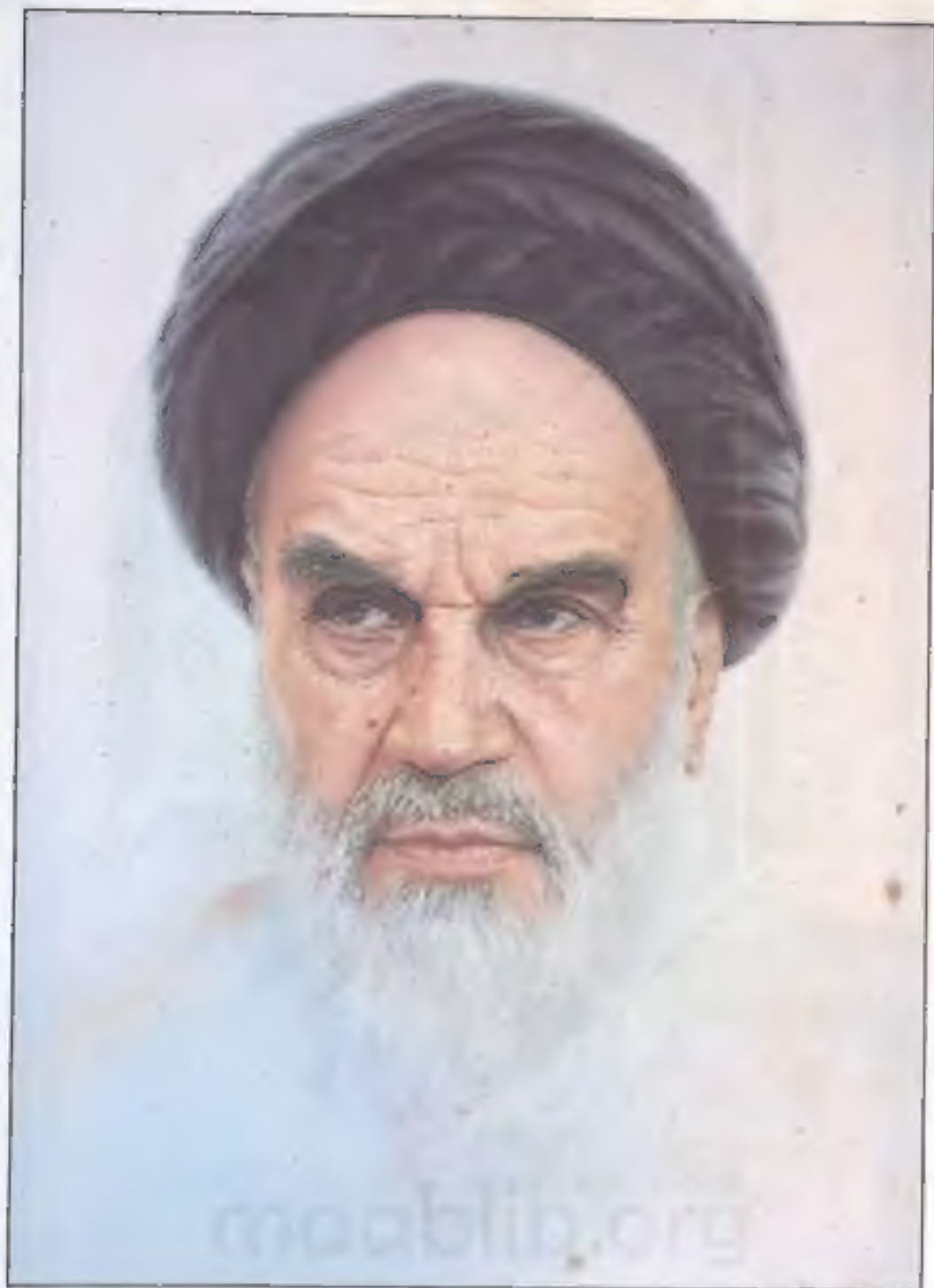
ٹیکس نمبر ۲۸۱۹۷۱

فون نمبر ۲۸۱۲۱۹

۲۸۱۲۱۳

۲۸۱۲۳۸

Price 850 Rls





maablib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آخری پیغام

رہبر انقلاب اسلامی اور اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی
حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی قدس سرہ الشرف

الہی سیاسی وصیت نامہ

ادارہ ترتیب و اشاعت اکابر امام خمینی (قدس سرہ)
تہران - ایران

ناشر : اداره ترتیب و اشاعت آثار امام خمینی (قدس سلی)
شعبه ترجمه -

اشاعت اول : منی ۱۹۹۱/۱/۱۳۱۱ هـ ق / ۱۳۷۰ هـ ش

تعداد : ۵۰۰۰ جلد

پست : پاک ۳۵ - یاسر ابو نیو - جمارین ، تهران
جمهوری اسلامی ایران -

فہرست مطالب

صفحہ	۱۔ تہبید
۱	۲۔ وصیت نامے کا ترجمہ
۸۷	۳۔ تعلیقات (گواہی پر وصیت نامہ)
۱۵۰	۴۔ فہرست تعلیقات
۱۵۶	۵۔ فہرست افراد
۱۹۲	۶۔ وصیت نامہ میں مخالفین امام کی فہرست
۱۷۱	۷۔ فہرست اصطلاحات
۱۸۲	۸۔ فہرست منابع و مآخذ

”..... اور جس چیز کی یاد دہانی ضروری ہے،

یہ ہے کہ میری یہ سیاسی، الہی وھیت صرف ایران ہی کی
عظیم اشان قوم سے متعلق نہیں ہے بلکہ دنیا کے بھی
مظلوموں اور بھی اسلامی قوموں کے لئے چاہے وہ کسی
بھی قوم و مذہب سے تعلق رکھتی ہوں، متعلق ہے...”

(امام خمینیؑ کے وھیت نامے کے پیش لفظ سے اقتباس)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان اور اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی حضرت امام خمینی قدس سرہ، ہفتہ ۱۳ خرداد ۱۳۶۸ ہجری شمسی (مطابق ۲۸ شوال ۱۴۰۶ ہجری قمری اور ۲ جون ۱۹۸۹ء) کی شب میں دنیا کو ترک کر کے ملکوتِ اعلیٰ سے جا ملے۔

امام خمینی قدس سرہ کی رحلت سے دنیا ایک ایسے حریت پسند اور تاریخ ساز انقلابی شخصیت اور اسلامی دنیا ایک ایسے بے نظیر قائد سے محروم ہو گئی جو اپنی فخر آمیز زندگی کے ذریعے مسلمانوں کی بیداری اور عظمت و حیاتِ اسلامی کے احیاء کا سبب بنے۔

ہمارے عزیز امام ایک اسلامی قائد کی حقیقی مثال اور کامل مصداق تھے۔ ان بزرگ شخصیت کے تمام ارشادات اور پیغامات سبق آموز اور بیدار کرنے والے ہیں، لیکن ان کا اہلی سیاسی و ملت نامد جس کو خود انہوں نے ملتِ ایران اور دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے ایک گرانقدر معنوی میراث کے عنوان سے تحریر کیا ہے

اس لحاظ سے کہ وہ اہم اسلامی اور انقلابی اصولوں کا مجموعہ ہے
ایک ممتاز اور بے نظیر دستاویز ہے۔

آئندہ صفحات میں ہم اس وصیت نامے کا مکمل متن مطالعہ
کریں گے اور اس بستی کے، جو اپنی پُر برکت زندگی کے ۸۶ برسوں میں
تقویٰ، تہذیبِ نفس، تقریب پروردگار، حصولِ علم اور مستکبرین کی قید
و بندے مستضعف و محروم عوام کی آزادی کی راہ میں جدوجہد
کرتی رہی اور مختصر یہ کہ خالص محمدی اسلام کی آتشِ عشق میں پروانہ دار
جلیقی رہی، پیغام کو سنیں گے اور ان کی اعلیٰ روح سے ہمد
کریں گے کہ ہم اسلامی انقلاب کا اس پنج پر جس کے وہ قائد و پیشوا
تھے، پانمرودی، فداکاری اور ایثار کے ساتھ تحفظ کریں گے اور
انشاء اللہ اس راہ کو آگے بڑھائیں گے۔

ادارے ترتیب و شاعت آثار امام خمینی قدس سرہ

تہران، ایران

۱۳۶۹ھ ش / ۱۴۱۰ھ ق / ۱۹۹۰ء

www.KitaboSunnat.org

امام خمینی قدس سرہ الشریف
کے
وصیت نامے کا ترجمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیشہ لفظ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :
 إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَحِجْرَتِي
 أَهْلُ بَيْتِي فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفُتْرَقَا حَتَّى
 يَمُودَا عَلَى الْحَوْضِ^(۱)

ترجمہ : میں تمہارے لئے دو گرانقدر چیزیں کتاب اللہ اور اپنے اہل بیت^۲
 چھوڑے جا رہا ہوں، یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے،
 یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں گے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ مَطَاهِرٍ جَمَالِكَ وَجَلَالِكَ وَخَزَائِنِ أَسْرَارِ
 كِتَابِكَ الَّذِي تَجَلَّى فِيهِ الْأَخْدِيَّةُ بِسَجْمِيعِ
 أَسْمَائِكَ حَتَّى اسْتَأْشَرَ مِنْهَا الَّذِي لَا يَعْكُمُهُ
 غَيْرُكَ وَاللَّعْنُ عَلَى ظَالِمِيهِمْ أَهْلِ الشَّجَرَةِ الْغَيْبِيَّةِ^(۳)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تو پاک ہے، اسے پروردگار،
 درود بھیج حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر جو منظر ہیں جہاں و جلال کے
 اور خزانے میں تیری ہر کتاب کے ہزار کے جس میں اودیت جلوہ گر ہے
 تیرے تمام سہارے ساتھ حتیٰ کہ ہر عاملِ ایم کے ساتھ بھی جسے
 تیرے سوا کوئی نہیں بانٹ اور لعنت ہو ان ظلم کرنے والوں
 پر جو شجرہٴ نبیہ کی بڑ ہیں۔

واما بعد :

مناسب سمجھتا ہوں کہ تعین^{۳۳} (قرآن و اہلبیت) کے بارے میں نہایت اختصار
 کے ساتھ کچھ عرض کروں لیکن ان کے غیبی ہمنوی اور عرفانی پہلوؤں پر روشنی ڈالنا مقصود
 نہیں ہے اس لئے کہ تاریخ سے مجھ جیسے کے لئے کم از کم قلم اٹھانا دشوار ہے اور ان کی
 شان میں جسارت بھی ہے کیونکہ ان کی تجلیاں عالم ملکات سے ملکوت علیٰ اور وہاں سے
 بزمِ لاہوت تک گویا ساری کائنات کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہیں۔ یہ وہ حقائق ہیں
 جن کا سمجھنا ہم لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ اگر ناممکن نہ ہو تو کم از کم طاقتِ بشری سے
 بالاتر مفروضے اور نہ ہی عقل کی^{۳۴} اور عقلِ کبیر^{۳۵} سے بچھڑ جانے کے بعد انسانیت پر جو
 گزری ہے اس کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں (بلاشبہ) عقلِ کبیر نفسِ کبیر کے سوا ہر چیز سے
 غنی تر ہے کیونکہ وہ تو کبیر مطلق ہے۔ اس وقت میں ان مصائب کو بھی بیان کرنا نہیں چاہتا
 جو اثنین، قرآن و عترت پر دشمنانِ خدا اور مکار و میاں ظالموں کی طرف سے اٹھائے
 گئے ہیں بلکہ میں اپنی مصروفیت اور معلومات میں کمی کے سبب ان مایوسہ حوادث کو قلمبند بھی

نہیں کر سکتا صرف سرسری طور پر کچھ حوادث کا تذکرہ کر رہا ہوں شاید کہ یہ جملہ "لن یفترقا
 حقیقی یسودا علی الی حوض" اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے وجود مقدس کے بعد ان میں سے ایک پر جو گزری ہے وہی دوسرے پر گزری ہے
 اور یہ دونوں کسمپرسی و یکسوی کے عالم میں حوض^(۱۱) (اکثر) پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی خدمت میں پہنچ جائیں گے اور کیا یہ حوض وحدت سے کثرت^(۱۲) کے جاننے اور سمجھنے میں
 قطروں کے منہم ہونے کی جگہ ہے یا کوئی اور چیز جس تک تساقی عقل و عرفان کی رسائی
 نہیں ہا بل شبہ مسل عظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دو امانتوں پر متکرموں نے جو تتم
 ڈھائے ہیں، وہ صرف ان ہی دو پر نہیں بلکہ یہ منہم ساری ملت اسلامیہ پر چھٹے ہیں،
 کہ جن کے بیان کرنے سے قوم عاجز ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ حدیث ثقیلین^(۱۳)
 مسلمانوں میں حدیث متواتر کی حیثیت رکھتی ہے اور اہلسنت^(۱۴) کی صحاح ستہ (۵) کے علاوہ
 ان کی دیگر کتابوں میں مختلف مقامات پر الفاظ میں مقوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اور یہ حدیث شریف تمام مسلمانوں خصوصاً مسلمانوں کے
 سادے فرقوں کے لئے حجت قاطعہ ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو جن پر اس حدیث کے ذریعہ تعلیم
 حجت ہو چکی ہے، وہی کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ سادہ لوح عوام تو معذور سمجھے جاسکتے
 ہیں لیکن ان کے مذاہب کے علماء کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ اب آئیے
 یہ دیکھیں کہ خدا کی کتاب پر جو انبی امانت اور پمیر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترک تھی کی گزری
 ہے۔ حضرت علی^(۱۵) علیہ السلام کی شہادت کے بعد سے ایسے افسوسناک مسائل شروع ہو گئے
 جن پر خون کے آنسو بہانا چاہئے۔ خود خوہوں اور طاغوتوں نے قرآن کریم کو اپنی قرآن

اثنی عشر حکومتوں کے لئے ایک دسید بنایا اور قرآن کے تحقیقی مفسرین و راہی کے تعلق سے
 یا غیر بستیوں کو جنہوں نے پورا قرآن پتھر پر اسام صل اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا اور جن
 کے کانوں میں "انہی تار لٹ فیکہ الشقلین" کی آواز گونج رہی تھی انہیں پہنے سوچے
 سمجھے منصوبوں اور مختلف بہانوں سے پر پشت ڈال دیا اور اہل طرح انہوں نے اس
 قرآن کو جو تحقیقی معنوں میں انسانیت کے لئے توحی کوثر پر پہنچنے کا ذریعہ اور مادی و روحانی
 زندگی کے لئے غنیم و ستور کی حیثیت رکھتا تھا وہاں سے دور کر دیا اور اہل
 طرح عاویں و منصف حکومت کی رہ بند کر دی دراصل ایک قرآن کا مقصد اصلی ہی حکومت
 ہیکہ کی تشکیل کرنا تھا۔ ان لوگوں نے دین خدا اور کتاب و سنت انہی سے انحراف کی بنیاد
 رکھی، پھر بے رہ روی یہاں تک پہنچ گئی کہ قوم کی کے ذکر سے شرم محسوس کرنا ہے اور یہ
 نیز بھی منبہ و جوں جوں اوپر بھٹی گئی، مگر بیوں اور انحرافات میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں
 تک کہ وہ قرآن کریم جو دنیا والوں کی رشد و ہدایت اور تمام مسلمانوں بلکہ سارے کتبہ انسانی کو
 یکم کر پر ہدایت کے مقام بند سے کشف تام محمدیؐ پر نازل ہوا تھا تاکہ انسانوں کو اس مقام
 تک پہنچانے جہاں انہیں پہنچنا چاہئے۔ علم الاسماء کے منظر (انسان) کو شیطین اور
 طاغوتوں کے شر سے نجات دمانے کائنات کو عدل و قسط سے سمجھ کرے اور حکومت کو
 معصومین^{۱۸} اور ائمہ علیہم صلوات اللہ علیہم و آلہم و سلم کے حوالے کرے تاکہ وہ اس حکومت کو
 یسے شخص کے سپرد کر دیں جو انسانیت کے لئے مفید ہو۔ لیکن ان خود پرستوں اور غیوریتوں
 نے اس قرآن کریم کو میدان سے ادا ہلایا جیسے ہدایت کے سلسلے میں اس کا کوئی کردار ہی نہ ہو۔ اور
 نوبت یہاں تک پہنچی کہ قرآن کریم عالم حکومتوں اور طاغوتوں سے بھی بدتر خبیث ملاؤں کے

ہاتھوں ظلم و فساد کی برقراری اور دشمنین خدا نیز حق موس کی بدعالمیوں کی توجیہ کا ذریعہ بن گیا۔
 مگر ہائے خسوس! کہ سازشی دشمنوں اور جاہل دوستوں کے ہاتھوں یہ تقدیر ساز گت اب
 صرف قبرستانوں اور مرنے والوں کے ایصالِ ثوب کی مجالس تک محدود ہو کر رہ گئی اور ابھی تک
 یہی صورت حال ہے۔ مگر یہ اس قرآن کریم کو تمام مسلمانوں اور سارے انسانوں کی یکسو ہستی
 کا ذریعہ، اور ان کی زندگی کا لاکھ عمل بت چاہئے تھا لیکن اس کے بجائے وہ لغتہ و اختلاف
 کا باعث بن گیا یا مکمل طور پر عملی زندگی سے ہٹا دیا گیا۔ لہذا ابھی وہ ہستی کہ اگر کسی نے اسلامی
 حکومت کی بات کی یا سیاست کا نام لیا تو گویا اس سے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے،
 سیاسی حق کا لفظ بے دین ملک کے مترادف ہو گیا تھا اور آج تک یہ صورت حال باقی ہے،
 جبکہ اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن و سنت کے عظیم کردار اس سے چھلک
 رہے ہیں۔ حال ہی میں بڑی شیطانی طاقتوں کی آکر کار اور اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ
 نام نہاد اسلامی حکومتوں نے مقاصد قرآن کو مٹانے اور بڑی طاقتوں کے شیطانی عزائم
 کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے قرآن کو خوبصورت رسم الخط میں چھاپ کر اطراف و اکناف
 (عالم) میں روانہ کیا ہے اور اس شیطانی سیلے سے قرآن کریم کو عملی زندگی سے نکالنے کی
 کوشش کی ہے سب کو یاد ہے کہ محمد رضا خان پہلوی (۲۰) نے قرآن شائع کرایا تھا تاکہ
 عوام پر اپنی گرفت مضبوط رکھے اور بعض مقاصد اسلامی سے بے خبر قرآن کی اس
 اشاعت پر اس کے مداح بھی تھے، یہی حال شاہ فہد (۲۱) کا بھی ہے اور وہ بھی ہر سال
 عوام کے بے پایاں دولت کا وافر حصہ قرآن کریم کی طباعت اور قرآن دشمن مذہب کے تبلیغی
 ذریعوں کو خرچ کرتا ہے اور سراپا ہے بنیاد اور خرافاتی مسدک و اہانت (۲۲) کی ترویج

کر کے نبیوں بھیاں قوم کو بڑی طاقتوں کی گود میں پنپا رہا ہے، اور اسلام عزیز اور قرآن کریم کو مٹانے کے لئے خود اسلام اور قرآن کا سہارا لے رہا ہے۔ ہمیں اور ہماری قوم کو جو سرتاپا اسلام اور قرآن سے وابستہ ہے، فخر ہے کہ وہ ایک ایسے مذہب کی پیروی ہے جو یہ چاہتا ہے کہ ان حقانِ قرآنی کو جو سرسردِ وحدتِ مسلمین بلکہ وحدتِ انسانیت سے معمور ہیں، مقبروں اور قبرستانوں سے نکال کر انسانیت کے عظیم ترین نجات دہندہ کی حیثیت سے عوام میں روشناس کروائے اور ملتِ اسلامیہ کو ان تمام بندشوں سے جو اس کے اللہ پاؤں اور قلب و عقل کو جکڑے ہوئے ہیں اور اسے قناعتِ غیبی اور سحرِ ج کی غلامی کی طرف کھینچنے لے جا رہی ہیں، رٹائی دلائے۔

ہمیں فخر ہے کہ ایسے مذہب کی پیروی میں جس کی بنیاد خدا کے حکم سے رکھیں اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی تھی اور امیرِ مومنین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام جیسے علمبردارِ حریت کو نوعِ بشر کو ہر طرح کی اسارتوں اور غلامیوں سے رٹائی دلائے۔ مقرر فرمایا۔

ہمیں فخر ہے کہ کتابِ پنجِ البلاغہ (۱۲۳) قرآن کے بعد مادی و روحانی زندگی کے لئے عظیم دستور، انسانیت کو آزادی عطا کرنے والی بلند ترین کتاب، جس کے روحانی احکام اور حکومتی منشور ہمارے لئے سب سے نمایاں راہِ نجات ہیں، ہمارے معصوم امام کی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے لے کر انسانیت کے نجات دہندہ حضرت مہدیؑ صاحبِ الزمان علیہم السلام، ائمہ و اسلام تک جو قادر

مطلق کی قدرت سے زندہ اور ہمارے امور کے شابد و نگر میں تمام ائمہ معصومین علیہم السلام ہمارے امام ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ معصومین علیہم السلام کی مناجات شعبانہ^(۲۶) حضرت حسین بن علی علیہ السلام کی "دعائے عرفات"^(۲۷) زیور سل محمد^(۲۸) صیغہ سجادۃ^(۲۹) اور حضرت فاطمہ زہرا^(۳۰) السلام اللہ علیہا پر خدا کی جانب سے ابھام شدہ کتاب "صیغہ فاطمیہ" جیسے حیات بخش دعاؤں کے ذخیرے جسے "قرآن ماعدہ"^(۳۱) کہتے ہیں۔ ہمارے ائمہ معصومین سے ملحق رکھتے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت باقر العلوم^(۳۲) علیہ السلام عین کی عظمتوں کو خدا، رسول خدا صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے سوا کسی نے نہیں پہچانا اور نہ ہی ان کے سوا کوئی (ان کے مقام کو) سمجھ سکتا ہے، ہمارے امام ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا مذہب جعفری^(۳۳) ہے اور ہماری بکمر بیکراں فقہ^(۳۴) ہمارے مذہب کے استار میں سے ہے۔ ہمیں تمام ائمہ معصومین علیہم صلوات اللہ سے وابستگی پر فخر ہے اور ہم نے ان رب کی پیروی کا عہد کر رکھا ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین صلوات اللہ و سلامہ علیہم نے دین اسلام کی سر بلندی و قرآن کریم کے عملی نفاذ اور حکومت عدل و انصاف کی تشکیل کے لئے قید و بند اور جلا وطنی کی مصائب میں جھیلیں اور آخر کار اپنے زمانے کی ظالم اور طاقتور حکومتوں کے خاتمے کی کوششوں میں شہید ہو گئے۔

آج ہمیں یہ بھی فخر ہے کہ ہم قرآن و سنت کے تقدیر ساز مقاصد و احکام کو نافذ کر

رہے ہیں اور اس راہِ خدا میں ہماری قوم کے مختلف طبقات کے ہر چھوٹے بڑے بھی جان و مال اور اپنے اعزاء و اقارب کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں یہ بھی فخر حاصل ہے کہ ایران کی عورتیں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، جوان ہوں یا بوڑھی، سب کی سب ثقافتی، اقتصادی و فوجی شعبوں میں مردوں کے شانہ بشانہ یا ان سے بہتر نڈاز میں مساء اور قرآن کے مقام کی سرپرستی و ترقی کے لئے سرگرم عمل ہیں، بلکہ جن میں جنگ کی توانائی ہے وہ فوجی تربیت بھی لے رہی ہیں۔ یہ فوجی تربیت اسلام اور اسلامی مملکت کے دفاع کی خاطر ہم واجبات میں سے ہے۔ ان خواتین نے بڑی دلیری اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ان مایوسیوں سے جو دشمنوں کی سازشوں اور اسلام و قرآن سے ناواقف دوستوں نے ان پر بلکہ اسلام اور مسلمانوں پر مسلط کر رکھا تھا، نکال لیا ہے۔ نیز انہوں نے اپنے آپ کو ان خرافاتی بندشوں سے بھی جنہیں دشمنوں نے اپنے مفادات کے لئے نادانوں اور مسلمانوں کے مفادات سے بے خبر تہ ذل کے ذریعے مسلط کیا تھا، آزاد کر لیا۔ درجہ عورتیں جنگ میں شریک نہیں ہو سکتیں وہ محاذ کی پشت پر اسے قابلِ قدر انداز سے مختلف خدمات انجام دے رہی ہیں کہ ان کی خدمات کو دیکھ کر عوام کے دل شدتِ شوق اور فرطِ جذبات سے کھینچنے لگتے ہیں۔ دشمنوں اور ان سے بدتر قباہوں کے دلوں کو غیظ و غضب سے دہلا دیتے ہیں۔ ہم نے بار بار دیکھا ہے کہ معزز خواتین حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے انداز میں فریاد بلند کر رہی ہیں کہ ہم اپنے بیٹوں کو قرآن کرچکے ہیں اور انہوں نے خدمتِ عام و سلامِ عزیز کی راہ میں کسی چیز سے دریغ نہیں کیا ہے اور انہیں اس پر فخر بھی ہے کہ وہ جانتی ہیں کہ جو کچھ انہوں نے ان قربانیوں کے بدلے میں حاصل کیا ہے وہ بہشت بریں^(۱)

سے بھی بالاتر ہے تو پھر دنیا کی ناچیز پونجی اس کے مقابلے میں کیا حقیقت رکھتی ہے ؟
 ہمارے عوام بلکہ تمام مسلمانوں اور دنیا کے مستضعفین (کمزوروں) کو یہ فخر ہے کہ
 ان کے دشمن جو خدا سے بزرگ و برتر، قرآن کریم اور اسلام عزیز کے دشمن ہیں وہ ایسے درندے
 ہیں جو اپنے ظالمانہ مقاصد کے لئے کسی بھی جرم و خیانت سے دریغ نہیں کرتے اور اقتدار
 تک پہنچنے نیز اپنے گمناموں نے مفادات کے حصول کے لئے دوست اور دشمن کا بھی لحاظ
 نہیں کرتے ! امریکہ ان میں سرفہرست ہے جو بذات خود ایک ایسی دہشت گرد حکومت ہے
 جس نے پوری دنیا میں اگ لگا رکھی ہے اور عالمی صیہونزم اس کا ہم پیمن ہے جو اپنے
 مریضانہ مقاصد کے حصول کے لئے ایسے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے کہ جس کے تذکرے سے
 قلم کو حیا اور زبان کو شرم آتی ہے۔ عظیم اسرائیل کا احتمال خیال (۳۹) نہیں ہر جرم پر کساتا
 رہتا ہے۔ مسلمان اقوام اور مستضعفین عالم کو یہ فخر ہے کہ ان کے دشمنوں میں اردن کا پیری
 لگانے والے جرائم پیشہ شاہ حسینؒ اور شاہ سنؒ اور حسنی مبارکؒ جیسے اسرائیل کے ہم پیالہ و
 ہم نوا القلم افراد ہیں جو امریکہ اور اسرائیل کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ کسی قسم کی
 خیانت سے باز نہیں آتے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارا دشمن صدام غفلتیؒ ہے جسے دوست و دشمن اس کے جرائم
 اور انسانی و بین الاقوامی حقوق کی خلاف ورزی کی وجہ سے خوب پہچانتے ہیں۔ اور سب
 جانتے ہیں کہ عراق کی مظلوم قوم اور فلسطینی ریاستوں کے ساتھ اس کی خیانت، ایرانی قوم کے
 ساتھ ہونے والی خیانت سے کم نہیں ہے۔

ہمیں اور دنیا کی (دوسری) مظلوم قوموں کو فخر ہے کہ عالمی ذرائع ابلاغ اور شہر آتی

دے ہر جرم و خبیثات کے لئے ہیں اور دنیا کے تمام مظلوموں کو موردِ الزام قرار دیتے ہیں جن کا منکر نہیں نہ بڑی حقیتیں دیتی ہیں۔

ہمارے لئے اس سے بڑھ کر حق کی بات اور کیا ہوگی کہ امریکہ اپنے تمام تر عواموں اور ہر عرصہ کے جنگی ساز و سامان، اپنی تمام پٹو حکومتوں، سپاہیہ، کبھی کبھی منکسوم قوم کی بے حساب دولت کو جمع کرے اور تمام ذرائعِ ابلاغ پر تصرف رکھنے کے باوجود ایران کی مقبوضہ قوم اور حضرت امام زمانہ ارواحنا مقدسہ اللہ اعلم کے ملک کے مقابلے میں اس قدر عاجز و سوا ہو جائے کہ اس کی کچھ میں نہیں آ رہے کہ کہاں پہنچا لے، وہ جس کی طرف رخ کرتا ہے اسے نفی میں جو بے حساب ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد^(۱۵) کا کوشش ہے کہ اس نے مختلف قوموں خصوصاً سماجی جمہوریت ایران کے عوام کو بیدار کیا اور تم شاہی کے اندھیرے سے نورِ اسلام کی طرف ان کی رہنمائی کی۔

اب میں تمام معزز مظلوم قوموں اور میدان کی عزیز قوم سے وصیت کرتا ہوں کہ خداوندِ عالم نے نہیں جو یہ حادثہ نصیب فرمایا ہے جو نہ تو محمدؐ و آلہٴ دینِ مشرق سے وابستہ ہے اور نہ ہی مومن و کافر مغرب سے، اس پر نہایت اہتمام، ذمہ داری اور پائیداری کے ساتھ قائم رہیں و شہداءِ نعمت سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہیں تاکہ بڑی طاقتوں کے ایجنٹوں کے ناپاک اتحاد، خواہ یہ ایجنٹس بیرون ہوں یا منہ سے بھی بدتر اندرونی، ان کی پاکیزہ نیت اور آہنی رادوں میں رخنہ نہ ڈال سکیں۔ یاد رکھیں کہ عالمی ذرائعِ ابلاغ و دمشق و مغرب کی شیطانی و سامراجی طاقتیں جو کچھ اسبابِ حالانکہ رہی ہیں یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ آپ الہی قدرت کے مالک ہیں، خدا نے بزرگ و برتر نہیں اس دنیا میں اور عالم آخرت میں بھی

مترادفے گا !

اِنَّهٗ وَلِیُّ النَّعْمِ وَبِیْدِهِ مَلٰکُوتُ کُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ: بیشک وہی تمام نعمتوں کا مالک ہے اور سب کچھ اس کے دستِ قدرت میں ہے۔
میں نہایت بنجیدگی اور عاجزی کے ساتھ تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ
ائمہ اہلِ ہدایت علیہم السلام کی جو دنیائے انسانیت کے عظیم رہنما ہیں، سیاسی، سماجی، اقتصادی
اور فوجی تعلیمات کو اچھے طریقے اور جان و دل سے پانے دیں اور اس کی پیروی میں ہر
عزیزوں کی قربانی کی ضرورت پڑ جائے تو دریغ نہ کریں۔

منہلہ یہ کہ مردِ جہدِ حقؔ نے جو انہیں کی رہنمائی کا جزد ہے چاہے احکامِ اولیہ ہوں یا
احکامِ ثانویہ (۱۳۹۹) دونوں ہی فقہ اسلامی کے مکتب میں اور مکتبِ امامت (۱۴۰۱) کے ترجمان
اور سببِ تسکون کی عظمت و ترقی کے ضامن ہیں، مسلمانوں کو سرِ مؤخرِ معرف نہیں ہونا چاہئے اور
انہیں حق و مذہب کے دشمنوں کی دوسرے اندازیوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے۔

یہ یاد رکھیں کہ ہمارا ایک بھی غلط قدم مذہب، احکامِ اسلامی اور حکومتِ عدلِ الہی کے
زور کا پیشِ خیرہ ثابت ہو سکتا ہے نماز جمعہ (۱۴۰۱) جماعت (۱۴۰۲) سے بھی جو نماز کے سیاسی پس منظر کا مظہر
ہیں، ہرگز غفلت نہ برتیں کیونکہ یہ نماز جمعہ اسلامی جمہوریہ ایران پر خدا کی عظیم ترین عنایتوں میں
سے ایک ہے۔ عزاداری ائمہ (۱۴۰۳) اہلِ ہدایت خصوصاً تیسرے شہداءِ مظلوم کربلا حضرت عبد اللہ العباسؑ
کی مجالس عزاداری سے بھی کہ جن کی زرمیہ داستانِ خلق کرنے والی روح پر اللہ تعالیٰ و انبیاء
ﷺ اور صالحین (۱۴۰۴) کا درود ہو کبھی غفلت نہ برتیں۔

اور یہ یاد رکھیں کہ تاریخِ اسلام کی اس داستانِ شہادت (واقعہ کربلا) کی یاد منانے

کے سلسلے میں محمد علیہم السلام کے جتنے بھی حکام و ارشادات میں یا اہلبیتؑ پر ظلم و ستم کرنے والوں کے سلسلے میں جتنی بھی لعنت و نفرینیں ہیں یہ سب کچھ ابتدائے تاریخ سے قیامت تک کے لئے ظلم و ستم کے بانیوں کے خلاف عوام میں بھادواز و دلیرانہ فہم ہیں، ورجان لیں کہ بنی اسرائیل علیہم السلام کے ظلم و ستم کی وجہ سے بن پر کھینچا گوالی نفرین کر پر وہ اس وقت واصل جہنم ہو چکے ہیں اور ان کی نسل کا خاتمہ ہو چکا ہے اور حقیقت (وہ لعنت و نفرین) دنیا کے تمام ظالموں کے خلاف آواز اور اس ظلم شکن فریاد کی بقاء کا ایک وسیلہ ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ امام حق علیہم السلام اللہ کے توکلوں، مرثیوں اور مدحیہ اشعار میں پوری شدت کے ساتھ ہر زمانے و ہر جگہ کے ظالموں کے ظلم و ستم اور ان کی بد عیاسیوں کا ذکر کیا جائے اور دور حاضر میں امریکہ، روس اور ان کے حلیف ملکوں خصوصاً حرم عظیم ہئی اسے خیانت کرنے والے اس سو و لعنت اللہ و لعنتہ و رسالہ علیہم السلام کے بن پر ٹم و منظم کا موثر طور پر تذکرہ کیا جائے اور ان پر لعنت و نفرین کی جائے جن کے سبب عالم اسلام مظلومیت کا دو گزر رہا ہے۔

بہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہی سیاسی ماسم ہیں جو اتحاد مسلمین کا سبب اور ممانوں خصوصاً ائمہ شیعہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے شیعوں کے حق کی قوتیت کے ٹہبان ہیں۔ اور جس نکتے کی یاد دہانی ضروری ہے یہ ہے کہ میری یہ سیاسی اور انہی وصیت صرف ایران کی مفیہ قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ تمام اسلامی قوموں اور دنیا کے ہر مذہب و ملت کے مظلوموں کے لئے ہے۔

میری خدا نے بزرگ و برتر سے عاجزانہ دعا ہے کہ یک لحظے کے لئے بھی
ہمیں اور ہماری قوم کو اپنے حال پر نہ چھوڑے اور بن فرزند بن اسلام اور عزیز مجاہدوں
پر لمحہ بھر کے لئے بھی اپنی غیبی عنایات سے دریغ نہ فرمائے۔

روح اللہ الموسویٰ الخمینی

وصیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہیں غیر نشان، اسلامی انقلاب کی جو لاکھوں ذمی قدر انسانوں، ہزاروں زندہ جاوید شہیدوں، در زندہ شہید یعنی جانباڑوں کی زحماتوں کا ثمر ہے اور دنیا کے کروڑوں مسلمانوں اور دنیا کے مستضعفین اکمزوروں کی امیدوں کا مرکز ہے، اہمیت میں قدر زیادہ ہے کہ اس کا حق، ماکرنا زبان و قلم کے دائرے سے باہر ہے۔

میں روح اللہ موسوی خمینی اپنی تمام تر خطاؤں کے باوجود خدائے بزرگ و برتر کے غفور کرم سے یابوس نہیں ہوں اور مجھے توقع ہے کہ میرے پرخطر راستے کا توشہ کریم مطلق کا کرم قرپانے گا۔ میں یہ حقیر طالبِ حق کی حیثیت سے جو اپنے دوسرے برادرین ایمانی (۶۳) کی طرح جو اس انقلاب اور اس کے نتایج کی ترقی و بقا، اور اس کی روز افزوں کامیابی کی امید رکھتے ہیں، موجودہ اور آنے والی قابل استرام تسلسل کے لئے بطور وصیت کچھ باتیں عرض کر رہا ہوں، اگرچہ اس وصیت میں بہت سی باتیں تکراری ہیں، بے شکستہ واسے ند سے میری دعا ہے کہ وہ ان یاد دہانیوں کے رقم کرنے میں مجھے خلوص نیت عطا فرمائے۔

۱۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ انقلابِ عظیم جس نے عظیم ایران کو عالمی میٹروں اور
 ستنگروں کے چنگل سے نکال دیا ہے، خداوندِ عام کی فیسی تائیدات ہی کا نتیجہ ہے۔
 گرامس میں خدائی طاقت کا فرمانہ ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ تین کروڑ ساٹھ لاکھ پر مشتمل
 آبادی ایسے حالات میں جبکہ اسلام اور علماء کے خلاف پڑ سپیگندے ہو رہے ہوں۔ خاص طور
 پر جبکہ حایر سو برسوں میں اسلام دشمنی اپنے اوج پر تھی، اور حقیت کے نام پر قوم
 مخالف اور اسلام دشمن محفلوں، جلسوں، تقریروں اور بریدوں میں قلم کاروں اور کی ہوئی
 زبانوں کے ذریعے قوم میں تفرقہ اور بھوٹ ڈالنے کی بے حساب اور ہمتک کوشش کی جا
 رہی تھی، نوجوان نسل کی بے راہ روی کے لئے وہ نوجوان جنہیں اپنے عزیز وطن کی تعمیر
 و ترقی کے لئے سرگرم ہونا تھا، انہیں صبح راہ سے منحرف کرنے کے لئے طرح طرح کے
 اشرار رکھے گئے، بذراگوئی کے مظاہرے کے گئے، عیاشی، فحاشی، جوئے، شراب اور منشیات
 کے افٹے قائم کئے گئے تاکہ یہ نوجوان فاسد شاہ، اس کے غیر مذہب باپ، دیگر حکومتوں
 اور بری طاقتوں کے سفارت خانوں کی طرف سے بنائی جانے والی دکھاوے کی قوم پر
 مستط کو وہ پارلیمنٹوں کے خائنانہ اقدام سے لاتعلقی رہیں اور سب سے بدتر یونیورسٹیوں،
 کالجوں اور تعلیمی مراکز کی (حالت تھی) کہ جہاں ملک کی تقدیر کا فیصلہ ہو کرتا ہے اور ان
 یونیورسٹیوں میں قوم اور قوم پرستی کے نام پر ایسے مشرق و مغرب پرست اساتذہ اور معلمین
 سے کام لیا جاتا تھا جو سو فیصد اسلام اور اسلامی تہذیب کے مخالف تھے بلکہ صبح قومیت
 سے بھی بے خبر تھے، ابتر من کے درمیان کچھ فرض شناس اور ہمدرد افراد بھی تھے۔
 درایسے حالات میں جبکہ علماء کو گوشہ نشین کر دیا گیا ہو اور شہریت کی طاقت کے

ذریعے ان میں سے کچھ کے اندر فکری انحراف پیدا کر دیئے جانے جیسے دیسوں دیگر مسائل کے ہوتے ہوئے یہ قوم یوں متحدہ طور پر انقلاب لاسکتی اور پورے ملک میں ایک جذبے کے ساتھ ارادہ اکبر ۱۹۷۹ کے غصے نیز حیرت انگیز اور معجز نما خدا کاریوں کے ذریعے تمام اندرونی و بیرونی طاقتوں کو بے بس کر کے ملک کی قسمت کی باگ ڈور کو ہاتھ میں لینا ممکن نہ تھا۔ بنابرین ۱۰ میں کوئی شک نہیں کہ ایران کا اسلامی انقلاب ماپنے آغاز مجدد و جہد کے طریقہ کار اور محرمات میں بھی دوسرے تمام انقلابات سے مختلف ہے۔ بلشبہ یہ ایک تحفظ نہیں اور ہدیہ غیبی ہے جو خدا کی طرف سے اس مظلوم اور لٹی قوم کو عنایت ہوا ہے۔

۲۔ اسلام اور اسلامی حکومت منظرہ خداوندی ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے فرزندان اسلام کو دنیا و آخرت کی اعلیٰ ترین سعادت حاصل ہو جائے گی اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ نظم و نسق، لوٹ مار، بدعنوانیوں اور جابریتوں کا قلع قمع کر کے انسانوں کو مکمل مطلوب تک پہنچا دے، یہ ایک ایسا مکتب توحید ہے جو دوسرے مکتب فکر کے برعکس انسان کے انفرادی، اجتماعی، مادی، معنوی، ثقافتی، سیاسی، فوجی اور اقتصادی شعبوں میں دخیل ہے اور ان پر نظر رکھتا ہے اور اس نے انسان اور معاشرے کی تربیت اور مادی و معنوی ارتقاء کے سلسلے میں معمولی سے معمولی نکتے کو بھی نظر انداز نہیں کیا، اس نے فرد و جماعت کو ارتقاء میں حائل موانع و مشکلات سے آگاہ کیا ہے اور انہیں دور کرنے کا سلیقہ بتایا ہے۔

اب جبکہ خداوند عالم کی تائید و توفیق سے فرزند شمس قوم کے توانا ہاتھوں کے ذریعے اسلامی جمہوریت کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور اس وقت اسلامی حکومت ۱۹۷۹ نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ اسلام اور اس کے ترقی یافتہ احکام میں۔ ایران کی عظیم الشان قوم کا فریضہ

ہے کہ ہر طرح سے اس کے مہکام کے نفاذ اور اس کی حفاظت و نگہداشت میں کوشاں رہے کیونکہ اسلام کی حفاظت واجبیت میں سر فہرست ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء عظام نے اس راہ میں مسلسل جدوجہد اور جانثاری و فداکاری کی ہے اور کوئی بھی رکاوٹ انہیں اس عظیم فریضے کی ادائیگی سے نہیں روک سکی۔ اس طرح ان کے بعد دیندار اصحاب اور ائمہ اسلام صدقات اللہ علیہم نے اس کی حفاظت میں سر و تن کی بازی لگائی ہے۔

سچ بالخصوص ایرانی عوام اور بالعموم تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس امانت الہی کی جس کا ایران نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے اپنی توانائی کے بقدر حفاظت کریں اور اس کی بقا کی فکر کریں اگرچہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کے عظیم فائدے بھی سامنے آچکے ہیں۔ عوام کا فریضہ ہے کہ اس کی راہ سے لگاؤں اور مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ اس کے نور کا پرتو تمام اسلامی ممالک پر سایہ فگن ہوگا اور تمام حکومتیں اور اقوام اس حیات بخش نظام کو قبول کرتے ہوئے اس کے ذریعے دنیا کے مظلوموں اور ستم رسیدہ لوگوں کو جہان خوار بڑی طاقتوں کی بربریت اور مجرمن تاریخ کے پختہ ظلم سے ہمیشہ کے لئے نجات دلانے لگیں۔

میں اپنی زندگی کی آخری سانس لے رہا ہوں اور جو باتیں اس علیہ الہی کے تحفظ و بقا میں مندرج ہیں اور اس کو جو رکاوٹیں اور خطرات درپیش ہیں اسے فریضہ سمجھتے ہوئے اختصار سے موجودہ اور آئندہ نسلوں کی نصیحت کر رہا ہوں، میں بارگاہ رب العالمین میں سب کی توفیق و تائید کا طلبگار ہوں۔

۱۲ الف۔ بدشہ اسلامی انقلاب کی بنیاد کا راز وہی ہے جو اس کی کامیابی کا راز ہے اور قوم ہ میانی کے راز سے آگاہ ہے۔ اس کی محرک اور اعلیٰ مقصد کا راز دو اہم چیزیں تھیں: اسلامی حکومت کی قیام اور انقلاب میں مل اور اس کے ساتھ ساتھ عوام کا باہمی اتحاد و تعاون۔ انہی دو باتوں کی موجودہ درگتہ نسلوں سے دقت کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سلام و خدائی حکومت برقرار رہے، اور آپ کے ملک سے اندرونی اور بیرونی سازشیں اور عوام کا خون چوسنے والے حکمرانوں کا اثر و رسوخ ختم ہو جائے تو اس کی محرک کو ہمت سے جانے دیں جس کی خداوند عالم نے قرآن کریم میں تاکید کی ہے یہی محرک (انقلاب کی) کامیابی اور اس کی بقا کا راز ہے۔

یاد رکھیں کہ مقصد کو بھول جاتے سے ہی تفرقہ اور اختلاف ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں پراپیگنڈہ مشینز اور ان کے مقامی طرفدار تفرقہ پر دازی اور جھوٹی افواہیں پھیلانے میں اپنی پوری قوت اور ایروں کا مصرف کر رہے ہیں۔ مخالفین اسلامی جمہوریہ کی اس علاقے میں بار بار آمد پہلے مقصد نہیں ہے۔

بہت سی قسم کے ہمارے دشمنوں کے درمیان بعض اسلامی حکومتیں اور ان کے حکام بھی شریک ہیں۔ یہ اپنے ذاتی مفاد کے علاوہ کسی اور چیز کی پروا نہیں کرتے اور اپنی آنکھیں اور کان بند کر کے امریکہ کے ساتھ سر تسلیم خم کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہی نہیں، بعض نام نہاد علماء بھی ان میں شامل ہیں۔

حال مستقبل میں بیرونی عوام اور دنیا کے مسلمانوں کو جو چیزیں حد پیش ہیں اور ہمیشہ اس کی ہریت کو نہ نظر رکھنا چاہئے وہ خانہ برنماؤ (آباد کن) تفرقہ انگیز افواہیں ہیں۔

جین کو ناکام بنانا چاہئے۔

تمام مسلمانوں خاص کر ایرانیوں اور بالخصوص مصر حاضر کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ ان سازشوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، ہر ممکن طریقے سے اپنا اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں اور اپنے اتحاد سے کافروں نیز منافقوں کو مایوس کر دیں۔

ہے۔ ان ہم سازشوں میں سے ایک جو حالیہ صدی کی گزشتہ پندرہ ایشیوں میں اور بالخصوص انقلاب کی کامیابی کے بعد آشکارا طور پر نظر آ رہی ہے، یہ ہے کہ قسبِ مسلمانیت اور خاص طور پر ایران کی جانثار قوم کو عالمی پیمانے اور مختلف پہلوؤں سے اسلام سے مایوس کر کے نئی کوشش کی جا رہی ہے کبھی تو ناجبرہ کاری کی دہرے کھلم کھلا یہ کہا جاتا ہے کہ اسلامی احکام جو چودہ سو سال قبل بنائے گئے تھے اب وہ قابل قبول نہیں ہیں کہ مصر حاضر میں ان پر کاربند رہتے ہوئے کسی ملک کا نظام چلایا جاسکے۔

یا کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام ایک رجعت پسند دین ہے اور ہر جدت اور تمدن کے منہ ہر کا مخالف ہے دراصل ایک مصر حاضر میں ملکوں کو عالمی تمدن اور اس کے مظاہر سے دور نہیں رکھ جاسکتا اور اس قسم کے احمقانہ پراپیگنڈے کو کہ اسلام سے بدین کی بات ہے اور کبھی ہودیانہ اور شیطنت میزاندہ کو اسلام کے تقدس کے طرفدار کی شکل میں پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام اور دوسرے خدائی ادیان کا سرکار معنویات اور تہذیب نفس سے ہے، نہ مادی دنیاوی ارتباط سے روکتا ہے، ترک دنیا کی دعوت دیتا ہے اور طاقت و زندگی اور ذکر (۶۴) و دعا (۶۵) کی ترغیب دیتا ہے۔ چونکہ یہی چیزیں انسان کو خلاوتِ عالم سے نزدیک اور دنیا سے دور کرتی ہیں اور حکومت و سیاست اور سررشتہ دہی سے دلچسپی اس عظیم معنوی مقصد و مقصود کے برخلاف

ہے کیونکہ یہ سب تعمیر دنیا کے لئے ہے در انبیائے عظام کا یہ شیوہ نہیں رہا ہے۔

فسوس کہ اس قسم کے پریکٹسوں نے اسلام سے بے خبر بعض وینڈروں اور علماء کو متین متشرک کہ وہ حکومت و سیاست میں حصہ لینے کو ایک گناہ و فسق سے تعبیر کرتے تھے شاید جن لوگ آج بھی ایسا کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایک عظیم المیہ ہے جس میں اسلام مبتلا رہا ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے یا تو وہ حکومت، قانون اور سیاست سے واقفیت نہیں رکھتے یا پھر مصلحت کے پیش نظر جان بوجھ کر خود کو انتخاب غلط کر رہے ہیں کیونکہ عدل و انصاف کے معیار پر قوانین کا نفاذ، ظالم و بے رحم حکومت کا قلع قمع کرنا، فرد و معاشرے کے درمیان عدل و انصاف کو رواج دینا، بدعادتوں، بدکاریوں اور مختلف غلط کاموں سے منع کرنا کیا اسلام کے دینی فرائض نظام ہوتے کا پتہ دیتا ہے؟ عقل و عدل کے دائرے میں آزادی و رانا، استقلال اور خود کفیلی کی طرف دلانا، استثمار کی غلامی سے بچھڑانا، انحصار سے بچانا اور ایک معاشرے کو تباہی و فساد سے نکالنے کے لئے عدل و انصاف کے معیار کے مطابق حدود و قصاص (۶۹) اور تعزیرات (۷۰) کا اجراء کرنا اور سیاست نیز عقل و انصاف کے اصولوں پر معاشرے کا چلانا در ایسی ہی اور بھی سیکڑوں چیزیں کیا دقت کے گزرنے کے ساتھ تاریخی انسانی در معاشرتی زندگی میں پرانی ہو جاتی ہیں؟

یہ دعویٰ یہاں ہے جیسے کہا جائے کہ عمر حاضر میں عقل اور ریاضی اصولوں کو بدن چاہئے اور ان کی جگہ نئے قوانین رائج ہونے چاہئیں یا شاید کوئی یہ کہے کہ اگر ابتدائے آفرینش میں صلاح کے درمیان انصاف کا نفاذ در تنگروی و شک و گھٹو اور قتل کی روک تھام تھی تو اب نہ ہونی چاہئے چونکہ آج، ایم کی صدی ہے اور وہ روش پرانی ہو چکی ہے!! اور یہ دعویٰ کہ اسلام ترقی پسند

و ایجادات کا مخالف ہے ایک امتحان الزام ہے۔

اگرچہ معزول محمد رضا پہلوی بھی یہی کہتا تھا کہ یہ لوگ اس دور میں میں فخر میں سفر کرنا چاہتے ہیں، اور مخالفیکہ یہ ایک امتحان الزام سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ اگر مخالف تمدن اور بدلتوں سے مراد وہ اختراعات، ایجادات اور ترقی یافتہ صنعتیں ہیں جو انسانی ترقی و تمدن میں دخل رکھتی ہیں تو اسلام اور کسی بھی آسمانی مذہب نے کبھی اس کی مخالفت نہیں کی ہے اور نہ آئندہ کبھی کرے گا بلکہ اسلام اور قرن کریم نے تو علم و صنعت پر زور دیا ہے لیکن اگر جدید تہذیب و تمدن سے مراد تمام ممنوعہ چیزیں اور بدکاریوں حتیٰ کہ ہم جنس بازی وغیرہ کی آزادی و استعمال ہے جیسا کہ بعض پیشہ ور اور روشن خیال کہتے ہیں تو اس کے تمام آسمانی مذاہب، دانشور اور عاقل افراد مخالف ہیں، اگرچہ مشرق و مغرب پرست افراد اندھی تقلید کرتے ہوئے اس کی ترویج کرتے ہیں۔ اب رادو سلاگر وہ جو اپنی منگاری و عیاری کی بناء پر اسلام کو حکومت اور سیاست سے جدا سمجھتا ہے تو ان نادانوں سے کہنا چاہئے کہ قرن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حکومت و سیاست کے بارے میں جتنے احکام پائے جاتے ہیں اتنے دوسری چیزوں کے لئے نہیں ملے بلکہ اسلام کے بہت سے عبادی احکامات، عبادی اور سیاسی ہیں اور ان سے عقلیت ہی ان مصیبتوں کا سبب بنی ہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی دیگر حکومتوں کی مانند حکومت تشکیل دی لیکن ان کا مقصد انصاف کو فروغ دینا تھا۔ اسلام کے ابتدائی خلفاء بھی وسیع حکومتیں رکھتے تھے اور حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی حکومت جس میں یہ جذبہ زیادہ وسیع اور جامع انداز میں نمایاں تھا۔ یہ باتیں تاریخ کے نمایاں حقائق میں ہیں اور اس کے بعد بھی

حکومت بتدریج مسلم ممالک کے نام سے منسوب رہی اور اس وقت بھی بہت سے اسلام اور
 یسوں کے ممالک علیہ وہ بدوہلم کی پیروی میں اسلامی حکومت کے دعوے در ہیں۔

میں اس وصیت نامے میں صرف اشارہ کر کے آگے بڑھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ
 مستغنیں، مہرین، مہنات اور موزنین، مسلمانوں کو اس غلطی سے نکال دیں گے اور اس طرح
 کی افواہیں پھیلنا کہ انبیاء علیہم السلام کا ارتباط معنویات سے تھا اور انہوں نے حکومت اور
 طائفہ انوی کو ٹھکرا دیا ہے، چونکہ بنیاء و اولیاء نیز بزرگ ہستیاں اس سے پرہیز کرتی تھیں
 وہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے، تو یہ نہایت افسوس ناک غلطی ہے۔ یہی فکر اس کا مقصد قسمت
 اسلامیہ کو تباہ کرنا اور غوث و سامراجوں کے لئے راستہ کھولنا ہے۔ اسلام نے حکومت سے
 نہیں روک رکھا ہے بلکہ اسے نظام کو ٹھکرایا ہے جس کی بنیادیں غلام پر کھینچی گئی ہوں اور جس کا مقصد
 ہوس اقتدار کی تسکین ہو، اس حکومت کو ناپسند کیا ہے جس کا صحیح نظر مال و دولت کا اکٹھا کرنا،
 اقتدار پرستی اور طاقت پرستی ہے اور سر انجام اس دنیا میں طرق ہو جائے جو انسان کو حق تعالیٰ
 سے فاصلہ کر دے لیکن اگر کسی حکومت کا مقصد مستضعفین کے حقوق کی بحالی، غلام و خور کے
 روک تھام اور سماجی انصاف کو رواج دینا ہو تو وہ حکومت حق ہے۔ اسی کے لئے سلیمان بن داؤد^(۱۲)
 علیہ السلام اور اسلام کے عظیم الشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در ان کے عظیم و عظیم
 کوشش کرتے تھے۔ پیام و احکامات میں ہے اور ایسی حکومت کو برقرار کرنا اعلیٰ ترین عبادت
 ہے، چنانچہ جس طرح کی صحیح سیاست ان حکومتوں میں پائی جاتی تھی وہ ضروری و لازم ہے۔ ایران
 کی بیدار اور ہوشیار قوم کو چاہئے کہ وہ اسلامی بصیرت کے ساتھ ان سازشوں کو ناکام بنائے اور
 فریضہ شناس مقررین، مستغنیں قوم کی مدد کریں اور سازش کرنے والے شیطانوں کے ہاتھ تھم کر ڈالیں۔

سچ ۔ اور کی قسم کی سازشوں میں سے شاید اس سے زیادہ موذیانہ وہ افواہیں ہیں جو
 ملک اور شہروں میں وسیع پیمانے پر پھیلائی جا رہی ہیں کہ اسلامی جمہوریہ نے بھی عوام کے لئے
 کچھ نہیں کیا۔ بیچارے عوام، جنہوں نے طاغوت کی ظالمانہ حکومت سے نجات پانے کے لئے
 اتنے ذوق و شوق سے فداکاری کا مظاہرہ کیا تھا وہ اس سے بدتر حکومت کے تسلط میں آگئے ہیں۔
 مستکبرین، زیادہ مستکبر اور مستضعفین زیادہ مستضعف ہو گئے ہیں۔ قید خانے ان نوجوانوں سے
 بھرے ہوئے ہیں جنک کا مستقبل میں، سزائیں سابقہ حکومت سے بھی بدتر اور غیر انسانی ہیں۔ بہام
 کے نام پر ہر روز کچھ حکومت کے گھٹات اتارا جاتا ہے۔ اسے کاش! انہوں نے اس جمہوریہ کو اسلام
 کے نام سے منسوب نہ کیا ہوتا۔ یہ دور (معاذ اللہ) ۱۹۷۳ء میں کبھی بیٹے کے دور حکومت سے زیادہ
 بدتر ہے، جو مشکلات، مصائب اور ہوشربا لگائی میں غوطے کھا رہے ہیں اور صاحبان اقتدار
 اس حکومت کو کیونٹ حکومت کی طرف بے جا رہے ہیں، لوگوں کا مال ضبط کیا جا رہا ہے اور ہر
 معاملے میں قوم کی تباہی کو اس سے سلب کیا جا چکا ہے۔ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں، جن
 کے پس پردہ کوئی گہری سازش کارفرما ہے، اس بات کی دلیل کہ یہ باتیں باقاعدہ کسی سازش اور
 منصوبے کے تحت ہیں، یہ ہے کہ وقفے وقفے سے ہر طرف اور ہر گلی و کوچے میں کوئی نہ کوئی نئی
 بات مشہور ہو جاتی ہے، ٹیکسیوں میں وہی بات، بسوں میں بھی وہی بات اور باہمی اجتماع
 میں بھی وہی بات، اور جب یہ بات کچھ پرانی ہو جاتی ہے تو کوئی نئی بات پھیلا دی جاتی ہے۔
 افسوس تو یہ ہے کہ بعض علماء بھی جوشیطانی حیلوں اور تھکڑوں سے بے خبر ہیں۔ ایک
 دوسرا شمی بھینٹوں کے کہنے سے خیال کر لیتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے۔ درحقیقت جو لوگ ان
 باتوں کو سنتے ہی مان لیتے ہیں وہ دنیا کے حالات، عالمی انقلابات اور انقلاب کے بعد

درپیش ہونے والے حتمی واقعات و مشکلات سے واقفیت نہیں رکھتے ہیں اور نہ یہ حضرات انقلاب کے بعد ہونے والی تبدیلیوں سے گاہ ہیں۔ جو درحقیقت اسلام کے مفاد میں ہے حقائق سے واقفیت نہیں رکھتے ہیں۔ نگہ بند کر کے یہ باتیں سنتے ہیں اور نتیجہ میں دانستہ یا نادانستہ نہیں لوگوں سے جاملے ہیں۔

میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کی موجودہ صورت حال کا مطالعہ اور تمام انقلابات سے برائے اسلامی انقلاب کا موازنہ کرنے اور جو محالک اور اقوام، حالت انقلاب میں ہیں ان کی حالت اور انقلاب کے بعد ان پر جو گہری ہے اس سے واقفیت نیز طاقت کے بارے میں ملک کی ان مشکلات پر توجہ سے پیسے، پورضا خان در اس سے بھی بدتر محمد رضا نے اپنی بوٹ کھسوٹ کے ذریعے اس حکومت کے لئے وراثت میں چھوڑی ہیں اور طاقت کے زلزلے میں خاناں برباد و عظیم وابستگیوں سے کورڈریت خانوں، دفاتر، اقتصادیات اور فوج کے حالات غیاشی کے ڈوں، نشا وراشا کی دکاؤں، تمام شعبہ ہائے زندگی میں بے راہ روی پیدا کئے جاتے تعلیم و تربیت، انٹر سیکٹری حکومتوں، یونیورسٹیوں، سینٹا گھروں اور عسکر گروں کے حالات، نوجوانوں و عورتوں کی حالت، علماء و مفتین حضرات، پابند عہد حریت پسندوں، مسموم سیدہ پاکدامن خواتین اور سب جہ کے حالات جاننے، سزائے موت اور عمر قید کی سزا پانے والوں کی خاتونوں کا جائزہ، جیلوں کے حالات و رد وادوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے، سرمایہ داروں، خاص بڑے زمینداروں، ذخیہ اندوزوں اور گرانفردشوں کے بارے میں تحقیق کرنے، عدلیہ اور انقلابی عدالتوں کا جائزہ لینے اور عدلیہ فیض مجوں کے مافی کے حالات سے ان کا موازنہ کرنے، مجلس شوریٰ اسلامی کے ممبران، حکومت کے اراکین، اس دور کے گورنروں اور ان تمام

ذمہ داروں کے حالات جانتے اور گزشتہ زمانے سے ان کا سوازنہ کرنے، تمام سہولتوں حتیٰ کہ
 پینے کے پانی اور اسپتالوں سے محروم دیہاتوں میں حکومت اور تعمیراتی جہاد کمیٹی (۷۴) کی کارکردگی
 کا جائزہ لینے اور مسئلہ کردہ جنگ کی مشکلات اور اس کے نتائج مثلاً لاکھوں مہاجرین، جنگ
 میں نقصان اٹھانے والوں اور شہیدوں کے اہل خانہ میں اور لاکھوں افغانی و عراقی مہاجرین (۷۵)
 اقتصادی ناکہ بندی اور امریکہ نیز اس کے داخلی اور بیرونی پٹھوؤں کی مسلسل سازشوں، مزید
 برائے، بجز ضرورت مسائل سے آگاہ مبنی اور قاضی شرع (۷۶) کے فقدان، مخالفین اسلام اور غیرین
 حتیٰ نادان دوستوں کی طرف سے پیدا کئے جانے والے ہرج و مرج کو نظر میں رکھتے ہوئے،
 اس کا سوازنہ کرنے سے پہلے اور مسائل سے واقفیت سے قبل، اعتراض کرنے، سخت تنقید
 کرنے اور نمائشی کے لئے زبانی اور بنی مظلوم اسلام کے حال پر جو بد مصائب اور جابل وگوں
 کے سیکڑوں سال کے ظلم و ستم کے بعد، آج ایک نوزائیدہ بچے کی شکل میں ابھی، اپنے سہیل
 پر کھڑا ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے محاصرے میں ہے، رحم کریں تا پ
 معترضین سوچیں کہ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ سرکوبی کے بجائے اصلاح اور مدد کی کوشش کریں اور
 منافقین، شنگروں، سرمایہ داروں اور خدا سے بے خبر بے فساد ذہن و افذروں کی طرقداری
 کے بجائے مظلوموں، تم ریدہ لوگوں اور محروموں کی حمایت کریں، غنائیوں اور مفسد دہشت گردوں
 کی بات پر توجہ دینے اور ان کی بالواسطہ حمایت کے بجائے دہشت گردی کا نشانہ بننے والے
 مظلوم علماء اور فریضہ شناس مظلوم خدمت گاروں پر توجہ دیں؟

میں نے کہیں نہیں کہہا ہے اور نہ کہتا ہوں کہ آج ایک جمہوریت میں اسلام عظیم پر پوری
 طرح عمل ہو رہا ہے یا لوگ اپنی جہالت، بغض و بے انصافی کی وجہ سے اسلامی احکام کے

خلاف مل نہیں کر رہے ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے باوجود مقتصدہ عدلیہ اور انتظامیہ اس دہائی اسلامی بنانے کے لئے سخت کوشش کر رہی ہے اور لاکھوں عوام بھی اس کے طرز و رد و کار میں، اور اگر مصلحتی ممبر مخالف و معترض اور قدم قدم پر دھڑے اٹھانے والوں کا بھی تعاون حاصل ہو جائے تو ان مقاصد کا حصول آسان ہو جائے گا اور اگر خدا خواستہ یہ ہوش میں نہ آئے تو بھی چونکہ لاکھوں عوام بیدار ہو چکے ہیں اور مسائل کی طرف متوجہ ہیں اور حکومت کے دوش بدوش ہیں اس لئے خداوند عالم کی مشیت سے اسلامی اور انسانی مقاصد اعلیٰ پیمانے پر پایہ تکمیل پر پہنچیں گے و اگر وہ معتضض افراد اس طوفانی سیلاب کے سامنے نہ ٹھہر سکیں گے۔

میں جنت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ دور حاضر کے لاکھوں ایرانی عوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے مجازی عوام اور امیر المومنین علیہ السلام اور حسین بن علی علیہ السلام کے زمانے کی کوئی عراقی قوم سے بہتر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں حجاز کے مسلمان بھی آپ کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور پہلے ڈھونڈ کر کاہل جنگ پر جانے سے گریز کرتے تھے جس پر خداوند عالم نے سورۃ توبہؑ کی چند آیات میں ان کی مذمت کی اور ان کے لئے طاب کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر غلط باتیں منسوب کیں کہ رویت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے ان لوگوں پر لعنت بھیجی۔ یہی حال اہل عراق و اہل کوفہ کا رہا، انہوں نے بھی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ بیدار و اسلوک روا رکھا حضرت کی بالکل اطاعت نہ کی، حضرت نے ان کی جو شکایتیں کی ہیں ان سے روایات و تاریخ بھری ہیں۔ اور اسی طرح عرق و کوفہ کے مسلمانوں نے حضرت سید الشہد علیہ السلام کے ساتھ جو کیا اس سے بھی آپ واقف ہی ہیں۔ جن لوگوں نے ان کی شہادت میں اپنے ساتھ کوہودہ نہیں

کیا یا معرکہ جنگ سے بھاگ گئے یا خاموش بیٹھ گئے اور تاریخ کا یہ عظیم جرم رونما ہو گیا۔

لیکن اس کے برخلاف آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ قسب ایزدین، مسلح افواج و پولیس ۴۸

سپاہ پامداران ۴۹ اور بیج ۵۰ کے لئے کر عوامی افواج، قبائلی فوج اور رضا کاروں تک اور

مجاذ جنگ پر موجود فوجیوں سے لے کر مجاذ کی پشت پر موجود لوگوں تک، ابھی کمال شوق و اشتیاق

کے ساتھ کسی غذا کاریاں کر رہے ہیں در کس طرح کا ناسے انجام دے رہے ہیں اور پورے

ملک کے محترم عوام کتنی گراقتدار امداد کر رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ شہداء کے لواحقین اور

جنگ میں نقصان اٹھانے والے افراد تیز رفتاری کے متعلقین بڑی خندہ پیشانی و دلیری اور ایمان

بخش و اشتیاق، میز گفتار و کردار کے ساتھ ہم سے اس قدر آپس سے ملتے ہیں اور یہ سب خداوند

متعال، اسلام اور جاوداتی زندگی پر امن کے سرشار ایمان اور عشق نیز شوق و اشتیاق کی بناء پر

ہے، جبکہ یہ لوگ زور و رسول اکرم صل اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں ہیں اور نہ ہی امام معصوم

صلوات اللہ علیہ کی بارگاہ میں، ان کا محرک غیب پر ایمان و اطمینان ہے اور مختلف پہلوؤں

میں فتح و کامرانی کا راز یہی ہے۔ اسلام کو فخر کرنا چاہئے کہ اس نے اس طرح کے فرزندان کی

تربیت کی ہے اور ہم سب کو فخر کرنا چاہئے کہ ایسے دور میں اور ایسی قوم کی خدمت میں ہیں۔

اور میں یہاں پر ایک دہشت من لوگوں سے کرتا ہوں جو مختلف طریقے سے مملکتی جمہوریہ

کی مخالفت کرتے ہیں اور من فوجوں، ٹروپوں اور ٹرکیوں سے بھی جن سے موقع و مقام پر مست

متحرکین و منافقین نے فائدہ اٹھایا ہے کہ ذرا ٹھنڈے دل سے فیصلہ کریں کہ جو لوگ پراگینڈوں

کے ذریعے اسلامی جمہوریہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں ان کا کردار کیسا ہے، محروم عوام کے ساتھ ان کا

برتاؤ کیا ہے، جن گروہوں اور حکومتوں نے ان کی حمایت کی یا کر رہی ہیں وہ کون ہیں اور وہ لوگ جو

ملک کے بذریعہ سے وابستہ ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں کیسے ہیں؟ مختلف مقامات پر ان کے اخلاق و کردار میں کا وہ اپنے اور اپنے طرفداروں کے درمیان مظاہرہ کرتے ہیں اور مختلف معاہدات میں ان کے موقف کی تبدیلی کا، ہوائے نفس سے آزاد ہو کر گہرائی سے جائزہ ہیں، پھر ان کے حالات کا مطالعہ کریں جو اس اسلامی جمہوریہ میں منافقین و منافقین کے ہاتھوں شہید ہونے ہیں اور ان کا، نیز ان کے دشمنوں کا تجزیہ کریں۔ ان شہیدوں کے کیسٹ کسی حد تک دستیاب ہیں اور انیغین کے کیسٹ بھی شاید آپ کے پاس موجود ہوں، دیکھیے ان میں سے کون سا گروہ معاشرے کے محرموں اور غلووں کا مامی ہے؟

یہاں! آپ وصیت نامے کے یہ اوراق میری موت سے پہلے نہیں پڑھیں گے۔ لیکن سب سے پہلے پڑھیں، اس وقت میں آپ کے درمیان نہ ہوں گا کہ اپنے مفاد میں آپ کی توجہ کو مبذول کرنے اور مقام و مرتبہ نیز اقتدار کے حصوں کے لئے آپ کے جوان دلوں سے کھیلنے پھیلنے چاہئے۔ چونکہ آپ شائستہ نوجوان ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی جوانی، اللہ سلام عزیز اور اسلامی جمہوریہ کی رہ میں لگائیں تاکہ دونوں جہاں کی سعادت حاصل کر سکیں۔ اور قد و نہ غفور سے دعا کرتا ہوں کہ انسانیت کے سید سے رستے پر آپ کی ہدایت کرے اور ہمارے اور آپ کے ماضی کی لغزشوں کو اپنی رحمت و اسد کے ذریعے درگزر فرمائے۔ آپ بھی غلوؤں میں خداوند عالم سے یہی دعا کریں کیونکہ وہ ہادی اور رحمن ہے۔

اور ایک وصیت یہ ان کی شریف قوم اور فاسد حکومتوں نیز بڑی طاقتوں کے ہاتھوں مجبور و بے بس دہری قوام کے لئے لکھا ہوا ہے لیکن یہ ان کی مذمت عزیز کو پھر نصیحت کرتا ہوں کہ وہ نعمت جو آپ نے اپنے جہادِ عظیم^(۱۸) اور جہادِ اقبال جہانوں کے خون سے حاصل کی ہے، عزیز

ترین امور کی حیثیت سے اس کی قدر و قیمت کو سمجھیں اور اس کی حفاظت و پاسداری کریں اور اس عظیم فہمی نعمت اور خداوند عام کی عظیم امانت کی بقاء کے لئے کوشش کریں اور اس عراط مستقیم میں پیش آنے والی مشکلات سے نہ ٹھہریں کیونکہ

اِنَّ تَقْصِرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

نیز اسلامی جمہوریہ حکومت کی مشکلات میں دل و جان سے شریک رہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کریں، حکومت اور پارلیمنٹ کو خود سے جانیں اور ایک عزیز و محبوب کی مانند اس کی حفاظت کریں اور پارلیمنٹ، حکومت اور عہدیداروں سے نصیحت کرتا ہوں کہ اس امانت کی قدر کریں اور عوام بالخصوص مستضعفین، محرومین اور یتیم و یتیمہ لوگوں کی جو بہاری آنکھوں کے نور اور سب کے دلی نعمت ہیں، اسلامی جمہوریہ ان ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے اور ان ہی کی خدا کاریوں سے وجود میں آئی ہے اور اس کی بقاء بھی ان ہی کی خدات کی مرہون منت ہے، خدمت میں کوتاہی نہ کریں اور خود کو عوام کا اور عوام کو اپنا سمجھیں، غیر مستند نشیری اور عقل سے عاری مذہب و عقول حکومتوں کی ہمیشہ مذمت کریں، لیکن اس طرح کے نفسی اعمال کے ساتھ جو یک اسلامی حکومت کے شایان شان ہیں۔

مسلمان اقوام سے وعیت کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ حکومت اور ایران کی مجاہد قوم کو غوثہ عمل قرار دیں اور اپنی تمام حکومتوں کو مگر وہ اقوام کی خواہش پر جو ملت ایران کی خواہش ہے سر نہ جھکانیں تو پوری قوت سے کیفر کردار تک پہنچادیں کیونکہ مسلمانوں کی بد بختی کی وجہ مشرق و مغرب سے دہشتہ حکومتیں ہی ہیں۔

میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے مخالفین کے

پرسینڈوں پر توجہ نہ دیں کیونکہ یہ سب اسلام کو عملی زندگی سے باہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ سپر طاقتیں اپنے مفادات حاصل کر سکیں۔

۵۔ استعمار اور اتحاد حاصل کرنے والی بڑی طاقتوں کے ان شیطانی منصوبوں میں سے ایک جس پر برہما برسر سے عمل ہو رہا ہے اور ایران میں رضا خان کے زمانے میں یہ منصوبہ اپنے طرہ پر پہنچا ہوا تھا اور محمد رضا کے زمانے میں بھی مختلف روشوں سے اس کو جاری رکھا گیا، عمانے دین کو گوشہ نشین کرنا ہے۔ رضا خان کے زمانے میں عمانے کو ہم پر سختیاں کی گئیں، اندھی لباس تروانے گئے، جیلوں میں رکھے گئے، جلاوطن کیا گیا، توہین و تذلیل کی گئی، موت کی سزا دی گئی، درہن قسم کے دوسرے مظالم بہتے رہے، محمد رضا نے عمانے کو گوشہ نشین کرنے کے لئے دوسرے پروگراموں اور کوششوں سے کام لیا، منجملہ یونیورسٹی کے اراکین اور علماء دین کے درمیان دونوں جماعتوں کی لاطمی کے سبب عداوت و نفرت کا جذبہ پیدا کر دیا اور اس ضمن میں وسیع پیمانے پر پریسیکٹس ہوئے در مقام نفوس ہے کہ سپر طاقتوں کو اپنی شیطانی سازشوں سے خاصا فائدہ ہوا۔

ایک طرف پر غری اسکولوں سے یونیورسٹیوں تک یہ کوشش کی گئی کہ معلمین، اساتذہ اور چانسلر مغرب و مشرق پرست ہوں اور اسلام نیز دوسرے مذاہب سے منحرف لوگوں کو انتخاب کر کے یہ جہدہ دیا جائے تاکہ ایماندار و فرض شناس لوگ اقلیت میں رہیں اور جو نس مستقبل میں حکومت سنبھالے گی وہ بچپن سے نوجوانی اور جوانی تک اس طرح تربیت پائے کہ مکمل طور پر مذہب اور باخصوص اسلام سے وابستہ لوگوں اور خصوصاً علماء اور مبلغین سے متنفر ہو جائے۔ علماء و دیندار افراد کو اس زمانے میں برہانوی، بحث کیا گیا، یہی نہیں بلکہ

اس ناسنے کے بعد علماء کو سرمایہ وادوں، غاصب زمینداروں اور رجعت پسندوں کا
طرفدار اور تمدن و ترقیات کا مخالف بھی بتایا گیا۔

دوسری طرف غلط پراپیگنڈا کے ذریعے علماء اور مسلمین کو یونیورسٹی اور یونیورسٹی
والوں سے ڈرتے اور سب پر لاد مذہبیت، بے راہ روی اور اسلام فیروز مذاہب کے مظاہر کی
مخالفت کا الزام عائد کرتے تھے، تاکہ نتیجے میں سکام، دین و مذہب، اسلام و علماء اور دین
و ادوں کے مخالف ہوں اور عام لوگ جو مذہب اور مذہبی پیشواؤں سے محبت کرتے ہیں، وہ
کابینہ، حکومت اور اس سے متعلق ہر چیز کے مخالف ہوں، اور حکومت نیز یونیورسٹی والوں
اور علماء دین کے مابین شدید اختلاف، لوٹ کھسوٹ کوٹنے والوں کے لئے راستہ اس طرح
کھول دے کہ ملک کے تمام شعبے ان کے تحت تسلط ہوں اور قوم کے تمام ذخائر ان کی بیسیوں
میں پہنچ جائیں، جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ یہ مظلوم قوم پر کیا گزری، اور کیا گزرنے والی تھی!

اب جبکہ خداوند عالم کی مرضی اور علماء نیز یونیورسٹی کے اراکین سے بے کراہدوں،
مزدوروں، کسانوں اور دیگر طبقات پر مشتمل قوم کی جدوجہد سے غلامی کی زنجیریں ٹوٹ چکی ہیں
اور انہوں نے بڑی طاقتوں کے اقتدار کی دیوار گرا دی ہے اور ملک کو ان کے اور ان سے
وابستہ لوگوں کے ہاتھ سے نجات دلا دی ہے ان سے میری وصیت یہ ہے کہ موجودہ اور آئندہ
نسلیں فحلت سے کام نہ لیں اور یونیورسٹی کے اراکین اور عزیز و کلا آمد جوان، علماء اور
اسلامی علوم کے طالب علموں سے دوستی و ہم آہنگی کے رشتے کو زیادہ مستحکم اور مضبوط بنائیں۔

تدر و دشمن کے منصوبوں اور سازشوں سے قائل نہ رہیں اور جیسے ہی کسی فرد یا جماعت
کو دیکھیں جو اپنے قول و عمل کے خدیوے نفاق و اختلاف کی کوشش میں مصروف ہے تو اس کی

بدیت و نصیحت کریں اور اس کا اثر نہ ہو تو اس سے روگرداں ہو جائیں۔ اس کو الگ تھلگ کر دیں اور سازشوں کے بڑے پکڑنے کی اجازت نہ دیں کیونکہ بدیا میں اس کی سے روک نظام کی جاسکتی ہے۔ خاص طور پر اگر ساتھ میں ایسا شخص نظر آئے جو منحرف پیدا کرنا چاہتا ہو تو اس کی بدیت کریں ورنہ گمراہیت نہ پائے تو اسے اپنی جڑ سے دور کریں اور تدریس سے روک دیں۔ میری اس وصیت کے زیادہ تر مخاطب علمائے دین اور دینی علوم کے طلب علم ہیں۔ کیوں کہ یونیورسٹی میں ہونے والی سازشیں خاص گہری رکھتی ہیں۔ معاشرے کے دونوں محترم طبقوں کو سازشوں سے ہوشیار بنایا جائے، کیونکہ یہی قوم کے دانشمند ذہین ہیں۔

حصہ دوم: ان منسوبوں میں سے ایک منصوبہ جس کے لئے انیسویں کے ساتھ کین پڑتا ہے کہ اس نے دو سب ممالک اور ہمارے عزیز ملک کو بہت متاثر کیا، اور اس کے آثار کافی حد تک باقی ہیں۔ استعمائے اپنے زیر اثر ممالک کو اپنے آپ سے بیگانہ کرنا ہے اور ان کو اس طرح مغرب پرست اور مشرق پرست بنانے کے اپنے آپ کو اور اپنی ثقافت اور حالت کو بالکل بھول بیٹھے۔ ان ممالک نے مغربی و مشرقی بلا کو اس کی نفس و ثقافتی بلاتری تیسیر کر لی، دو طاقتوں کو اپنا تہلہ جاتا اور منہ ہی دونوں میں سے ایک سے وابستہ کر کے اپنے ناقابلِ اجتماع فرغ میں شامل کیا۔ اس غم انگیز واقعہ کی داستان طویل ہے اور اس سے پہنچنے والے نقصانات بڑے اب بھی پہنچ رہے ہیں جان لیوا اور سخت ہیں۔

اس سے زیادہ غم انگیز بات یہ ہے کہ ان سازشیوں نے اپنے زیر اثر ممالک کو تادم کو برہنہ میں پیچھے رکھا اور ان کے ملکوں کو تباہی مند ہی بنا دیا۔ انہوں نے ہم کو اپنی ترقیات اور اپنی شیطانی طاقتوں سے اتنا زیادہ خوف زدہ کر دیا ہے کہ ہم کسی بھی تخلیقی کام کی ہمت نہیں کر سکتے،

اپنی ہر چیز، اپنی سرخوشی اور حتیٰ اپنے ملکوں کو ان کے سپرد کر کے بہترین روش من کے حکمران کے تابعدار ہیں۔ یہ مصنوعی کھوکھلا پن اور تہی مغزی ہی بات کا سبب بنی ہے کہ ہم کسی کام میں اپنی فکر و دانش پر عبور نہ کریں اور مشرق و مغرب کی اندھی تقلید کریں، بلکہ اگر ثقافت، ادب، صنعت اور جدت سعی میں تو مغرب پرست اور مشرق پرست غیر متذبذب فکر کاروں اور مقررہوں نے اس قدر نکتہ چینی کی اور معنی کا اڑایا کہ ہماری فکری استعداد ہمیشہ کے لئے دب کر رہ گئی اور آئندہ کے لئے ہمیں مایوس کر دیا اور آج بھی ایسا کر رہے ہیں، ان کے برخلاف غیروں کے آداب و رسوم کو خواہ وہ کتنے ہی خراب اور گمراہ ہوئے کیوں نہ ہوں قول و فعل اور تقریروں کے ذریعے رائج کر رہے ہیں اور ان کی تحسین و تعریف کے ساتھ اقوام پر مسلط کرتے پھرتے ہیں۔ مثلاً کے طور پر اگر کسی کتاب، تقریر یا تقریر میں کچھ یورپی الفاظ ہوں تو ان کے مطالب پر توجہ دینے بغیر حیرت کے ساتھ قبول کر کے ان کے بولنے یا کہنے والوں کو دانشور اور روشن خیال سمجھتے ہیں مگر گہوارے سے قبر تک منہ ویات زندگی کے نام مغربی اور مشرقی زبان کے ہیں تو اسے پسندیدہ اور قابل توجہ نیز ترقی و تمدن کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اگر اس جگہ مقامی الفاظ کا استعمال ہوا ہو تو مسترد اور رجعت پسندانہ قرار دیا جاتا ہے۔ ہمارے بچے اگر مغربی نام رکھیں تو افتخار اور اگر مقامی نام رکھیں تو شرمندگی اور پسماندگی کا احساس کرتے ہیں، مڑکوں، گلیوں، دکانوں، کپڑوں، دو اٹھانوں، لائبریریوں، کپڑوں اور دیگر چیزوں کے ناموں کو خواہ وہ جگہ ہی میں بنی ہوں، غیر ملکی ہونا چاہئے تاکہ لوگ اس سے زحمتی ہوں اور اسے قبول کریں۔

سرکاپا مغربیّت اور تمام نشست و برخاست، معاشرت اور زندگی کے تمام شعبوں میں مغرب پرستی، فخر اور سر بلندی نیز تمدن و ترقی کا باعث ہے اور اس کے مقابلے میں اپنے

آداب و رسوم، قدامت پرستی اور سپاندگی میں۔ ہر بیماری و علامت میں خواہ ملک کے اندر
قابل علاج اور معمول ہی کیوں نہ ہو، بیرون ملک جانا چاہئے اور اپنے ڈاکٹروں اور دانشور
کی خدمت کرنی چاہئے اور ان کو پاؤں کرنا چاہئے۔

برطانیہ، فرانس، امریکہ اور ماسکو جانا بہت فخر کی بات ہے اور حج نیز دیگر متبرک
مقامات کے سے جانا قدامت پرستی اور سپاندگی ہے۔ اس چیز سے بے اعتنائی، جس کا تعسّق
مذہب اور معنویات سے ہے، دشمن خیالی اور تمدن کی علامت ہے، اور اس کے مقابلے میں ان
امور کی پابندی، سپاندگی اور قدامت پرستی کی نشانی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ خود ہمارے پاس ہر چیز ہے، کیونکہ ہر شے نہیں تیار کی اور
میں خاص طور پر حادیہ صدیوں میں برتری سے محروم کیا گیا ہے اور خائن حکام مملکت اور خاص طور
پر سلطوی خاندان نیز ملکی کامیابیوں کے خلاف (غیر ملکی) تشہیراتی مرکز نے ہمارے حساب کتاب
نے ہم کو برتری کے لئے کوشش سے محروم کر دیا ہے۔ ہر قسم کے مل کا درآمد کرنا، خواتین اور مردوں
خاص طور پر جو جن جیسے کو مختلف قسم کی درآمداتی شیاؤں، شلائمیکسپ کے وسائل، زر مٹی اور
تجارتی شیاؤں اور بچکانہ کھیلوں میں مشغول کرنا، خاندانوں کو مقابلے پر مجبور کرنا اور زیادہ سے
زیادہ اشیائے صرف کا محتاج بنانا، جو خود غم انگیز داستانوں کا حامل ہے، اور بدکاریوں اور
عیاشیوں کے انڈوں کو فراہم کر کے ان جوانوں کو تباہی کی جانب لے جانا، جو سماج کے فعال افراد
ہیں، اور اس قسم کی سوچیں کبھی دسیوں معیشتیں ہیں جو مہلک کو سپاندہ رکھنے کے لئے ہیں۔

میں متب عزیز سے ہمدردانہ، خادمانہ وصیت کرتا ہوں کہ اب جیکوہ بہت نمایاں
مددگار (بچھائے گئے) من جالوں سے نجات پا چکی ہے اور جو وہ محسوس شہرگرمی اور جدت

(و تخلیق) پر کمر بستہ ہو گئی ہے۔ اور پہنے دیکھا کہ بہت سے کارخانوں اور اسی (ٹیاریوں کے ترقی یافتہ وسائل اور دیگر چیزوں کو جن کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ ایرانی ماہرین اپنے کارخانوں میں ہی قسم کی چیزیں بنا سکتے ہیں جن معمولی چیزوں کے لئے ہم سب نے مشرقی یا مغرب کی جانب اپنے ہاتھ پھیلا رکھے تھے کہ ان کے ماہرین انہیں چلائیں لیکن نقصان کا ناکہ بندی اور مسئلہ کردہ جنگ ۱۹۲۱ء کے باعث خود ہمارے جوانوں نے ضرورت کے کل پندوں کو بنایا اور باہر کی باہریت کم قیمت پر پیش کر کے ضرورت کو برطرف کر دیا اور ثابت کر دیا کہ اگر چاہیں تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔

آپ کو بیدار و چونکا اور ہوشیار رہنا چاہئے کہ مغرب و مشرق سے دلہنہ بیاہتن شیطانی دوسروں کے ذریعے آپ کو بین الاقوامی فیروں کی جانب نہ لے جائیں اور آپ عزم باہرزم ہر گرمی و محنت اور لگن کے ساتھ فیروں سے وابستگیوں کو ختم کرنے کے لئے ہاتھ کھڑے ہوں اور جان لیں کہ آریانی اور عرب نسل، امریکہ، روس اور یورپ کی نسلوں سے کم نہیں اور اگر آپ اپنی خودی کو بحال کریں اور ناامیدی کو اپنے سے دور کر دیں نیز اپنے علاوہ کسی طیر سے توقع نہ رکھیں تو طویل عرصے میں ہر کام اور ہر چیز بنانے کی توانائی پیدا کر لیں گے۔ آپ سے شبہات رکھنے والے انسان جہلی تک پہنچے ہیں آپ بھی وہاں پہنچ جائیں گے، بشرطیکہ آپ خداوند عالم پر بھروسہ اور اپنی ذات پر اتکا نہ رکھیں، دوسروں سے وابستگی کو ختم کریں، شرافت مند زندگی کے حصول اور فیروں کے تسلط سے باہر نکلنے کے لئے سختیوں کو برداشت کریں اور ہر زمانے کی حکومتوں اور مہدیادوں کا فریضہ ہے کہ اپنے ماہرین کی قدر دانی کریں اور مادی و معنوی تعاون سے ان کی حوصلہ افزائی کریں اور استقلال کو وجود میں لانے والی نیز تباہ کن اشیاء کی روک تھام کریں

اور ان کے پاس جو کچھ ہے کسی پر قنعت کریں یہاں تک کہ خود ساری چیزیں بنانے پر قادر ہو جائیں۔

میری جانوں، لڑکوں، لڑکیوں سے خواہش ہے کہ استقلال و آزادی و انسانی قدر و قیمت، میش و مشیت، بے راہ رویوں اور بدکاریوں کے ان اڈوں پر غلاف کریں، جو مصریہ اور امن دشمن ایکٹوں کی جانب سے آپ کے لئے بنائے گئے ہیں، توہم ختیاں اور دشواریاں ہی براہ راست کرنی پڑیں کیونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ وہ ملک آپ کی تباہی و آپ کو اپنے ملک کی سر و مشیت سے فاصلہ بنانا چاہتے ہیں، آپ کے ذہن و ذہن ستماء کی زنجیروں اور وابستگی کی زنجیر میں بکڑنے، آپ کی قوم اور ملک کو ایسا صرف کا محتاج بنانے کے علاوہ کچھ اور نہیں سوچتے اور چاہتے ہیں کہ ان وسائل و اس قسم کی شہادے آپ کو پیمانہ اور امن ہی کی اصطلاحات میں فروکش باقی رکھیں۔

۱: امن کی ہمہ سادہ روش میں سے ایک جس کا بارنا ذکر کر چکا ہوں تعلیم و تربیت کے مراکز اور خاص طور پر یونیورسٹیوں کو اپنے اقدار میں سے کسی سے کچھ نہ ہٹانے کا مستقبل فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کے اقدار میں ہوتا ہے۔ علماء اور دینی مدارس کے سلسلے میں امن کی روش یونیورسٹیوں و درہانی سکولوں کی روش سے مختلف ہے۔ دینی مدارس پر غلبے کے لئے انہوں نے عمائد کو رستے سے ہٹانے، امن کو گوشہ نشین کرنے کی کوشش کی یا امن کی سرکوبی، تشدد و سختی توہین کی گئی تاکہ سماج میں وہ بے اثر ہو جائیں، رضا خان کے زمانے میں یہ سب کچھ ہوا لیکن اس کا نتیجہ بالکل یا پھر تعلیم یافتہ طبقے یعنی امن کی اصطلاحات میں روشن خیال لوگوں کو علماء سے الگ کرنے کے لئے غلط پراپیگنڈا، تہمتوں اور شیطانی سازشوں کے ذریعے، کہ اس پر بھی رضا خان

نے علی جامعہ بہمنانے کے لئے دباؤ و دسکوبی کا سہارا لیا، اس کے بیٹے محمد رضا کے زمانے میں یہ عمل یونانیانہ طور پر جاری رہا لیکن تشدد و بربریت کے بجائے عیاری و مکاری کے سہارے۔ لیکن یونیورسٹیوں کے سلسلے میں ان کا منصوبہ یہ ہے کہ جنوں کو اپنی تہذیب و ثقافت اپنے طور پر دیتے اور انہیں سے متغیر کریں اور مشرق یا مغرب کی تہذیب کا دلدادہ بنائیں اور ان ہی کے درمیان ملک کے فرائض روکا، انتخاب کریں اور ان کو مہلک کی سرنوشہ کا حاکم بنائیں تاکہ ان کے ذریعے جو کچھ چاہتے ہیں انجام پاسکے۔ یہ لوگ ملک کو تباہی اور مغرب پرستی کی جانب لے جائیں اور علمائے دین اپنی گوشہ نشینی، غیر مقبولیت و بے بسی در شکست کے باعث روک تھام نہ کر سکیں اور تحت تسلط مہلک کو پس ماندہ رکھنے اور کنگال بنانے کے لئے یہ بہترین طریقہ ہے، کیونکہ بڑی طاقتوں کے لئے کسی زحمت اور خرچہ نیز قومی معاشروں میں کسی شور و غل کے بغیر جو کچھ بھی ہے ان کی جیب میں چھابا رہتا ہے لہذا اب جبکہ یونیورسٹیوں اور دارالافتا کی اصلاح کی جا رہی ہے اور ان کو پاک کیا جا رہا ہے، ہم سب کا فرض ہے کہ جدید اردو کی مدد کریں، کبھی بھی اس کی اجازت نہ دیں کہ یونیورسٹیوں کو مغرب کیا جانے اور جہاں بھی انحراف نظر آئے فوری اقدام کر کے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس اہم کام کو پہلے مرحلے میں یونیورسٹیوں اور کالجوں کے جوانوں ہی کے طاقتور ہاتھوں سے انجام پانا چاہئے کیونکہ یونیورسٹی کو انحراف اور گمراہی سے نجات دلانا ملک و ملت کی نجات ہے۔

میں سب سے پہلے تمام نوجوانوں اور جوانوں، پھر ان کے والدین اور دوستوں اور اس کے بعد ملک کے ہمدرد روشن خیالوں اور مفکرانوں سے وصیت کرتا ہوں کہ ملک کو اس خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور یونیورسٹیوں کو بعد کی نسل کے حوالے کریں

میں تادم نے وہی نسلوں سے نصیحت کرتا ہوں کہ خود اپنی، عزیز ملک اور انسان ساز اسلام کی نجات کے لئے یونہی سنبھلا کر انحراف اور مغرب پرستی، مشرق پرستی سے محفوظ رکھیں اور اپنے اس انسانی اور اسلامی عرصے کے ذریعے اپنے ملک سے بڑی طاقتوں کے اثر و رسوخ کو ختم کریں اور ان کو ہمیشہ کے لئے ناامید کر دیں۔ خدا آپ کا مددگار و محافظ ہے۔

فرہ۔ مجلس شورا نے اسلامی اسکے ممبرین کا اپنے صنف پر باقی رہنا بہت اہم ذمہ داری ہے، کیونکہ ہم تجربہ کر چکے ہیں کہ یوں و اسلام نے مشروریات کے بعد مجرماً پہلی حکومت خصوصاً اس احمد رضا کے فاسد دور میں من ہی غیر صالح و منحرف ممبرین پارلیمنٹ کی وجہ سے مصائب و آرم ٹھٹھٹے اور من ہی حقیر و ذلیل سامراجی لوگوں کے ذریعے ملک و ملت کو بان فرسا مصیبتوں اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑا، ان سپاس برسوں میں (پارلیمنٹ کی) منحرف دہے دین مصنوعی اکثریت ایک مظلوم اقلیت کے لئے اس بات کا سبب بنی کہ برطانیہ اور روس اور حال ہی میں امریکہ نے ان خدا سے بے خبر و منحرف لوگوں کے ذریعے جو پاؤں اٹھام دیا اور ملک کو تباہی و نابودی کے واسطے پر پھینچا دیا مشروریات کے بعد سے رضا خان سے پہلے مغرب پرستوں، کچھ جاگیرداروں اور فاسق زمیندوں کی وجہ سے قانون شکنی ہوتی رہی، جب پہلی حکومت آئی تو اس فاسق حکومت اور اس سے وابستہ لوگوں اور اس کے حلقہ جوشوں کے ہاتھوں تقریباً کسی بھی بین دی تنین کی ہر امانت پر عمل نہ ہوا، اب جبکہ پروردگار کی عنایت اور عظیم الشان قوم کی کوشش سے ملک کی سر نوشت لوگوں کے ہاتھ میں آگئی ہے اور ممبرین پارلیمنٹ خود عوام کے منتخب کردہ ہیں اور حکومت اور جاگیرداروں کی مداخلت کے بغیر خود عوام کے انتخاب کے ذریعے مجلس شورا نے اسلامی میں شامل ہونے میں تو اب امید ہے کہ ہر قسم کے انحرف کی روک

تمام ہوگی کیونکہ یہ افراد اسلام اور ملک کے مفاد کے خواہاں ہیں۔

موجودہ عوام اور آئندہ والی قوم کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ بھرپور توجہ کے ساتھ اپنے جذبہ اسلام و ملک کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر دور میں مجربان پارلیمنٹ کے انتخابات میں ایسے افراد منتخب کریں جو اسلام اور اسلامی جمہوریہ کے وفادار ہوں، ایسے افراد زیادہ تر معاشرے کے متوسط اور محروم طبقے کے درمیان ہوا کرتے ہیں، یہ لوگ عموماً مستقیم سے مغرب یا مشرق کی جانب منحرف نہ ہوں گے اور نہ ہی بن کار مجاہد کسی غرضی مکتبہ کی جانب ہوا یا ایسے ہی تعلیم یافتہ، حالات حاضرہ اور اسلامی پالیسیوں سے واقف افراد کو مجلس (پارلیمنٹ) کے لئے منتخب کریں۔

میں محترم علمائے دین خصوصاً مزاج عظام^(۸۵) سے وصیت کرنا ہوں کہ معاشرے کے مسائل خصوصاً صمد جمہوریہ اور مجربان پارلیمنٹ کے انتخابات میں اپنے آپ کو الگ تھلک نہ رکھیں آپ سب نے دیکھا اور سنا، آئندہ نئے گی کہ مشرق و مغرب کے سپیڈ کھریات دانوں نے علمائے دین کو تنہوں نے بڑی زحماتیں و تکالیف اٹھا کر مشروطیت کی بنیاد رکھی تھی، سیاست سے نکال باہر کیا، علماء نے بھی سیاست دانوں سے دھوکا کھا کر ملک اور مسلمانوں کے امور میں حصہ لینے کو توہین سمجھا اور میدان کو مغرب پرستوں کے حوالے کر دیا اس طرح مشروطیت، بنیادی، نین، ملک اور اسلام پر ایسا ظلم کیا جس کی تلافی کے لئے ایک طویل مدت کی ضرورت ہے۔

اب جبکہ بھارتیہ کاوشیں دور ہو چکی ہیں اور ہر عوامی طبقے کی شرکت کے لئے آزاد فضا قائم ہو گئی ہے اب کسی قسم کے غدار کی گنجائش باقی نہیں ہے اور اگر کسی نے مسلمانوں کے امور سے غفلت برتی تو وہ ناقابل معافی گناہ کا مرتکب ہوا۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اپنی توانائی

اور اپنے ثرو و سوغ کے دھڑے میں رہ کر اسلام اور ملک کی خدمت کرے۔ دوسرا ہی بڑی طاقتوں سے وابستہ افراد مغرب پرستوں و مشرق پرستوں اور عظیم مکتب اسلام سے معرفت و کون کے ثرو و سوغ کی سخت روک تھام کرے و موصوم ہونا چاہئے کہ اسلام اور اسلامی ممالک کے مخالفین یعنی بین الاقوامی شیرزی بڑی طاقتیں، دھیرے دھیرے چالاکئی سے ہمارے ملک اور دیگر اسلامی ممالک میں نفس پینڈ کر کے خود اقوام کے بعض افراد کے باحقوں ملک و ملت کو اپنے اقتدار کے جاں میں چھٹا رہتی ہیں۔ آپ کو بشیدی کے ساتھ نظر رکھنی چاہئے اور وطن مذہبی کی آہٹ ملتے ہی اس کا مقابلہ کریں اور ان کو جہت نہ دیں، خدا آپ کا مددگار اور نگہبان ہے۔

موجودہ و مستقبل کے ممبران پارلیمنٹ سے میری خواہش ہے کہ اگر خدا نخواستہ مسخرف عناصر سیاق پالیسی اور دھوکہ بازی سے مقرب ہو جائیں تو مجلس ان کے تصدیق نہ کرے کہ مسخرف کر دے اور اس کا موقع نہ دیں کہ ایک بھی (اسلام سے مسخرف و وابستہ اور، مغرب کا شخص مجلس پارلیمنٹ) میں داخل ہونے پائے۔

میں ملک کی سرکاری مذہبی اقلیتوں (۸۴) سے وحدت کرتا ہوں کہ وہ پہلوی حکومت کے عدل سے محبت حاصل کریں اور اپنا کلمہ پارلیمنٹ کو مقرب کریں جو اپنے مذہب اور اسلامی جمہوریہ کا زندہ رہو، عالمی شیرزی طاقتوں سے وابستہ نہ ہو، اعاوی، غمرانی اور اقتباسی مکتب کی طرف رجحان نہ رکھتے ہو۔

تمام ممبران پارلیمنٹ سے میری خواہش ہے کہ نہایت نیک نیتی اور بھائی چارگی کے ساتھ اپنے پارلیمانی ساتھیوں سے سلوک کریں اور بھی یہ کوشش کریں کہ تو انین خدا نخواستہ سلام سے مسخرف نہ ہوں۔ آپ سب سلام اور ان کے آسمانی احکامات کے وفادار رہیں مگر آپ کو دنیا اور آخرت

کی سعادت حاصل ہو سکے۔

میں محترم شورشے عجبان (۸۷) (آئین کی محفاظ کو نسل) لکھتے ہیں وہ موجودہ نسل سے ارتباط رکھتی ہو یا سندہ نسل سے نفیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اسلامی و قومی فرض کو پوری تندی و طاقت کے ساتھ ادا کرے کسی بھی طاقت سے متاثر نہ ہو، بلا جھجک شریعت مظہرہ (۸۸) اور بنیادی آئین (۸۹) کے خلاف قوانین کی روک تھام کرے اور ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جن پر کسی حکام ثانویہ اور کسی ولایت فقہ (۹۰) کے ذریعے عمل ہونا چاہئے، توجہ سے کام لے۔

شریف قوم کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تمام انتخابات میں خواہ وہ صدر جمہوریہ کا ہو یا مجلس شورشے اسلامی کے ممبرین کا یا قیادتی کو نسل کا ہو یا مجلس شورشے (۹۱) کا، ہر ایک میں شریک رہے اور جن کا بھی انتخاب ہو اس منابیطے کے مطابق ہو جو معتبر ہیں، مثال کے طور پر قیادتی کو نسل یا قائد کے تعین کی کو نسل (۹۲) کے ممبرین کے انتخاب کے لئے توجہ سے کام لے کیونکہ اگر غفلت برقی اور ممبرین کو شرعی اصولوں و قانون کے مطابق منتخب نہ کیا تو بہت ممکن ہے کہ اسلام اور ملک کو ایسے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے جن کی تلافی نہ ہو سکے اور ایسی صورت میں کبھی خداوند عالم کے سامنے جوابدہ ہوں گے اور یہی حال عوام کا بھی ہے (اگر انہوں نے بھی امور مملکت میں حصہ نہ لیا تو ذمہ دار ہونگے) اس میں مراجع، بڑے علماء، تاجران، کسان، مزدور اور ملازمین بھی شریک ہیں اور کبھی ملک اور اسلام کی سرفروخت کے ذمہ دار ہیں، خواہ موجودہ نسل سے تعلق رکھتے ہوں خواہ آئندہ نسل سے، اور بہت ممکن ہے کہ بعض مواقع پر شرکت نہ کرنا اور لاپرواہی سے کام لینا یا گناہ ہو جو گناہ کبیرہ (۹۳) مقرر یا نہ۔

ہمیشہ مرض کے حملے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہئے۔ ورنہ پھر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ وہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا احساس ہم نے اور آپ نے مشروطیت کے بعد کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بہترین علاج نہیں ہے کہ قوم پورے ملک میں ان کاموں کو جو ان سے متعلق ہوں، سلامی اصولوں اور بنیادی آئین کے مطابق انجام دے۔

صدر جمہوریہ اور ممبران پارلیمنٹ کے چناؤ کے وقت تعلیم یافتہ مذہبی، عادات زمانہ پر وسیع نظر رکھنے والے، سامراج سے بے تعلق، متقی اور اسلام نیز سلامی جمہوریہ کے معتقد نہ اسے مشورہ کریں۔ ایسی طرہ متقی نیز سلامی جمہوریہ کے پابند علماء، اور مذہبی پیشواؤں سے بھی مشورہ کریں۔ اس بات پر توجہ دیں کہ صدر جمہوریہ اور ممبران پارلیمنٹ اس طبقے سے تعلق رکھتے ہوں جنہوں نے معاشرے کے مستغنیف و محروم لوگوں کی محرمیت اور ان کی منکوحیت کو محسوس کیا ہو اور وہ ان کی فلاح و بہبود کی فکر میں ہوں، ان کا تعلق سرمایہ داروں، فاسق زمینداروں، بل شراؤں، نیکو لذتوں، اشیائے فانی میں غرق دہنے طبقے سے نہ ہو کیونکہ وہ محرمیت کی معنی اور بھوکوں و غریبوں کی تکلیف کو نہیں سمجھ سکتے۔

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر صدر جمہوریہ اور ممبران پارلیمنٹ شائستہ ہوں، اسلام کے پابند اور ملک و ملت کے بہرہ و بون تو بہت سے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اگر کچھ مسائل ہوں گے بھی تو حل ہو جائیں گے۔

ان ہی باتوں کو قیادت کو نسل یا قائد کے تعین کے لئے مجلس خبرگان کے انتخاب کے وقت خاص اہمیت کے ساتھ مد نظر رکھنا چاہئے نیز خبر گاہ جن کا انتخاب قوم کے ذریعے ہوتا ہے نہایت توجہ سے انجام پانا چاہئے۔ اگر مجلس خبرگان کے افراد وقت کے

مراجع عقلم، علماء کرام، ارباب فکر و دانش، سلام کے مجلس و باوقا کی نگرانی میں منتخب ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیادت اور قیادت کو نسل کے نئے دیندار و مومن افراد منتخب ہو جائیں گے اور ان کے انتخاب سے بہت سے مسائل کسی مشکل کے بغیر بطور شائستہ حل ہو جائیں گے۔

بنیادی آئین کی دفعہ یک سو (۱۹۵) اور دفعہ ایک سو دس (۱۹۶) پر نظر ڈالنے سے مجلس نگہبان کے تعین میں قوم کی اور قائد یا قیادت کو نسل کے تعین میں ممبران کی بھاری ذمہ داری کا پتہ چلتا ہے کہ انتخاب میں ذرا سی غفلت اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کو کتنا نقصان پہنچائے گی چونکہ یہ کام اعلیٰ اہمیت کا حامل ہے لہذا معمولی غلطی کا احتمال ان کے دوش پر بہت بڑی مذہبی ذمہ داری مانند کرتا ہے۔ قائد اور قیادت کو نسل سے حال حال ضرر میں جیکر سلامراج اور اس کے کھٹو، ملک و بیرون ملک سے اسلامی جمہوریہ یعنی درحقیقت اسلام پر حملہ آور ہیں۔ میری وصیت یہ ہے کہ اپنے آپ کو اسلام، اسلامی جمہوریہ، محمدیوں اور مستضعفین سے کی خدمت کے لئے وقف کر دیں اور یہ خیال نہ کریں کہ قیادت بذات خود ان کے لئے کوئی تحفہ یا اعلیٰ عہدہ ہے بلکہ یہ ایک عظیم اور خطیر فرض ہے جس میں خدا نخواستہ اگر خوبشات نقصانی کی وجہ سے کوئی تعرض پیدا ہوئی تو اس دنیا میں بدی شرمساری اور آخرت میں بھی خدا کے عذاب کے غضب کی آگ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

میں خداوند ہادی سے نہایت عاجز و انکساری کے ساتھ چاہتا ہوں کہ وہ ہم کو اور آپ کو اس عظیم (و خطیر) آزمائش میں سرخرو اپنے حضور میں قبول کرے اور نجات دے اور یہ خطرہ اسلامی جمہوریہ کے جمہوری سربراہوں اور اعلیٰ وادنیٰ ذمہ داروں اور حکومتوں کے لئے ان کے

منصب کے متبار سے بہ دور میں پایا جاتا رہے گا۔ لہذا انہیں چاہئے کہ خدو نہ عام کو حاضر و ناظر درپنہ آپ کو سہ وقت جس کے معنوں میں تصور کریں۔ خدو نہ عام من سب کی مشکلات کو برطرف فرمائے۔

ح : اہم ترین امور میں مسند قضاوت ہے جس کا تعلق لوگوں کی جان و مال اور ناموس سے ہے۔ قائد و قیادتی کونسل کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ عدلیہ کے اہل ترین عباد کے تین میں جو ان کی ذمہ داری ہے کوشش کریں کہ تجربہ کار، پابند عہد اور شرعی و اسلامی نیہ سیاسی امور میں سب سے نظر افراد میں سے ہوں۔ میں اعلیٰ عدالتی کونسل (۱۹۸۷ء) سے چاہتا ہوں کہ فیصلوں کے کام کو جو سابق نظام حکومت میں انسو سنک اور غم انگیز زرخ، فقید کر چکے تھے بحیدگی کے ساتھ نظم و ضبط معا کریں اور من و گوں کو جو توہوں کی جان و مال سے کھیلتے ہیں اور جو چیز کہ من کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتی اسلامی انصاف ہے، اس اہم عہد سے بٹا دیں اور اہم پوخت و کوشش اور بحیدگی کے ساتھ تدریجی طور پر عدلیہ (۱۹۸۸ء) میں تبدیلی لائیں۔ درتہ منظر پر پورے اثر نے اسے قضاات (جسوں) کو جن کی تعلیم و تربیت دینی مدارس اور نام کر قوم کے مبادک دینی مرکز میں ذمہ شناسی کے ساتھ ہوئی ہے اور ان کو متعارف کر یا جاتا ہے۔ من قضاات کی بد مقرر کر یا جائے جن میں اسلامی شرائط نہیں ہیں اس طرح انشاء اللہ بہت جلد پورے ملک میں اسلامی انصاف جاری ہو جائے گا۔

عہد حاضر اور آئندہ اور کے معتمد قضاات کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ من ارادیت کو مد نظر رکھیں جو انصاف کی اہمیت اور قضاات کے منظم خطے کے بارے میں معصومین صلوات اللہ علیہم سے قول ہیں اور من آیات کو بھی مد نظر رکھیں جو ناقص فیصلوں کے بارے میں آئی

ہیں پھر اس (عظیم و) خیر کام کی ذمہ داری قبول کریں اور اس کا موقع زدیں کہ یہ منصب
نااہل کے حواسے کیا جائے ورنہ لوگ جو اس کام کی اہلیت رکھتے ہیں اس عہدے کو قبول کرنے
سے انکار نہ کریں اور نااہل لوگوں کو موقع نہ دیں اور جانیں کہ اس عہدے کا خطرہ عظیم ہے اور
اور اس کا اجر و ثواب بھی عظیم ہے اور آپ جانتے ہیں کہ قاضی کے عہدے کو قبول کرنا اس کی اہلیت
رکھنے والے کے لئے واجب کفائی ہے۔

طہر مقدس توحہ ہائے ملیہ (مقدس دینی تعلیمی مرکز) کے لئے میری وصیت یہ ہے
کہ میں نے بار اعرض کیا ہے کہ اس زمانے میں جیکہ اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کے مخالفین
نے اسلام کو ختم کرنے پر کمر بستہ و بندہ ہو گئے ہیں اور وہ شیطانی مقصد کے لئے ہر ممکن طریقے سے
کوشش کر رہے ہیں وں کا ایک سنوس اور ہم مقصد اسلام نیز اسلامی مرکز کے لئے ایک خطرناک طریقہ
دینی تعلیمی مرکز میں مخرب اور تخریب کار افراد کو داخل کرنا ہے۔ اس کا قیام مدت بڑا خطرہ
ان مرکز کو نشانہ اعمال و انحرافی حقائق اور دشمنی کے ذریعے بدنام کرنا ہے اور اس کا قیام
الحدت بہت ہی عظیم غلطو ایک یا چند فریبی افراد کا اعلیٰ عہدہ پر پہنچا ہے جن کا اسلامی علوم
کی واقفیت کے ساتھ پاکدل لوگوں کے طبقے اور عوام کے درمیان اپنے آپ کو (اور دین بانی کے
ساتھ) جگہ دینا ان کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنا اور اسلامی مرکز، اسلام عزیز اور ملک پر
مناسب موقع پر جھٹک دار کرنا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سامراجی ٹیڑھے مختلف ماحول میں قوم
پرستوں اور بظاہر دشمن خیالوں سے نام نہاد مذاہن تک کو پروان چڑھانے میں کہ نہیں موقع مل
جائے تو سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہیں۔ اور بعض اوقات یہ لوگ تیس چالیس سال
تک اسلامی روش، فطری تقدس یا پان یونزم اور امن پرستی نیز دیگر حیلوں کے ذریعے صبر

و بر داری کے ساتھ عوام کے درمیان زندگی گزرتے ہیں اور مناسب موقع پر اپنے مشن کو انجام دیتے ہیں۔

ہماری عزیز قوم نے، نقاب کی کامیابی کے بعد کی اس مختصر مدت میں مجاہدین خلق (۱۱۱) فدا شدہ (۱۱۲) اور تودہ پانیوں (۱۱۳) جیسی شاہیں دکھائی ہیں، ضروری ہے کہ سب لوگ ہوشیاری کے ساتھ اس قسمی سازش کو ناکام بنائیں اور اس سے زیادہ ضروری دینی تعلیمی مرکز میں جن کو منظم و در پاک و صاف کرنے کا کام مزاج وقت کی تائید کے ساتھ محترم مدرسین اور تجربہ کار فضلا کے ذمہ ہے۔

شاید یہ نظریہ کہ تعویجے غلطی میں ہے، اپنی منصوبہ بندی اور سازش کرنے والوں کی منوں ناقصوں کی کرشمہ سازی ہے۔ بہر صورت میری اذیت یہ ہے کہ ہر زمانے میں خصوصاً عصر حاضر میں بیکر منصوبوں اور سازشوں میں سرعت و قوت پیدا ہو گئی ہے (دینی تعلیمی) مرکز کو تنگ و مضطرب رکھنے کے لئے ہتھام کرنا ضروری ہے۔ عظیم شان علماء و فضلا اور مدرسین وقت صرف کر کے اور مبینہ پروگرام کے تحت (دینی تعلیمی) مرکز (۱۱۴) اور خصوصاً اقم کے دینی تعلیمی مرکز (۱۱۵) اور دوسرے بڑے درہم مراکز اور اس نازک وقت میں نقصان سے محفوظ رکھیں۔

ضروری ہے کہ علماء و مدرسین محترم، فقہ و اصول اور فقہائیت سے متعلق درس میں اپنے بزرگ علماء کے طرز تدریس کو ترک نہ کریں گے کیونکہ یہی اسلامی فقہ کو محفوظ رکھنے کا واحد راستہ ہے۔ کوشش کریں کہ ہر روز غور و فکر، بحث و مباحثہ اور بدت و تحقیق میں، فائدہ کریں اور ہدایتی فقہ جو صالح بزرگوں (۱۱۶) کی میراث ہے اس سے انحراف نہ کریں کیونکہ اس سے تحقیق و تدقیق کی بنیادیں کمزور پڑ جائیں گی، بلکہ مت ہی بنیادوں کو محفوظ رکھیں اور اس پر

تحقیقات کا اعداد فراہمیں۔ البتہ علوم کے دیگر شعبوں میں ملک اور اسلام کی ضروریات کے مطابق پروگرام تیار کرتے رہیں اور اس شعبے میں شخصیتوں کی تربیت ہونی چاہئے اور اعلیٰ ترین علوم جن کی عام طور پر تعظیم ہونی چاہئے اور جن کو سیکٹ چاہئے اسلام کے معنوی علوم مثلاً علم الاخلاق، تہذیب نفس اور عرفان ہیں۔ خدا ہمیں اور آپ کو اس سے نوازے۔ درحقیقت یہی جہاد اکبر (۱۰۸) ہے۔

۱۔ جن امور کی نگرانی، اصلاح اور ان میں بہتری لازم ضروری ہے، جن میں سے ایک انتظامیہ بھی ہے، کسی یہ بھی ممکن ہے کہ مجلس شورائے اسلامی معاشرے کے لئے مفید اور ترقی یافتہ قوانین پاس کرے، نگہبند کونسل جن کی تائید کر دے اور ذمہ دار وزیر بھی انہیں نافذ کرنے کا اعلان کر دے مگر وہ قوانین غیر صالح افراد کے ہاتھ میں پہنچ کر ان کے ذریعے سخ کروینے جائیں اور (دفتری) کاغذ بازی یا بیچ و خم کے ذریعے جس کے وہ مادی ہو چکے ہیں، یا دانت لوگوں میں غفلت پیدا کرنے کے لئے خلاف قانون کام کریں، جو دھیرے دھیرے بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن جائے، دور حاضر اور مستقبل کے ذمہ دار وزیروں سے سیری و سمیت یہ ہے کہ آپ اور وزارت خالوں کے دیگر ملازمین اس بات کے علاوہ کہ وہ بحث جس سے روزی حاصل کرتے ہیں، امت کا مال ہے۔ آپ سب کو امت یا مخصوص مستضعفین کا خدمت گزار ہونا چاہئے۔

عوام کے لئے مشکل پیدا کرنا اور فریضے کے خلاف عمل کرنا حرام ہے اور خدا نخواستہ کسی یہ غضبِ الہی کا سبب بنتا ہے۔ آپ امت کی حمایت کے محتاج ہیں۔ عوام بالخصوص محروم طبقات کی حمایت سے ہی یہ کامیابی حاصل ہوئی اور ملک خیرات کے ذخائر کو ظالم شاہی تسلط

سے نجات ملی۔ اگر کسی دن آپہن کی حمایت سے محروم ہو گئے تو آپ کو ہٹا دیا جائے گا اور آپ کو جگہ پر ختم تا ہی حکومت جیسے سنگر قبضہ کر لیں گے۔ لہذا اس واضح حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام کا مفاد حاصل کرنے کی کوشش کریں اور غیر اسلامی و غیر انسانی سوچ سے پرہیز کریں۔

اسی مذہب کے ساتھ ملک کے تمام وزرائے داخلہ سے جو مستقبل میں منتخب کئے جائیں گے میری یہ وصیت ہے کہ گورنروں کے انتخاب میں پوری توجہ اور دقیق نظر سے کام لیں۔ ملوث متین، پابند جہد، عاقل اور عوام سے ہم آہنگ لوگوں کا تقرر کریں تاکہ ملک میں پوری طرہ امن و امان قائم رہے۔

معلم ہونا چاہئے کہ اگرچہ نظر و نعت اور ملک کو اسلامی بنانے کی ذمہ داری تمام وزارت خاتون کے وزیروں پر عائد ہوتی ہے مگر ان میں سے بعض شعبے مثلاً وزارت خارجہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ وزارت خارجہ میری بیرونی ملک میں سفارت خانوں کی ذمہ دار ہے۔

میں نے انقلابی کامیابی کے آغاز سے ہی ذرائع خارجہ کو سفارت خانوں کے خصوصی نمک سے خبردار کیا اور جس اسلامی جمہوریہ کے شایان شان سفارت خانوں میں تبدیل کرنے کی نصیحت کی ہے، مگر ان میں سے امن یا مثبت کام نہ کر سکے یا انہوں نے کرنا نہیں چاہا۔ جبکہ کامیابی کو تین سال ہو رہے ہیں، اگرچہ موجودہ وزیر خارجہ نے اس سلسلے میں کام کیا ہے اور امید ہے کہ کچھ ترقی و بہتری اور وقت صرف کر کے یہ کام انجام دیا جائے گا۔ عہد حاضر مستقبل کے ذرائع خارجہ سے میری وصیت یہ ہے کہ ان کی ذمہ داریاں شکیں آپ بہت کم وزارت خارجہ اور سفارت خانوں میں اصلاح و بہتری کی کوشش

کرنا، خارجہ سیاست^{۱۰۹} اور ملک کے مقبوضات اور خود مختاری کا تحفظ کرنا، ان ملکوں کے ساتھ اچھے روابط استوار کرنا جو ہمارے ملکی مفاد میں بدافلت کا ردہ نہیں رکھتے اور ہر اس کام سے سختی سے پرہیز کریں جس میں کسی بھی پہلو سے سامراجی وابستگی کا شائبہ ہو۔ آپ کو مظلوم ہونا چاہیئے کہ بعض امور میں وابستگی اگرچہ ممکن ہے مگر ہر پر فریب ہو یا فوری کسی فائدے کا باعث ہو، لیکن درحقیقت وہ ملک کی بنیاد کو کھوکھلا کر دے گی۔

آپ کو اسلامی ملکوں کے ساتھ روابط بہتر بنانے، حکام کو بیدار کرنے اور اتحاد و وحدت کی دعوت دینے کی کوششیں میں رہنا چاہئے، خدا آپ کے ساتھ ہے۔

اسلامی ملکوں کے عوام سے میری وصیت ہے کہ اس بات کے متغیر نہ رہیں کہ سلام اور اسلامی حکام کے نفاذ کے لئے کوئی باہر سے آکر آپ کی مدد کرے گا۔ آپ کو اس حیثیت بخش نظام کے لئے جو ہمیں آزادی و خود مختاری دیتا ہے، خود اٹھنا چاہیئے۔ اسلامی ملکوں کے علمائے اسلام اور خطباء کرام، اسلامی حکومتوں کو دعوت دیں کہ بیرونی طاقتوں سے خود کو آزاد کر لیں اور اپنی قوم سے مفاہمت کریں۔ اس صورت میں انہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو اتحاد کی دعوت دیں، نسل پرستی سے جو اسلامی حکام کے خلاف ہے، پرہیز کریں۔ درباروں ایمانی کی طرف، چاہے جس ملک اور جس نسل سے بھی تعلق رکھتے ہوں دست برداری برہائیں کیونکہ اسلام عظیم نے انہیں بھائی کہا ہے۔ اگر عوام اور حکومتوں کی سسی نیز خداوند عالم کی تائید سے کسی دن یہ ایمانی برادری قائم ہوگئی تو آپ دیکھیں گے کہ مسلمان دنیا کی عظیم ترین طاقت بن کر ابھر جائیں گے، اگرچہ وہ دیکھ کر عالم کی مرضی ہی تو یہ بلوری و مساوات قائم ہو جائے گی۔ تمام ادھر یا مخصوص دور یا حاکم و ذاریت شاہ سے جو مخصوص خصوصیتیں حاصل

سب سے امیری، حقیقت یہ ہے کہ باطل کے مقابلے میں حق کی تبلیغ اور اسلامی جمہوریہ کے حقیقی خدوخال پیش کرنے کی کوشش کرے۔ اس وقت جبکہ ہم اپنے ملک سے سپر طاقتوں کے تسلط کا خاتمہ کر چکے ہیں، بڑی طاقتوں سے وابستہ ذرائع ابلاغ کے تشہیراتی حملوں کا نشانہ بنتے ہیں، کون سا مجھوٹ اور تہمت ہے جو بڑی طاقتوں سے وابستہ قلمکار اور مقررین میں نوغیز جمہوریہ سے منسوب نہیں کرتے، فسوس کہ اسلامی خیمے کی کثیر حکومتیں جنہیں ملک و سلام کے مطابق ہماری طرف دستِ اخوت بڑھانا چاہئے، ہمدردی اور اسلام کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں۔ بھی نے عالمی میزوں کی خدمت کرتے ہوئے ہر طرف سے ہم پر حملہ کر رکھا ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ بہت کمزور و ناتواں ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ آج دنیائے پروپیگنڈوں پر چلتی ہے اور بڑے فسوس کہ مقاصد کے منفری یا مشرقی ملک سے وابستہ نام نہاد روشن خیال قلمکار جو اپنے ملک و قوم کی آزادی و خودمختاری کی فکر کرنے کے بجائے خود پسندی، موقع پریق اور ہمارے داری کی رو میں بہہ رہے ہیں ایک لمحے کے لئے بھی ملک و ملت کے مسئلوں پر سوچنے کی فکر نہیں کرتے۔

گزشتہ طے مدت سے، اس جمہوریہ کی آزادی و خودمختاری کا موازنہ کریں۔ آرام طلبی، پیش پرستی، کھوکھری جو قیمتی و باعزت زندگی حاصل ہوئی ہے، اس کا فی لم شاہی حکومت کی فحاشی و ظلم سے موازنہ کریں۔ انسان اس قدر گرچکا تھا کہ اخلاقی و معنوی کی بڑی ترقی و ترقی و ترقی اور غلامی کرتا تھا، ستھار کا نوکر و راجہ کا ہو کر رہ گیا تھا۔ آج کی حکومت کا ان باتوں سے موازنہ کریں اور اس نوغیز اسلامی جمہوریہ پر مارا الزامات لگانے سے ہاتھ روک میں حکومت اور ملت کے ساتھ ایک صف میں آکر اپنی زبان اور قلم کو طاقتوں اور

شکروں کے خلاف استہزاء کریں۔

تبلیغ صرف وزارت ارشاد ہی کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ تمام دانشوروں، مقررین، قلم کاروں و فنکاروں کا فریضہ ہے وزارت خارجہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ سفارت خانے تبلیغی جراثیم شائع کرتے رہیں اور دنیا والوں پر اسلام کا نوری چہرہ آشکارا کریں گویا کہ وہ حسین و جمیل چہرہ جس کے تمام پہلوؤں کی قرین و سلیقہ نے دعوت دی ہے، دوستوں کی کج فہمی اور مخالفین اسلام کے محاصرے سے باہر آجائے تو اسلام عالمگیر ہو جائے گا اور اس کا پورا اقتدار پریم ہر جگہ برائے گا۔ کتنی اندوہناک اور غم انگیز بات ہے کہ مسلمانوں کے پاس ایسی قوت ہے جو بتدائے عالم سے اختتام (عالم) تک کوئی نظیر نہیں رکھتی لیکن نہ صرف یہ کہ اس کو ہر گزں بہا کو جس کا ہر فنس اپنی آواز و قوت "اے قوت طالب ہے۔ پیش نہ کر سکے بلکہ خود بھی اس سے غافل و نادانقت ہیں اور کسی اس سے بھاگتے بھی ہیں۔

ک۔ بہت اہم اور سرفروشت ساز امور میں سے بچوں کے پرائمری سکولوں سے لے کر یونیورسٹیوں تک تعلیمی مرکز کا مسئلہ ہے جس کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے میں نے بار بار ذکر کیا ہے، اشد تا نکلا کر رہا ہوں، دشمن کی غارتگری کا نشانہ بننے والی اس قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ حالیہ پچاس سال کے عرصے میں جس چیز سے ایران اور اسلام پر ہلکے وار لگاتے اس کے بڑے سے کا تعین یونیورسٹیوں سے ہے۔ اگر یونیورسٹیاں اور تعلیم و تربیت کے دیگر مراکز اسلامی اور قومی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ملکی مفادات کی راہ میں بچوں، نوجوانوں اور جوانوں کی تعلیم و تربیت اور تہذیب کا کام انجام دیتے رہتے تو پہلا

وطن برنیزہ در آمد کے بعد ایک اور روس کے جنگیں نہ جاتا در غارت زدہ و محروم
 قوم پر تباہ کن مسادے ہرگز مستط نہ کئے جاتے۔ ایران میں غیر ملکی مشیروں کے قدم ہرگز
 نہ جیتے۔ ایران کے ذخائر و در آمدیں تمام رسیدہ ملت کا کاما سونا یعنی تیل شیطانی طاقتوں کی
 جیب میں ہرگز نہ پاتا در پہلوی خاندان اور اس سے وابستہ افراد اس قوم کی دولت و ثروت
 کو لوٹ نہ سکتے، نہ مغربوں کی لاش پر ملک کے اندر اور باہر حمل اور پارک بنوا سکتے اور
 نہ ہی ان مغربوں کی کمائی سے غیر ملکی بینک بھرنے پاتے اور نہ ہی اسے اپنی، اپنے عزیزوں
 کی قیاشی اور نفیس پرستی پر خرچ کرنے کا موقع ملتا۔

گر مجلس پارلیمنٹ، حکومت، عدلیہ اور تمام ادارے اسلامی اور قومی یونیورسٹیوں
 سے سیراب ہونے ہوتے تو آج ہمدی قوم تباہ کن مشکلات میں مبتلا نہ ہوتی۔

گریہ نوریسٹیوں سے پاکہ امن ہستیاں آج جیسی نگر کی نہیں جو کہ اسلام کے مقابلے
 میں خود کو ہی ہرگز کرتی ہیں بلکہ حقیقت، اسلامی فکر اور صحیح معنوں میں قومی رجحان کے ساتھ
 مقتضہ، مدیہ اور انتہا میں باتیں تو آج ہمارے وطن کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ ہمارے مظلوم
 عوام قید محرمیت کی زنجیروں سے آزاد ہوتے۔ شاہی ظلم و ستم کی بربادی ہوتی، فحاشی و
 منشیات کے ڈبے در مشیت کدے و بران ہوتے۔ ان فحشیوں نے عزیز اور فعال نوجوان
 نسل کو تباہ و برباد کر دیا، گریہ نوریسٹیاں اسلامی ہوتیں تو ملک تباہ و برباد نیز ان کو
 قتل کرنے و غیرت غم تک نہ پہنچی پاتی۔ یونیورسٹیاں، اگر اسلامی، انسانی اور قومی ہوتیں تو
 سیکسکول بلکہ بزدلوں، مذہبی سماج کے خواص کرتیں۔ لیکن کتنی، فوسنگ اور غم انگیز بات ہے
 کہ ہر سیکندری سکول اور یونیورسٹیاں ان لوگوں کے ہاتھ میں تھیں اور ہمارے عزیزوں لوگوں

سے تعلیم و تربیت حاصل کرتے تھے جن میں چند مظلوم اور محروم افراد کو چھوڑ کر سبھی مغرب پرستوں اور مشرق پرستوں کے گناہ کرتے اور غیروں کے بتائے ہوئے پروگرام اور منصوبے کے تحت یونیورسٹیوں میں کرسی کے مالک تھے۔ لہذا مجبوراً ہم سے عزیز اور مظلوم نوجوانوں نے ہاتھوں کے زر خرید ان بھیلوں کے امن میں پڑھنے پڑھتے اور جب قانون سازی، حکومت اور عدالت کی کرسیوں پر براجمان ہوتے تو انہیں یہودی حکومت کے حکم کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ یونیورسٹی میرٹھی بھرتی کے جنگل سے آزاد ہو چکی ہے اور ہر دور میں اسلامی جمہوریہ حکومت اور عوام کا فریضہ ہے کہ گمراہ مکاتب یا مشرقی و مغربی رجحان کے مالک فاسد عناصر کو اساتذہ کے تربیتی اداروں، یونیورسٹیوں اور تعلیم و تربیت کے دیگر مراکز میں نہ لگنے دیں اور پہلے ہی مرحلے میں روک تھام کریں تاکہ مشکل پیش نہ آئے اور اختیار ہاتھ سے جاتا نہ رہے۔

اساتذہ کے تربیتی اداروں، انٹر سیکنڈری اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے عزیز نوجوانوں سے میرٹھی و صیت یہ ہے کہ گمراہیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے وہ خود بہادری کے ساتھ انہیں تاکہ خود من کی درن کے حک و قوم کی آزادی و خود مختاری محفوظ رہے۔

ل۔ مسیح افواج، فوج، پاسداران، انقلاب، مضافاتی پولیس (۱۳۱) اور شہری پولیس (۱۳۲) سے لے کر انقلابی کیشیاں (۱۳۳)، رضا کار اور قبائلی افواج سبھی مخصوص خصوصیت رکھتی ہیں۔

یہ اسلامی جمہوریہ کے طاقتور اور مضبوط بازو، سرحدوں، راستوں، شہروں اور دیہاتوں کے محافظ ہیں۔ یہ لوگ امن و امان کے پاسبان اور ملت کے لئے باعث الطینان ہیں۔ امن پر ملت حکومت اور پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ اسلامی) کو عام قوت و تہذیبی چاہئے۔ اس بات پر توجہ رکھیں کہ مریض اور ہر گز سے زیادہ جس چیز سے بڑی طاقتیں اپنی تخریبی پالیسیوں میں استفادہ

کرتی ہیں وہ مسلح افواج ہیں۔ سیاسی چالبازیوں، فوجی بغاوتوں اور حکومتوں کی تباہیوں میں مسلح افواج من کے ہاتھ کا کھلونا بنتی ہیں۔ منہادی پرست دھوکے باز من کے بعض سربراہوں کو خریدتے ہیں اور ان کے ذریعے نیز فربہ خوردہ کمانڈروں کی سارنٹوں سے ممالک کو ہاتھ میں لیتے ہیں، مظلوم قوم پر اپنا تسلط جلاتے ہیں اور ملکوں کی آزادی و خود مختاری سلب کر لیتے ہیں۔ مگر یہ نڈر کمانڈروں کے ہاتھ میں فوج کی قیادت ہو تو ملک کے دشمنوں کے لئے فوجی بغاوت ممکن نہ ہوگی، نہ ہی ملک میں ایسا کوئی سانحہ پیش آئے گا اور اگر پیش آ بھی جائے تو پابند عہدہ کمانڈر سے ناکام بنا دیں گے۔

یہ سن میں بھی عوام کے ہاتھوں اس دور کا جو معجزہ انجام پایا ہے اس میں پابند عہدہ مسلح افواج دریا مندر نیز من پرست کمانڈروں کا کردار بہت اہم ہے اور آج جبکہ امریکہ اور دوسری طاقتوں کے حکم اور مدد سے صدام کھرتی کے ذریعے مسلط کردہ بعثی جنگ میں تقریباً دو سال بعد باسٹ بیٹی فوج، اس کے طاقتور حایوں اور من کے زور خریدوں کو سیاسی اور فوجی شکست کا سامن ہے تو یہ قابل فخر عظیم کارنامہ بھی محاذوں پر اور محاذ کی پشت پر عوام کی بے دریغ حمایت سے مسلح افواج، فوج، انقلابیہ، پاسداران انقلاب اور عوامی فوج نے انجام دیا اور ایران کو نہ ہلند و سرفراز کیا اور ملک کے اندر شرابگیریاں اور سازشیں جو مشرقی، مغربی پٹھوؤں نے اسلامی جمہوریہ کو ختم کرنے کے لئے تیار کی تھیں اسے بھی انقلابی اکیٹیو، پاسداران انقلاب، عوامی رضا کار فوج اور پلیس کے جوانوں نے غیرت مند قہر کی مدد سے ناکام بنا دیا۔ یہی عزیز اور نڈر کار فوج من راتوں کو بیدار رہتے ہیں تاکہ کہنے (کے) افراد اپنے گھروں میں آرام سے سوئیں۔ خدا ان کا ناصر اور مددگار رہے۔

لہذا عمر کے ان آخری لمحات میں مسلح افواج سے بالعموم میری براہ راست وصیت یہ ہے کہ اسے عزیز نہو! تم جو اسلام سے محبت کرتے ہو اور تقاعد اللہ (۱۴۳) کے عشق میں محاذوں پر اور پورے ملک میں عظیم فداکاری و جاں نثاری کا مظاہرہ کر رہے ہو، ہوشیار و بیدار رہو کہ سیاسی بازی گروں، مغرب پرست و مشرق پرست، پیشہ وریا ستانوں، پس پردہ مجرموں کے خفیہ ہاتھوں اور ان کے جرم و خیانت کے تیز دھار اسلحوں کا رخ ہر گز وہ سے زیادہ تم عزیزوں کی جانب ہے۔ تم ہی نے اپنی جانفشانی سے نقیب کو کامیاب اور اسلام کو زندہ کیا۔ دشمن چاہتے ہیں کہ تم سے ہی فائدہ اٹھا کر اسلامی مجاہدین کو اکٹھا بھینکیں اور تم لوگوں کو اسلام نیز قوم و وطن کی خدمت کے نام پر، اسلام اور ملت سے الگ کر کے دونوں خونخوار بلا کوں میں سے کسی ایک کے دامن میں پسپادیں اور تقابری قومیت و مسلم نائی اور اپنی سیاسی چالوں سے تمہاری زمختوں اور فداکاریوں کو اکھڑت کر دینا چاہتے ہیں۔

مسلح افواج سے تاکید کے ساتھ میری وصیت ہے کہ پارٹیوں، جماعتوں اور گروہ بندیوں میں حصہ نہ لیجے ہوئے قومی احکام پر عمل کریں، ہی طرح مسلح افواج، انتظامیہ فورس، پسماندہ انقلاب یا عوامی رضا کار فوج یا دیگر مسلح فورس کے افراد، ہرگز کسی بھی پارٹی اور جماعت میں شامل نہ ہوں اور خود کو سیاسی کھیل سے دور رکھیں۔ ساتھ ہی خود کو گروہی اختلافات سے محفوظ اور بچاتے رہیں تب ہی اپنی فوجی قوت کو باقی رکھ سکتے ہیں کی ٹڈیوں پر لازم ہے کہ اپنے زیرِ کمان افراد کو پارٹیوں میں جانے سے روکیں اور چونکہ اس انقلاب کا تعلق پوری قوم سے ہے اس لئے اس کی حفاظت حکومت، ملت اور دفاعی کونسل پر واجب ہے۔

مجلس شورا نے اسلامی کا شرعی اور دینی فریضہ ہے کہ مسلح افواج کے اعلیٰ رتبہ

نہ تیار یا نہ سے نیچے درجے کے افراد، اسلام اور ملک کی مصلحت کے خلاف کوئی کام
 نہ کرنا چاہیے یا پارٹیوں میں شامل ہونا چاہیے تو ان کی مخالفت کریں کیونکہ یہ عمل آپ کو تباہی کی طرف
 لے جائے گا۔ سیاسی حیل میں شامل ہونا چاہیے تو پیچھے ہی مرتلے میں من کی مخالفت کریں اور
 رہبر نینقا دینی کو نسل کا فریضہ ہے کہ پوری قوت سے اس بات کو روکیں تاکہ ملک نقصان
 سے محفوظ رہے۔ میں اس غامض زندگی کے اختتام میں مسلح افواج سے مشفقانہ وصیت
 کرتا ہوں کہ سلام بخود مختاری و حریت پسندی کا واحد مکتب ہے اور خداوند عالم اس کے
 نور ہدایت کے ذریعے سب کو علی انسانیت کی دعوت دیتا ہے۔ اگر آپ آج اس کے
 اندر ہیں تو اس وفاداری میں پائیداری پیدا کریں کیونکہ یہ آپ کو اور آپ کے ملک و قوم
 کو ان طاقتوں کی وابستگی سے نجات داتا ہے جو آپ سب کو پنا غلام بنانا چاہتی ہیں اور آپ
 کے عزیز و قوم کو پس ماندہ اور آپ کے ملک کو اشیائے صرف کی منڈی بنانا چاہتی ہیں ان کی خواہش
 ہے کہ آپ کو ہمیشہ اپنے غلام و تم میں جکڑے رہیں۔ آپ باعزت انسانی زندگی کو چاہے
 وہ مشکلات سے بھری کیوں نہ ہو غیروں کی غلامی پر جس میں ہر قسم کی حیوانی زندگی کی بہو تیس
 فرم ہیں ترجیح دیں اور جان لیں کہ جب تک ترقی یافتہ صنعتی ضرورتوں میں آپ دوسروں
 کے سامنے ہاتھ پھیلانے نہیں لگے اور ان کی غلامی سے نہیں نکلیں گے اس وقت تک آپ
 میں ایجابات و نجات اہیات اور پیش رفت کی قوت نہیں ابھرے گی۔

آپ نے اپنی وطن اور ملی طور پر دیکھا کہ اقتصادی ناکہ بندی کے بعد اس تھوڑے
 سے عرصے میں وہی لوگ جو ہر چیز بنانے سے خود کو عاجز سمجھتے تھے اور کارخانے چلانے
 سے انہیں یوں کیا جا رہا تھا (وہ) اپنی فکر سے کام لے کر فوج تیز کارخانوں کو بہت سی

ضروریات کو رفع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ جنگ، اقتصادی ناکہ بندی اور غیر ملکی ماہرین کا اخراج ایک ایسی تحفہ تھا جس سے ہم فائدہ لے رہے تھے۔ آج اگر حکومت درخت مالیشیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے ایجاد کی راہ میں کوشش کرے تو ایسا ہے کہ ملک خود کفیل ہو جائے گا اور دشمن کے آگے ہاتھ پھیلانے سے نجات مل جائے گی۔

یہاں اس بات کا اضافہ کر دوں کہ یہ ناقابل افکار حقیقت ہے کہ اس قدر مصنوعی پس ماندگی کے بعد ہمیں سیر دینی ملکوں کی بڑی صنعتوں کی ضرورت ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ترقی یافتہ مملو میں دونوں بلاکوں میں سے کسی ایک سے وابستہ ہو جائیں۔

حکومت اور فوج کو چاہئے کہ پابند جہد طالب علموں کو من ممالک میں بھیجیں جو ترقی یافتہ بڑی صنعتوں کے ملک تو ہیں لیکن استوار و استحصال کے جو گز نہیں ہیں اور امریکہ، روس یا ان دیگر ممالک میں جو ان دو بلاکوں کے دستے پر ہیں طالب علم بھیجنے سے پرہیز کریں تا یہ کہ انشاء اللہ ایک دن ایسا آجائے کہ یہ دونوں طاقتیں اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوں اور انسانیت، انسان دوستی نیز دوسروں کے حقوق کے احترام کا راستہ اختیار کریں یا انشاء اللہ مستضعفین عالم، بیدار قومیں اور پابند جہد مسلمین انہیں کیفر کردار تک پہنچادیں۔ پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ خدا کو سہایا ہو۔

۱۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، جرائد، سینما اور تعمیر قوموں، بالخصوص نوجوان نسل کو تباہ و برباد کرنے کا موثر ذریعہ ہیں۔ حالیہ سو سال، بالخصوص اس کی آخری پانچ دہائیوں میں ان وسائل سے اسلام اور خد متحار علماء کے خلاف خوب پروپیگنڈے کئے گئے۔ مشرقی اور مغربی ممالکوں کے پروگراموں کو خوب اچھا لایا۔ بڑی بڑی سلاشیں تیار کی گئیں اور ان ذرائع سے ہر قسم کی

تجملاتی و سرائشی شہادے پر چار کوانے گئے۔ سامراجی عمارتوں، ان کی آرائش و زیبائش، ان کے کھانے پینے کے طور طریقے اور ان کے لباس کے انداز کو خوب رواج دیا گیا چستا پنہر زندگی کے تمام شعبوں میں اسے رچایا بسایا گیا۔ رفتار و گفتار، رہن سہن ہر چیز میں مغرب و مشرق کے طور طریقے کی تقلید کوڑائی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ خوشحال اور متوسط طبقے کی خواتین کے درمیان مغربیت، بڑے فخر کی بات تھی۔ اپنی عام بول چال اور تحریر میں مغربی الفاظ کے استعمال کی کثرت تھی۔ ان الفاظ کا کہنا اکثر لوگوں کے لئے ناممکن بلکہ خود ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں کے لئے بھی مشکل تھا۔

نیلی دیش پر دکھائی جانے والی غلیں مشرق یا مغرب کی پیداوار تھیں جنہوں نے نوجوان عورتوں اور مردوں کو زندگی کے عام راستے، کام کاج، صنعت و پیداوار اور علم و دانش سے ہٹا کر ان کے اندر اپنی ذات اور شخصیت سے بیگانگی اور اپنی نیز اپنے ملک کی ہر چیز اور ثقافت حتیٰ کہ اندر ملی و ثقافتی تعلیقات سے بھی بدظن بنا دیا تھا۔ ہمارے ان گرانقدر آثار میں سے کچھ محض پرست خانوں کے ذریعے مشرق و مغرب کے مہذب و کتب خانوں میں پہنچ چکے ہیں۔ یہی جراثیم کی حالت افسوسناک تھی اور اخلاق سے گھرے تعلقات اور گزشتہ تصویروں سے بھرے تھے نیز اخبارات اپنی ثقافت کے خلاف اور اسلام کی مخالفت میں مضامین شائع کر کے فخر کے ساتھ غلام خصوصاً مؤثر نوجوان طبقے میں تقسیم کرتے اور اس طرح انہیں مغرب یا مشرق کا دلدادہ بناتے تھے۔ ان جراثیم، اخلاقی بد عنوانی کے اڈوں و پیش و نشط کی جگہوں، تھار خانوں اور لٹری کے مراکز، مگنری (Mugger) کی اشیاء، آرائش و زیبائش کے سامان، کھیل کود کے

وسائیل کی دکانوں، شراب خانوں، بالخصوص مغرب سے وارد کی جانے والی اشیاء کی وسیع
پہلے پر ترویج کی جاتی اور پٹرول گیس نیز دیگر زیر زمینی ذخائر کی برآمد کے بدلے میں
گڑبیاں، کھیل کود کے سامان اور آرائشی شیاوہ ایسی قسم کی سیکڑوں چیزیں درآمد کی جاتی
تھیں جن سے ہم جیسے لوگ بے خبر ہیں۔

مگر خدا خواستہ یہ تباہ کن اور پٹو پہلوی حکومت باقی رہتی تو ہمارے بلند اقبالیات
ہو ان جو اسلام و وطن کے مستقبل کا سرمایہ ہیں جن سے ملت کی امیدیں وابستہ ہیں،
خامد حکومت، اس کے ذرائع، بلذخ اور مشرق پرست و مغرب پرست روشن خیالوں کے
شیطان منسوبوں اور سازشوں کے ذریعے قتل اور اسلام کے دامن سے نکل گئے تھے۔ یہ
جوان خود کو یا اخلاقی بد عنوانی کے مرکز میں تباہ و برباد کر دیتے یا عالم غور طاقتوں کے
خدمت گاہ بن کر ملک کو تباہ کر ڈالتے۔

خداوند عالم نے ہم پر اور بن پر رحم کیا اور سب کو ٹیڑوں اور مفسدین کے شر
سے بچایا۔ اب موجودہ و آئندہ کی مجلس شورا نے اسلامی، صدر جمہوریہ اور بعد میں آنے
والے جمہوری مسز لاہوں نگہبان کو نسل، علاقائی کو نسل اور ہر دور کی حکومت سے میری وصیت ہے
کہ ان اخبارات، پریس اور جرائد کو اسلام اور ملک کے مفادات سے منحرف نہ ہونے دیں۔

ہم سب کو معلوم ہونا چاہئے کہ مغربی طرز کی آزادی، نو جوانوں کو گمراہی کی
تباہی کا موجب اور اسلام و عقل کے نزدیک قابل مذمت ہے۔ اسلام میں ملک کے مفاد
اور حققت و پاکدامنی کے خلاف کی جانے والی تشہیرات، مضامین، تقریریں، کتب اور جرائد
حرام ہیں اور ہم سب پر اور تمام مسلمانوں پر ان کی روک تھام واجب ہے۔

مخفیہ انفاق آزادی پر پابندی ہونی چاہئے اور جو چیزیں اسلامی ملک و ملت کے راستے کے خلاف اور اسلامی جمہوریہ کی حیثیت و عظمت کے منافی ہیں اگر انہیں سختی سے نہ دبا جائے تو ہم سب ضرور ہار جائیں گے۔ حزب ملٹی نوجوان اور عوام اگر مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات دیکھیں تو متعلقہ اداروں سے رجوع کریں اور اگر وہ کوتاہی کریں تو خود اپنے تئیں روکنے کی کوشش کریں۔ خداوند عالم سب کا حامی و مددگار ہے۔

ف۔ وہ تنظیمیں، گروہ اور افراد جو عوام، اسلامی جمہوریہ اور اسلام کے خلاف مکررہ عمل میں سب سے پہلے ملک کے اندر اور باہر موجود من کے بیٹوں سے میری وصیت ہے کہ تم لوگوں نے جس طرح سے بھی اقدام کیا، جو سازشیں بھی کیں اور جس ملک کا بھی سفارایں من سب کے طولانی تجسس سے تم کو جو خود کو عالم و مافل سمجھتے ہو معلوم ہونا چاہئے کہ دہشت گردی، ہم کے دھماکے اور بے بنیاد دہے سرد پیر کے مجھوٹے پروپیگنڈوں سے ایک مذکار قوم کو اس کے راستے سے نہیں ہٹایا جاسکتا، کسی بھی حکومت کو من غیر انسانی اور غیر منطقی طریقوں سے اقتدار سے نہیں محروم کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور سے ایرانی قوم جیسی قوم کو جس کے کمین پچوں سے ملے کر من رسیدہ مرد اور بوڑھی عورتیں بھی اسلامی جمہوریہ، قرن مذہب اور مقصد کی راہ میں مذکاری و جاں نشاری کر رہی ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو اور اگر نہیں جانتے ہو تو بہت ہی سادہ لوحی سے سوچتے ہو کیونکہ ملت تمہارے ساتھ نہیں ہے۔ فوج تم لوگوں کی دشمن ہے اور اگر بالفرض فوج اور عوام تمہارے ساتھ اور تمہارے طرفدار تھے بھی تو تمہارے امتحانہ افعال اور مجرمانہ اقدام نے جو تمہاری شر پر انجام پاتے ہیں عوام کو تم سے الگ کر دیا اور تم لوگوں نے سوائے دشمن بندے کے کیا کیا ہے؟

مگر کے ان آخری ایام میں میری تم سے خیر خواہ دوستیت یہ ہے کہ اولاً تم اس طاغوت کے ہاتھوں ستائی ہوئی رنج دیدہ قوم کے ساتھ برسرِ بیکار ہوئے ہو جس نے ڈھائی ہزار سالہ تم شاہی و در کے بعد اپنے بہترین جوانوں اور فرزندوں کو نثار کر کے پہلوی حکومت اور مشرقِ مغرب کے خون آشام مجرموں کے تم سے بھارت حاصل کی ہے !

ایک انسان کا منہیر چاہے وہ کتنا ہی پست اور پلید کیوں نہ ہو اس بات پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ کسی منصب کے حصول کی امید پر اپنے وطن اور قوم کے ساتھ اس طرح پیش آئے اور اس کے چھوٹے بڑے کسی پر بھی رحم نہ کرے ؟

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان بے فائدہ اور غیر عاقلانہ کاموں سے احتد کیجیو، عالمی نشیہ دس کے دھوکے میں نہ آؤ، جہاں بھی ہو، اگر تم نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے تو اپنے وطن اور اسلام کی ساقوش میں واپس آ جاؤ اور تو بہ کر لو کیونکہ خداوند عالم رحمن اور رحیم ہے۔ اور انشاء اللہ اسلامی جمہوریہ اور عوامِ قہار سے ساتھ درگزر سے کام لیں گے اور اگر کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی سزا خداوندِ کریم نے صیق کر دی ہے، اس کے باوجود اسے راستے سے واپس آ جاؤ تو بہ کرنا اور اگر قہار سے اندر بہت ہے تو سزا قبول کر لو اور اپنے اس فعل سے خود کو خدا کے سخت عذاب سے بچاؤ اور اگر یہ بہت نہیں تو جہاں کہیں بھی ہو اپنی زندگی اس سے زیادہ تباہ نہ کرو اور کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جاؤ، یہی میں تمہاری بھلائی سمجھتا ہوں کہ بعد میں لوگوں کے ان ردنی و بیہوشی طرفداروں سے دوستیت کرتا ہوں کہ اس جذبے کے تحت ان لوگوں کے لئے اپنی جوانی تباہ کر رہے ہوں گے نئے اب ثابت ہو چکا ہے کہ عالمِ ارضی ان کے خدمت نگاہ ہیں، ان کے منصوبوں پر عمل کرتے ہیں

ورنہ نافستہ عورت کے باپ میں پھنس گئے ہیں اور تم لوگ کس کے لئے اپنی قوم پر ظلم
 کر رہے ہو؟ تم من کے قریب کا شکار ہو چکے ہو اور اگر یرمن میں ہو تو اپنی سنگموں سے
 دیکھو رہے ہو کہ لاکھوں پرستشیں عوام اسلامی جمہوریہ کے وفادار دریں کے خیر خواہ ہیں
 ورنہ تیار مشاہدہ ہے کہ موجودہ حکومت اور گورنمنٹ جان و دل سے عوام اور غریبوں
 کی خدمت کر رہی ہے، جو لوگ عوامی ہونے اور عوام کے لئے مجاہد و فداکار ہونے کے
 جھوٹے دعویدار ہیں، وہ ضیقِ فدا کی دشمنی پر کہہ سکتے ہیں کہ تم جیسے سادہ لوح لوگ دریں
 سے اپنے مقصد کے حصول یا من، انوں والوں اور بدلوں کے مقاصد کے لئے کھیل رہے ہیں
 ورنہ یہ ملک سے باہر انوں ترانہ پیشہ بروں میں سے کسی ایک کی آغوش میں (جیٹھ کر عیاشی
 ، تفریح میں وقت گزار رہے ہیں یا ملک کے اندر (دہشت گرد اڈوں والے) عیالیں محلوں
 میں بد قسمت مجرمین کی طرح امانت کی ذمہ داری بسر کر رہے ہیں اور تم نوجوانوں کو موت کے منہ
 میں اٹھاتے ہیں۔

ملک کے خار اور بار بار موجود، قوت و توانوں اور جوانوں کو میری مشفقانہ نصیحت ہے
 رنج و زحمت سے، پس آج ہر معاشرے کے محروم لوگوں سے جو جان و دل سے اسلامی
 بنیادیں نہایت کر رہے ہیں مثلاً باؤ، آئینہ، وجود، محنت، ایمان کے سے کام کرو تاکہ ملک
 و قوم معنی خیزان کے شر سے نجات پائے اور سب ایک ساتھ با محنت زندگی گزاریں۔ کیوں اور
 سب تک ایسے لوگوں کے شام سے رہتے رہو گے جو اپنے ذاتی معاشات کے سوا کچھ اور سوچتے
 ہی نہیں، اور بڑی طاقتوں کی آغوش و پناہ میں بیٹھے اپنی ہی قوم سے جنگ کر رہے ہیں اور
 تم لو اپنے انھیں مقاصد اور اقتدار پسندی پر قربان کر رہے ہیں۔ تم نے انقلاب کی کامیابی

کے ان چند برسوں میں دیکھا کہ ان کے دعوے ان کے کردار و عمل کے منافی ہیں۔ یہ دعوے صرف سادہ لوح فوجواؤں کو دام فریب میں پھانسنے کے لئے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ اس وقت کے یل خروشاں کے متعلق میں تہدی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تمہارے کاموں کا نتیجہ خود تمہارے نقصان اور عمر کی تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

چونکہ ہدایت کرنا ہمارا فریضہ تھا وہ ہم نے ادا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اس نصیحت پر جو میری موت کے بعد تم تک پہنچے گی اور اس میں اقتدار پسندی کا کوئی ثابہ نہیں ہے، عمل کرو گے اور خود کو خدا کے سخت عذاب سے نجات دلاؤ گے۔ خداوند متعال تہدی ہدایت فرمائے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے۔

بائیں بازو والوں، جیسے کیونسٹوں، غذائی غنق کے چھاپہ ماروں اور بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والے "سرسے گردہوں سے میری وصیت یہ ہے کہ تم لوگوں نے مکاتیب عالم کی پھان میں گئے بغیر اسلام کے جانے والوں کو چھوڑ کر ایسے نظریے کا کیوں اختیار کر لیا جو دنیا میں دم توڑ رہا ہے؟

تمہیں یہ ہو گیا ہے کہ ایسے نظریے کے مستند ہو گئے جو جو مسلمان تحقیق کے نزدیک پھر ادھ کو کھلا ہے۔ وہ کون سا محرک ہے جس نے تم کو اس پر تک یا ہے کہ اپنے ملک کو روس یا چین کے دامن میں لے جانا چاہتے ہو؟

عوام دوستی کے نام پر اپنی قوم سے جنگ پر کمر بستہ ہو یا غیروں کے قلع میں اپنے ملک اور تمام اسیادہ عوام کے خلاف سازش کر رہے ہو، دیکھ رہے ہو کہ کیونکر کمپینڈیشن ہی سے اس کی طرفدار آسرتیت پسند، مطلق انسان اور اشتہار طلب حکومتیں رہی ہیں۔ کتنی قومیں ہیں کہ

جنہیں عوام کی طرفاری کے علمبرداروں نے سپرد سے روگردانہ رہنے سے شادی۔
 روس میں مسلمان اور غیر مسلمان دونوں قومیں، کمیونسٹ پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ میں
 بہت کم اختیار ہیں اور یہی ہیں اور عالمی ڈکٹیٹروں کے گھٹن سے بھی زیادہ سخت گھٹن میں
 رہنے کی زندگی سے محروم ہو کر زندگی گزار رہی ہیں۔ شان ۱۳۱ "جو اس پارٹی کی نام نہاد
 شناختیوں میں سے تھا، اس کی تدوین، اس کے شکنجے اور اس کی شان و شوکت ہم نے دیکھی
 ہے تاج تہہ کرکھانے والی حکومت کے شکنجے میں جان دے رہے ہو جیکہ روس اور اس کے
 زیر نگین افغانستان جیسے دوسرے چٹا ممالک کے مظلوم عوام میں ہی کمیونسٹوں کے ظلم و ستم
 کا نشانہ بن کر جاں بحق ہو رہے ہیں اور تم لوگ تو عوام کی طرفاری کے دعویدار ہو سیکر
 یہاں کہیں بھی تم لوگ کی رسائی ہوئی وہاں تم نے ظلم کیا، تم ہی لوگوں نے تو اسلی (۱۳۲)
 شہر کے شریف باشندوں پر حملہ کر کے پہاڑ ڈھانے اگر یہ غلط طور پر انہیں اپنا طرفدار
 بتاتے تھے "ان میں سے بہت سے لوگوں کو پہلا پھندا کر عوام اور حکومت سے جنگ کے
 سبب بھی درودہ مارے گئے۔ خون سے جراثیم ہیں جن کا ارتکاب تم نے نہیں کیا ہے؟

محروم عوام کے نام نہاد طرفدارو! تم یرن کے محروم اور مظلوم عوام کو روسی
 آمریت کے حوٹے کرنا چاہتے ہو اور فداقی خلق نیز محروموں کی طرفاری کی آڑ سے کر
 ایسی خیانت کو رہے ہو؟ فرق، متن ہے کہ تودہ پارٹی اور اس کے رفقاء نے کھرا اسلامی
 جمہوریہ کی طرفاری کی نقاب ڈال کر سازشوں میں مصروف ہیں اور دوسری تنظیمیں،
 سب سے، دہشت گردی اور ہم کے دھماکوں کے ذریعے یہ خیانت کر رہی ہیں۔
 تمام پارٹیوں اور تنظیموں سے جو ایسے تو بائیں بازو کے نام سے مشہور ہیں مگر یہ

قرآن و شواہد بتاتے ہیں کہ یہ امر کن کیونسلٹ میں یا وہ تنقیحیں جو مغرب سے فکری توانائی
 حاصل کرتی ہیں۔ یہ وہ گروہ جو گروڈ^(۱۸) اور بلوچ^(۱۹) عوام کی طرفداروں و خود مختاری
 کے نام پر برسرِ سیکار ہیں اور گروڈستان^(۲۰) نیز دوسری جگہوں کے محروم عوام کو ختم کر رہے
 ہیں ورنہ صوبوں میں جمہوری حکومت کے تعمیر نو، اقتصادی، اشتقاقی و تربیتی کاموں میں
 رکاوٹ ڈال رہے ہیں جیسے ڈیموکریٹ^(۲۱) اور کوٹہ^(۲۲) پارٹیاں۔ ان سب سے میری
 وصیت ہے کہ عوام سے ملحق ہو جاؤ، عوام کو اس کا تجربہ ہے کہ ان علاقوں کے مکینوں
 کو بد قسمت بنانے کے علاوہ اب تک تم لوگوں نے کوئی کام نہیں کیا ہے دیہی رستے تو
 بنا بریں خود ان کی، قوم کی اور ان کے علاقوں کی مصیبت میں ہے کہ حکومت اس قدر
 دیں، سرکٹیں، غیروں کی خدمت و رہنے والوں سے خیانت سے، سبزو، زوہدین و وہاں
 کی تعمیر میں لگ جائیں۔ یقین رکھیں کہ اسلام میں کہ برنہ پیشہ مغربیوں نے، "بڑا بڑا شرقی
 ہلاک و خون سے بہت ہے و عوام کی انسانی آزادیوں میں بڑا طے ہے یہی سب سے
 ان مسلمان گروہوں سے جو غلطی سے مغرب یا مشرق میں دفن بھیجے جاتے ہیں۔
 منافقین کی جن کی نیت اب سچا ہو چکی ہے، وہ وہاں کی سب سے زیادہ سزا
 تیرے لوگوں پر من طعن کرتے تھے ان سے تیرے ہی نیت یہ ہے۔ پناہ طلب کرنے والے
 میں، سب سے زیادہ شہادت کا مظاہرہ کرتے ان پناہ طلب کرنے والے میں، ان سے
 سب سے زیادہ شہادت کا مظاہرہ کرتے ان پناہ طلب کرنے والے میں، ان سے
 سب سے زیادہ شہادت کا مظاہرہ کرتے ان پناہ طلب کرنے والے میں، ان سے
 سب سے زیادہ شہادت کا مظاہرہ کرتے ان پناہ طلب کرنے والے میں، ان سے

دار کی افسردہ و غمزہ پارلیمنٹ، مجلس شورائے ملی میں کہا تھا کہ اگر ہمیں ختم ہونا ہی ہے تو اپنے ہاتھوں کیوں ختم ہوں۔

میں بھی سن میں شبید رہ خد کو یاد کرتے ہوئے آپ یوں بھی یوں سے عرض کرتا ہوں کہ مشرق کی سرخ فوج یا مغرب کی سیاہ فوج کے زیر پرچم شاندار مارت کی زندگی گزرنے سے بہتر ہے کہ ہم امریکہ و روس کے مجرمانہ ہاتھوں منور ہستی سے مٹ جائیں اور اپنے خون سے سرخ ہو کر باہزت اور پر خدا کے سامنے جائیں۔ یہ انبیائے کرام، نر مسیحین و بزرگان دین حسین کی سیرت اور راستہ جس پر ہیں چلنا چاہئے۔

ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ اگر قوت چاہے تو آزاد زندگی گزر سکتی ہے اور دنیا کے طاقتور کسی قوم پر اس کے عقیدے کے خلاف کوئی چیز مسلط نہیں کر سکتے۔ افغانستان سے جبرت حاصل کرنا چاہئے۔ گرچہ اس ملک کی غاصب حکومت اور بائیں بازو کی پارٹیاں روس کے ساتھ تھیں اور اب بھی ہیں، مگر اب تک وہ کام کو جگانہ سکیں۔

اس کے علاوہ اب دنیا کی قومیں بیدار ہو چکی ہیں اور اب زیادہ عرصہ نہیں لگے گا کہ یہ بیداری ایک تحریک و انقلاب میں تبدیل ہو جائے گی اور یہ قومیں مشکبہ نگاروں کے تسلط سے نجات حاصل کریں گی۔ آپ اسلامی اصولوں کے پابند مسلمان، دیکھ رہے ہیں کہ مشرق و مغرب سے جذباتی و عصبانی کی برکت سامنے آرہی ہیں۔ مقامی مفکر و دانشور نے کام کرنا شروع کیا اور خود کفیل کی جانب بڑھ رہے ہیں، مشرق و مغرب کے خائن ماہرین ہماری قوم کے لئے جو کام محال بتاتے تھے آج ہماری قوم نے اپنی فکر اور ہمتوں سے نمایاں طور پر انجام دیئے اور انشاء اللہ عویل حصے میں انجام دے گی۔

صدافسوس کہ یہ انقلاب تاخیر سے وقوع پذیر ہوا۔ اور کم از کم محمد رضا کی کثیف جابرانہ حکومت کے داخل ہی میں نہیں آیا، اگر اسی وقت یہ انقلاب آگیا ہوتا تو غارت زدہ ایران اس ایران کے بجائے کچھ اور ہوتا۔

قلعہ کاروں، مقررین، روشن خیالوں، محترمین کو سننے والوں اور کمینہ رکھنے والوں سے میری وصیت یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ اپنا وقت اسلامی جمہوریہ کی مخالفت میں ضائع کریں، اپنی ساری طاقت پارلیمنٹ (مجلس شورائے اسلامی)، حکومت اور تمام دستگزاروں کی بروائی کرنے، برا چاہنے اور بداندیشی میں لگانے اور اپنے سب مل سے ملک کو بڑی طاقتوں کی طرف لے جائیں، ایک ملت خدا سے تنہائی میں اور اگر خدا پر عقیدہ نہیں رکھتے تو اپنے ضمیر سے پوچھیں اور اپنے باطنی جذبے کا جس سے اکثر انسان بے خبر رہتے ہیں جان لیں۔ دیکھیں کہ کس انصاف اور معیار کے تحت آپ محاذوں اور شہروں میں من ٹکڑے ٹکڑے ہونے ہونے والے جوانوں کے خون کو نظر انداز کر رہے ہیں اور جی مت کے ساتھ جو ملکی اور غیر ملکی ٹیڑوں اور سنگروں کے تسلط سے رہائی چاہتی ہے، اس نے اپنی جان اور عزیز فرزندوں کی قیمت پر آزادی و خود مختاری حاصل کی اور ندر کاری و جاں نشاری سے اس کو باقی رکھنا چاہتی ہے، آپ اس قوم سے نفسیاتی جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اختلاف انگیز اور خیانت پسینہ ساز شیئیں کر رہے ہیں اور مستکبروں نیز سنگروں کے لئے راستہ کھول رہے ہیں۔ کیا بہتر نہیں ہے کہ اپنی فکر اور قلم و بیان، وطن کی حفاظت کے لئے اور حکومت، مجلس (شورائے اسلامی) اور ملت کی رہنمائی میں استعمال کریں؟

کیا بہتر نہیں ہوگا کہ اس مظلوم و محروم قوم کی مدد کریں اور اپنی مدد سے اسلامی

حکومت قائم کریں؟ کیا اس مجلس (شورائے اسلامی) صدر جمہوریہ، حکومت اور عدلیہ کو ساقط
 و حکومت سے بدتر سمجھتے ہیں؟ کیا اس سیکس مظلوم قوم پر اس منہی حکومت کے ظلم و ستم
 آپ نے فراموش کر دیئے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اسلامی ملک اس زمانے میں امریکہ کا فوجی
 اڈہ تھا اور اس کے ساتھ ایک نوآبادیات جیسا ملک کیا جاتا تھا۔ پارلیمنٹ سے لے کر حکومت اور فوج
 سب پر اس کا قبضہ تھا۔ ان کے مشیر، مستشار اور ماہرین اس قوم اور اس کے ذخائر کے
 ساتھ کیا کرتے تھے؟ کیا پورے ملک میں فحاشی، عشرت گداں، قمار خانوں، میخانوں،
 شرب کی دکانوں، دھندے، گھڑوں کو فراموش کر چکے ہیں کہ ان سے ہر ایک پوری نسل کو
 تباہ کرنے کا ٹھانڈا میر تھا۔ کیا اس حکومت کے عمل طور پر محض اخلاق، جرائم، اختیارات
 اور ذرائع جراثیم کو آپ بھلا بیٹھے ہیں؟

درب بید غلامی برائیوں کے ان بازاروں کے کوئی آثار نہیں ہیں، چند عداوتوں
 میں یہ چند جوانوں کے جو شاید اکثر ہمنف گردہوں کے اشاروں پر مسلم نیز اسلامی جمہوریہ
 و بدنام کرنے کے نئے خط کام کرتے ہیں اور چند افراد کے جو مقصد فی الارض ہیں اور
 اسلام نیز اسلامی جمہوریہ کے خلاف اٹھتے تھے، اسے جاننے پر آپ بیچ اٹھتے ہیں اور ان لوگوں
 کے ساتھ متحد ہو رہے ہیں جو صراحتاً اسلام کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام کے خلاف جنگ یا
 قلم و زبان کی جنگ کر رہے ہیں جو کہ مسلمانہ جنگ سے بھی بدتر ہے۔ ان کی طرف برادری کا
 ہاتھ بڑھاتے ہیں اور جس توہین کے قتل کو خداوند عالم نے مباح قرار دیا ہے، انہیں اپنی انگلیوں
 کا نور کہتے ہیں؟ جو لوگ ۳۱، ۵، ۱۳۴۱ھ کا سانحہ وجود میں لائے، جنہوں نے
 بے گنہ جوانوں کو زندہ کو بکر کے شہید کیا ان کے ساتھ آپ بیٹھ کر مسمک کہتے ہیں؟ حکومت

مالدار مٹلوں کے لئے مخصوص تھے اور غریبوں نیز محروم لوگوں کو من کا سوں میں سے بہت کم حصہ نصیب ہوتا تھا یا ہوتا ہی نہ تھا اور موجودہ حکومت اور اسلامی ادارے اس محروم گروہ کے لئے دل و جان سے خدمت کر رہے ہیں۔ آپ مومن افراد بھی حکومت کی مدد کریں تا کہ کام جلد انجام پائیں اور خدا کے حضور جہاں بہر حال جائیں گے، اس کے بندوں کی خدمت کے تقویٰ کے ساتھ جائیں۔

(یہاں سے عبارت کا ایک حصہ میرے اہلکاروں نے لکھا گیا ہے)

س۔ ایک چیز جس کے بارے میں دھت اور یاد دہانی ضروری ہے یہ ہے کہ اسلام نہ صرف یہ کہ مظلوم عوام کو محروم کرنے والی سرمایہ داری کا موافق نہیں ہے بلکہ کتب و سنت میں اس کی سخت مذمت بھی کی گئی ہے اور اس کو سماجی انصاف کا مخالف سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ اسلامی نظام حکومت سے بے خبر بعض کچ فہم لوگوں نے اپنی تحریروں اور تحریروں میں ایسا غلطی کر کیا ہے اور آج بھی اس پر باقی ہیں کہ اسلام بے حد صاحب سرمایہ داری اور مالکیت کا طرفدار ہے اور اس میں مہم انہوں نے اسلام کے فوری چہرے کو اپنی کئی فہمی سے چھپانا چاہا ہے اور خود غرضوں نیز اسلام کے دشمنوں کے لئے راہ ہموار کی ہے تاکہ وہ اسلام پر حملہ کریں اور اس کو مغرب کی سرمایہ دارانہ حکومت مثلاً امریکہ اور برطانیہ کی حکومت در مغرب کی دیگر بوٹ کھسوٹ کرنے والی حکومتوں جیسی حکومت سمجھیں۔ اور وہ ان نادانوں کے قول و فعل پر بھروسہ کر کے حقیقی اسلام شناسوں سے رجوع کئے بغیر ذاتی غرض کے تحت یا امتحانہ طور پر اسلام کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔

اسلام کیونکر اور اگر کس قسم، لیکن ازم کے نظام کی مانند نظام حکومت نہیں، جو

فردی ملکیت کے مخالف اور اشتراکیت کے قائل ہیں اور جن میں قدیم ادوار سے اختلاف چلا آ رہا ہے۔ یہ لوگ عورت اور ہم جنسی ملک میں اشتراکیت کے قائل ہیں۔ یہ لوگ آمریت و مطلق العنان نظام حکومت کے علمبردار ہیں۔ اس کے برخلاف اسلام محدود ملکیت و مصرف کو قبول کرتا ہے اور اسے محترم سمجھتا ہے چونکہ اسلام ایک مستقل نظام حکومت ہے اور اگر اس پر صحیح طور پر عمل ہو تو مستند اقتصادیات کے پے پیے گھونٹے لگیں گے اور سماجی انصاف جو ایک مستند حکومت کا لازمہ ہے عملی ہو جائے گا۔

یہاں بھی کچھ لوگ کچھ قسموں اور اسلام کے اقتصادی نظام سے ناواقفیت کی وجہ سے پے گروہ کے ہم خیال ہو گئے ہیں اور جنہوں نے بھی کچھ جگہوں پر بعض آیتوں یا ہنجی بلاغ کے جملوں کا سہارا لے کر اسلام کو مارکس (۱۳۶) اور اس کی مانند افراد کے اخلاقی مکتب کا موافق بتایا ہے۔ اور وہ دیگر آیات اور ہنجی ابلاغ کے جملوں پر توجہ نہ دے کر خود ہرزہ طور پر اپنی ناقص سمجھ کے ساتھ اشتراکی فرقوں کی پیروی کہتے ہیں اور کفر و استبداد، انسانی اقدار کو نظر انداز کرنے والے گھٹن کے، حول اور ایک اقلیتی پارٹی کی جو انسانوں کی کثیر تعداد کے ساتھ بائبروں جیسا سلوک کرتی ہے، حمایت کرتے ہیں۔

مجلس (شورائے اسلامی)، مجاہدین کونسل، کابینہ، صدر جمہوریہ و عدالتی کونسل کے لئے یہی دہشت یہ ہے کہ خداوند عالم کے احکامات کے سامنے تبرسید فرماتے رہیں۔ ورنہ ایہ داری کے خاندانوں اور اشتراکی دیکوسٹ و ممبر میوں کے گھوکھے پردیشوں سے متاثر نہ ہوں۔ و اسلامی دنیوں میں رہنے والی ملکیت اور جائزہ دینوں کا ختم کریں، قوم، زمین داریں باہر دے دے تعمیری سرگرمیاں جاری ہیں و مسرت و ملک کو جو نہیں

یائیں، مٹی و مہاری صنعتوں کو فروغ دیں۔ میں چائے پیسے والوں اور دو لختہ دل سے
و صیت کرتا ہوں کہ اپنی حلال کمائی کو کام میں لگائیں، کھیتوں، دیہاتوں اور کارخانوں
میں تعمیری اور مفید کام انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں، کیونکہ یہ خود ایک
قابل قدر عبادت ہے۔

میں محروم طبقات کی فلاح و بہبود کی کوشش کے لئے سب سے وصیت کرتا ہوں
کیونکہ دنیا و آخرت میں آپ کی بھلائی معاشرے کے ان محروموں کی حالت بہتر بنانے میں
بے جنہوں نے خالص شایہ حکومت اور قبائلی سرداری (جاگیردارانہ نظام) کی تاریخ میں
ریخ و زمیں برداشت کی ہیں۔ کتنا اچھا ہے کہ اللہ ربیعے کے لوگ رضا کارانہ طور پر
جھینٹوں اور جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگوں کے لئے مکان اور آسائش فراہم کریں اور
مصلحت رہیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے اور یہ منصف نہیں ہے کہ ایک تو
بے گھر ہو اور ایک کے پاس کئی غلیٹ ہوں۔

۷۔ ان علماء اور نام نہاد قاذوں کے گروہ کے لئے جو مختلف تحریکات کے
تحت اسلامی جمہوریہ اور اس کے اداروں کی مخالفت کرتے ہیں، ہر وقت اس کا
تحت اٹھانے میں مصروف رہتے ہیں اور سازش کرنے والے مخالفوں اور سیاسی کھلاڑیوں
کی مدد کرتے ہیں نیز بعض اوقات جیسا کہ بتایا جاتا ہے، اس مقصد کے لئے خدا سے
بے خبر سرمایہ داروں سے ملنے والی مہاری رقوات سے بڑی مدد پہنچاتے ہیں۔

میری وصیت یہ ہے کہ آپ لوگوں کو ابھی تک اپنے ان غلط کاموں سے کامیابی
نہیں ہوئی اور بعد میں بھی میرے خیال میں آپ کو کامیابی نہ ہوگی، لہذا بہتر یہ ہے کہ

اگر آپ نے دنیا کی خاطر یہ کام کیا ہے تو ہرگز خدا آپ کو آپ کے سنوس مقصد میں کامیاب ہونے نہیں دے گا۔ ابھی توبہ کرنے کا وقت ہے۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں توبہ کریں اور مظلوم و نیاز مند قوم کے ہم آواز بن جائیں اور اسلامی جمہوریہ کی جو قوم کی قربانیوں سے حاصل ہوئی ہے حمایت کریں کیونکہ دنیا و آخرت کی بھلائی اس میں ہے۔ اگرچہ مجھے امید نہیں ہے کہ آپ توبہ کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ جو لوگ بعض غلطیوں یا بعض فرد گزشتہ کی وجہ سے جو ان سے عذر یا سہوا سرزد ہوتی ہیں جس کا اسلام مخالفت ہے اسے بنیاد بنا کر اسلامی جمہوریہ کے اصول اور اس کی حکومت کی سنت مخالفت کرتے ہیں اور خدا کی خاطر اس کا تختہ اٹھنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں من کے نزدیک جمہوریہ بادشاہی حکومت سے بدتر یا اس جیسی ہے! وہ لوگ تختہ سے دل سے تنہائیوں میں سوچیں اور انصاف سے سابق حکومت اور نظام حکومت سے مقابلہ کریں۔

اس پر بھی توجہ دی کہ دنیا کے انقلابوں میں ہرج و مرج، غلطیوں اور موقع پرستیوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے اور اگر آپ اس (اسلامی) جمہوریہ کی مشکلات کو مد نظر رکھیں، اس کے خلاف کئے جانے والے جھوٹے پروپیگنڈوں، ملک کے اندر اور ملک کے باہر کے مستحارہ حملوں، اسلام اور اسلامی حکومت سے قوم کو ناراض کرنے کیلئے تمام سرکاری اداروں میں کچھ مفسدوں اور مخالفین اسلام کی گھس پیٹھ، اکثر یا بہت سے ملازمین کی ناجائز بھرتی یا ان افراد کی جانب سے غلط پروپیگنڈے جنہیں کافی مقدار میں ناجائز فائدے حاصل نہیں ہو سکے یا ان کے فائدے کم ہو گئے ہیں بڑی تائید کی غایاں کی،

کہ توڑ دیتے وہی اقتصادی مشکلات، لاکھوں ملازمین کی اصلاح اور ان کی بچش کی عظیم مسئلہ، ماہر و صلح لوگوں کی کمی اور اس جیسی دسیوں مشکلات کو پیش نظر رکھیں تو مخالفت کی وجہ باقی نہیں رہتی کیونکہ جب تک انسان میدانِ عمل میں نہیں آتا ان چیزوں سے بے خبر رہتا ہے۔

یہی نہیں اس کے علاوہ ملکیت پرست، غرضمند اور بڑے سرمایہ دار اشخاص کی طرف سے لادی جانے والی مشکلات کے ذریعے جو سود خوری (۱۲۶) نفع پرستی، زرمبادلہ کو ملک سے باہر سے جانے، ناقابلِ تعلق مددگاروں فوٹی، اسمگلنگ اور ذبیحہ اندوزی وغیرہ پر مشتمل ہیں، معاشرے کے غریب اور محروم حوام پر دباؤ ڈال کر معاشرے کو تباہ کر رہے ہیں یہی لوگ آپ حضرات کے پاس دھوکہ دہی اور شکایت کے نئے آتے ہیں اور بعض اوقات اپنے آپ کو خالص مسلمان ثابت کرنے کے لئے ہم (۱۲۸) کے عنوان سے کچھ رقم بھی دیتے ہیں۔ مگر کچھ کے آنسو بہاتے ہیں اور آپ کو غصہ دلا کر (حکومت کی) مخالفت پر اکساتے ہیں میں سے بہت سے ناجائز فائدوں کے ذریعے لوگوں کا خون چوستے ہیں اور ملک کی اقتصادیات کو تباہ کرتے ہیں۔

میں انکساری کے ساتھ براہِ ذرا نصیحت کرتا ہوں کہ آپ حضرات اس قسم کی افواہوں سے متاثر نہ ہوں اور خدا فیض تحفظ اسلام کے لئے اس (اسلامی) جمہوریہ کی مدد کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ اگر اس جمہوریہ کو شکست ہوگئی تو اس کی جگہ حضرت بعیتہ مشدوحی خدایہ کی پسند یا آپ حضرات کے اسکامات کی پابند حکومت دجو میں نہیں آئے گی بلکہ طاقتور دو جاکوں میں سے ایک کی پسند کی حکومت قائم ہو جائے گی اور دنیا کے محروم لوگ جو

سودہ در سودی حکومت سے توقع رکھے ہوئے ہیں، اس سے دیوس ہو جائیں گے اور سودہ ہمیشہ کے لئے گوشہ نشین ہو جائے گا پھر آپ اس روز اپنے علم پر مشہور ہوں گے سین وقت گزر چکا ہوگا اور اس وقت پشیمانی بے سود ہوگی۔

مگر آپ حضرات کو یہ توقع ہے کہ راتوں رات تمام سودہ، سودہ و سودہ و سودہ کے حکامات کے مطابق بدل جائیں گے تو (یہ آپ کی بھوں سے درپوشی نسبتی تاریخ میں یہ معجزہ نہیں رونما ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

سب روز جب انشاء اللہ نصیب کئی، امام زمانہ حضور فرمائیں گے تو آپ یہ خیال نہ کریں کہ کوئی معجزہ رونما ہوگا اور دنیا کی ایک دن میں صدمہ ہو جائے گی بلکہ گوشہ نشینوں و مذکورہ یوں سے گمراہوں کی سرکوبی ہوگی پھر کہیں نہ رہے گوشہ نشین رہ گئے۔ اگر بعض مغرور عام لوگوں کے نظریے کے مطابق آپ کا نظریہ یہ ہے کہ امام زمانہ کے حضور کے لئے کفر و غلو کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہئے تو یہ پڑھ کر ہنس جائے۔ انھوں نے حکامات فرما دیے ہیں تو اس قدر اکتفا ورتائے ہیں۔
 ایضاً، حقیقت: ۱۲۹

ف یہ کہ مسلمانوں و دنیا کے مستغنیوں سے زیادہ اہمیت یہ ہے کہ آپ دنیا میں رہیں، ورنہ دنیا کی اہمیت آپ سے جدا ہو جائے گی۔
 یہاں تک کہ آپ دنیا میں رہیں، ورنہ دنیا کی اہمیت آپ سے جدا ہو جائے گی۔
 یہاں تک کہ آپ دنیا میں رہیں، ورنہ دنیا کی اہمیت آپ سے جدا ہو جائے گی۔

ولی بڑی طاقتوں کے قدم بتدریج تمام اسلامی ممالک اور دوسرے چھوٹے ملکوں
 میں پسپے ہیں۔ تاریخی صفحات بھی ہیں یہی بتاتے ہیں کہ ان ممالک پر حکمران حکومتوں
 میں سے کوئی بھی اپنی قوم کی آزادی، خود مختاری اور آسائش کی فکر میں نہ تھی اور
 نہ آج ہے بلکہ ان کی بھاری اکثریت نے یا تو اپنی قوم پر ظلم و ستم کیا ہے اور ان کو
 گھٹن کے ماحول میں رکھا ہے اور اگر کچھ کی بھی ہے تو ذاتی مفادات کو مد نظر رکھتے
 ہوئے یا ایک گروہ کے مفادات کی خاطر یا مالدار اوسپنے طبقے کی آسائش کے سبب
 جھگڑیوں اور جھوٹپٹریوں میں رہنے والے مظلوم عوام زندگی کی تمام نعمتوں سے محروم
 رہے حتیٰ کہ پانی، روٹی اور قوت لایوت سے بھی محروم ہیں اور (یہ حکومتیں) ان باتوں
 کو مالدار و عیاش طبقے کے مفادات کے لئے استعمال کر رہی ہیں یا پھر یہ کہ وہ بڑی
 طاقتوں کی ہتھوڑیں جنہوں نے ممالک اور اقوام کو وابستہ بنانے کے لئے اپنی پوری
 قوت صرف کی ہے۔ انہوں نے مختلف بیانون سے اپنے ممالک کو مشرق و مغرب کا
 بازار بنا دیا ہے، سامراج کے مفادات کو پورا کیا ہے اور اپنی قوم کو پس ماندہ اور شیاے
 صرف کا استعمال کرنے والا بنا دیا ہے اور اس وقت بھی یہی منصوبے کے تحت
 کام کر رہی ہیں۔

اے مستضعفین عالم!۔ اے اسلامی ممالک اور دنیا کے مسلمانو! تم
 اٹھ کھڑے ہو اور اپنے حق کو اپنے زور بازو سے حاصل کرو اور بڑی طاقتوں اور
 ان کے عقد بگوشوں کے تشہیراتی شور و غل سے نہ ڈرو۔ مجرم حکام کو جو تمہاری
 محنت کے پھل کو تہہ دار اور عزیز اسلام کے دشمنوں کے حوالے کرتے ہیں، اپنے ملک

سے بھگا دو۔ پابند عہد خدمت گزار بننے کے ساتھ ساتھ کو تم لوگ خود ملک کے تقاضے کو اپنے ہاتھ میں لے لو اور اسلام کے سر بلند پرچم کے نیچے جمع ہو کر اسلام و تہذیب و انسانوں کے دشمنوں کا مقابلہ کرو، آزاد اور خود مختار جمہوریتوں کے ساتھ ایک سلامتی حکومت کی جانب آگے بڑھو کیونکہ گریہ کرنا تو دنیا کے تمام سامراجیوں کو ٹھکانے لگا سکتے ہو اور اس طرح تمام مستضعفین تک زمین کی مامت و درخت پہنچ جائے گی۔ اس روز کی امید کے ساتھ جس کا خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے۔

۷۔ اس وصیت نامے کے اختتام پر ایران کے شریف مومنانے ایک بار پھر وصیت کرتے ہیں کہ مقصد جس قدر اہم و عظیم ہوگا دنیا کی رحمتوں، تکلیفوں، فداکاریوں، جان نثاریوں اور محرومیوں کا سامنا بھی اسی اعتبار سے کرنا ہوگا جس مقصد کے لئے آپ شریف اور مجاہد قوم اٹھ کھڑی ہوئی ہیں یا آج اس کے لئے کوشاں ہیں، اس کی حفاظت کے لئے جان و مال کو منشاء کر رہی ہیں، وہ بالآخر، در ترین و سب سے زیادہ قابل قدر مقصد ہے اور یہ مقصد ہے جسے آغاز کائنات سے پیش کیا گیا ہے اور یہ تک پیش کیا جاتا رہے گا۔ اور وہ ہے اپنے وسیع مغایم کے ساتھ کتبیت، نبوت اور اس کے رفیع پہلوؤں کے ساتھ نظریہ توحید جس کی تخلیق کی بنیاد اور اس کا مقصد وجود کی وسعت اور غیب و شہود کے درجات و مراتب میں ہے۔ اور وہ کتب محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں تمام مغایم، درجات اور پہلوؤں کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے اور تمام انبیائے علیہم السلام مدد و اولیائے کرام سلام اللہ علیہم کی کوششیں اس کو جان عمل پہناتا رہی ہے اور اس مطلق تیز رفتاری

جلد و جمال تک رسائی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خاکوں کو
 مخلوقوں پر درمن سے بالاتر شرف وطا کیا ہے اور اس راہ میں سیر و سلوک
 سے جو کچھ خاکوں کو حاصل ہوتا ہے تمام آشکارا اور پوشیدہ خلقت میں کسی
 بھی مخلوق کو حاصل نہیں ہوا ہے۔

اے ملت مجاہد! آپ ایسے پرچم کے نیچے چل رہی ہیں جو تمام آدمی
 و مسنوی دنیا پر ہزار ہے۔ اب آپ اسے پائیں یا نہ پائیں (آپ کا مقدر ہے)
 آپ اس راہ پر گامزن ہیں جو تمام انبیاء طہیم السلام کا واحد راستہ ہے اور سعادت
 مطلق کی واحد راہ ہے۔ اس جذبے کے تحت تمام اوسیار اس کی راہ میں شہادت
 سے ہم کوش ہوتے ہیں اور شہادت کو شہد سے زیادہ شیریں سمجھتے ہیں۔ آپ
 کے جوانوں نے محاذوں پر اس کا ایک گھونٹ پیسا ہے اور وہ وجد میں آگئے
 ہیں۔ یہ ان کی ماں، بہنوں، باپ اور بھائیوں میں منتہی ہے۔

اور حق تو یہ ہے کہ ہم کہیں :

يَا لَيْسَتَا لَنَا مَعَكُمْ فَتَقُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا (۱۳۸)

مبارک ہو ان کے لئے وہ نسیم دل آراء اور وہ دلولہ انگیز جلوہ۔ ہمیں
 معلوم ہونا چاہئے کہ اس جلوسے کا ایک پہلو جھلٹے کھیتوں، جاں فرسا فیکٹریوں،
 درشاپوں، صنعت، اختراعات اور ایجادات کے مرکز، قوم کی کثرت، بازوؤں
 سڑکوں، دیہاتوں اور تمام نٹوں میں جو اسلام، اسلامی جمہوریہ اور ملک کی ترقی و
 خود کفیلی کے لئے خدمت میں مشغول و مصروف ہیں۔ جلوہ گر ہے۔

جب تک معاشرے میں تعاون اور ذمہ داری کا یہ جذبہ باقی ہے نشانہ
تعالیٰ ہمارے ملک زمانے کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔

بحمد اللہ تعالیٰ دینی مراکز، یونیورسٹیاں اور تعلیم و تربیت کے مراکز کے جو بن
ہیں فیضی و غذائی خوشبو سے لطف اندوز ہیں اور یہ مراکز کھل دہر پر ان کے
اختیار میں ہیں اور خدا سے امید ہے کہ وہ ان کو تخریب کاروں اور منحرف لوگوں
سے محفوظ رکھے گا۔

سب کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ خداوند عالم کی یاد کے ساتھ خود شناسی
خود کنفیسی اور ہر اعتبار سے استقلال کی جانب آگے بڑھیں اور بلا شک خدا کی
مدد آپ کے ہمراہ ہے، بشرطیکہ آپ اس کی خدمت کریں اور اسلامی ممالک کی
ترقی و سر بلندی کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون جاری رکھیں!

میں اپنی عزت و قوم میں جو بیداری، ہوشیاری، وفاداری، خداکاری اور
راہ حق میں جذبہ پامردی و استقامت دیکھ رہا ہوں، توقع رکھتا ہوں کہ خداوند عالم کے
فضل سے یہ انسانی معاہدہ قوم کے احوال تک منتقل ہوں گے اور نسل در نسل
ان میں اضافہ ہی ہوگا۔

میں پُر سکون دل، مطمئن قلب، شادیں روح اور فضلِ الہی کے آرزو مند
ضمیر کے ساتھ اپنے تمام بھائی بہنوں کی خدمت سے رخصت ہو کر، بدی مقام کی
طرف سفر کر رہا ہوں جہاں مجھے آپ کی دعائے خیر کی محنت ضرورت ہے۔

خدا سے رحمت و رحیم سے التجا ہے کہ وہ اس راہ میں میری کوتاہیوں، غامیوں

اور انہوشوں کو درگزر فرمانے اور قوم سے امید ہے کہ ان کے سلسلے میں مجھ سے جو کوتاہی ہوئی ہے اسے معاف فرمائے گی اور عزم مصیبت کے ساتھ آگے بڑھتی رہے گی۔

ن کو معلوم ہونا چاہئے کہ یک خدمت گزار کے پٹے جانے سے قوم کی فولادی دیوار میں رخنہ پیدا نہیں ہوگا کیونکہ اعلیٰ و بالاتر خدمت گزار مشغول و مصروف خدمت ہیں۔ اللہ اس قوم اور مظلومین جہاں کا نگہبان ہے۔

والسلام علیکم وعلیٰ عبادی اللہ الصالحین ورحمت اللہ وبرکاتہ۔

روح اللہ الموسویٰ الخلیفی

یکم جمادی الاول ۱۳۰۳ھ ہجری قمری
۲۶ بہمن ۱۳۶۱ھ ہجری شمسی

بسمِ تعالیٰ

اس دعیت کے کویرے موت کے بدحوام کے نے
 احمد غنیمت ^(۳۶) پر صبر اور اگر نہیں کوئے مذہب تو مسترد
 صدر مہوریا (جلوس) شوالے اسلامی کے مسترد اپیکر یا
 ملک کے محترم پیٹھ جسٹس اس وقت کوئے
 کریم اور اگر یہ بھی مسترد ہوئے تو نگہانے (کوئے)
 کے محترم فقہاء میں سے کوئے اس وقت کوئے کرے۔

واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ

پیش لفظ کے ساتھ ۲۹ صفحات پر مشتمل وصیت نامہ کے
ذیل میں چند باتوں کی یاد دہانی کرا دوں۔

(۱)

اس وقت جبکہ میں موجود ہوں، حقیقت سے عاری بعض باتیں
مجھ سے منسوب کی جا رہی ہیں اور ممکن ہے کہ میرے بعد اس میں اضافہ
ہو جائے۔ لہذا عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ مجھ سے منسوب کیا گیا ہے یا کیا
جا رہا ہے وہ قابل تصدیق نہیں ہے۔ مگر یہ کہ ماہرین کی تصدیق کے ساتھ
میری آواز یا تحریر اور سیسے محفوظ ہوں یا میں نے اسلامی جمہوریہ (ایران)
کے شیڈیوٹین پر کچھ کہا ہو۔

(۲)

کچھ لوگوں نے میری حیات میں دعوئی کیا ہے کہ وہ میرے پیغامات
کہتے تھے۔ میں اس بات کی سخت تردید کرتا ہوں۔ ابھی تک کسی بھی انسان
کو خود میرے علاوہ کسی نے تیار نہیں کیا ہے۔

(۲)

بعض لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ میرا پیرس کا سفر ان کے ذریعے انجام پایا ہے۔ یہ مجھوٹ ہے۔ جب مجھے کویت سے واپس کر دیا گیا تو احمد (۱۳۱) (تہنیتی) کے مشورے سے پیرس کا انتخاب کیا۔ کیونکہ اسلامی ممالک میں اجازت ملنے کا امکان تھا چونکہ وہ شاہ کے زیر اثر تھے لیکن پیرس میں یہ احتمال نہ تھا۔

(۳)

میں نے تحریک اور انقلاب کے دوران بعض افراد کے فریب اور اسلام نہائی کی خاطر ان کی تعریف و توصیف کی ہے۔ لیکن بعد میں سمجھا کہ میں ان کی دغا بازی کے دھوکے میں بیگیا۔ یہ تعریفیں اس وجہ سے تھیں کہ یہ لوگ خود کو اسلامی جمہوریہ کا پابند عہد اور وفادار ثابت کرتے تھے لہذا ان باتوں سے غلط فائدہ نہیں اٹھایا جانا چاہئے۔ ہر شخص کی کسوٹی اس کی موجودہ حالت ہے۔

روح اللہ المہدیؑ العینیؑ

بنا به رسم پخته و در هر روز سه مرتبه بخورید

۱۱) یک گرم در پخته و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

این سه مرتبه که در هر روز سه مرتبه بخورید و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

۱۲) نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

۱۳) نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

۱۴) نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب و نیم گرم در آب

تعلیقات

وصیت نامے میں درج اصطلاحات و مفاہیم کی شرح

حواشی، تعلیقات و توضیحات

حدیث شریفین :-

حدیث شریفین میں سرورِ ترین امامیہ میں سے ہے جس کو بہت سے اصحاب پیغمبرؐ نے و تر کے ساتھ نقل کیا ہے اور خود اہلسنت کے ذریعے اس حدیث کے ذکر کے باعث کثرتِ حیرت انگیز ہے۔ اس حدیث اور اس قسم کی دیگر حدیثوں سے چند اہم مطالب استنباط کئے جا سکتے ہیں :-

(الف) چونکہ قرآن قیامت تک لوگوں کے درمیان باقی رہے گا، مقررۃً رسولؐ بھی قیامت تک باقی رہے گی یعنی کوئی بھی زمانہ امام اور حقیقی قائد سے خالی نہیں رہے گا۔

اب پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو عظیم امانتوں کے ذریعے مسلمانوں کی تمام علمی اور دینی ضروریات کو فرہم کر دیا اور اپنے اہلبیتؑ کو مسلمانوں کے لئے علم و دانش کا مرجع اعلان کیا۔

(ج) کسی مسلمان کو بھی یہ حق نہیں کہ اپنے آپ کو من کی رہنمائیوں اور ہدایتوں کے دائرے سے خارج کرے۔

(د) عوام کی دینی ضروریات اور تمام ضروری علومِ اہلبیتؑ کے پاس موجود ہیں۔

(ه) اگر لوگ اہلبیتؑ کی اطاعت کریں اور من کے اقوال کا مبارک اسیر نہ مگر وہ نہیں ہوں گے۔

محمد باقری قزوینی

فردیہ کے نام سے مراد وہ بات ہے جو
ہمیشہ کی یہ بات ہے کہ کوئی شخص نہ ہو جسے
یہ بات کی تشریح کریں پروردگار کے نام سے
صفتوں کے ہیں کہ ہر گز ان کے پروردگار جیسے یہ
نہیں کہ وہ بات کہ تیرے کے لیے ہیں کہ وہ بات
ہو جس کے ہر گز سے نہ ہو کہ وہ بات ہے

تقریباً شبہ ہے یہ بات کہ وہ بات ہے
یہ شخصوں کے لیے ہے کہ وہ بات ہے کہ وہ بات ہے
یہ بات ہے کہ وہ بات ہے کہ وہ بات ہے

یہ بات ہے کہ وہ بات ہے کہ وہ بات ہے
یہ بات ہے کہ وہ بات ہے کہ وہ بات ہے
یہ بات ہے کہ وہ بات ہے کہ وہ بات ہے

۱۲۱۲ھ

تعلق رکھتی ہے، فلسفہ پند دنیاؤں کے وجود کو ثابت کرتا ہے۔ ان دنیاؤں میں سے وہ جو انسان
 شکوں سے دیکھ کر دیکھ کر حیران ہو کر رہتا ہے اور جس کے وجود کو ثابت کیا جاسکتا ہے،
 عالم قدرت ہے اور اس کو ملک سے تعبیر کیا گیا ہے۔
 (۶) ملکوتِ اعلیٰ ..

فلاسفہ ایک سی دنیا کے وجود کی ضرورت پر استدلال کرتے ہیں جو عالم قدرتِ اعلیٰ اور
 عالمِ الوہیت (خدا) کے درمیانی فاصلے میں واقع ہے۔ یہ دنیا جو مادہ، زمان اور مکان سے مجزوا اور
 الگ ہے، اس کو مطلق طور پر عالمِ ملکوت (فرشتوں کا عالم) کہتے ہیں۔
 فلاسفہ اور علماء کے نقطہ نگاہ سے جس کی واضح اسلامی عبارتیں بھی تصدیق کرتی ہیں،
 ملکوت کے دو درجے پائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ اور پچھلا درجہ۔ انہوں نے اعلیٰ درجہ کو ملکوتِ
 اعلیٰ بتایا ہے اور اس کو (انسانی) عقل کے پیدا ہونے کی دنیا سمجھتے ہیں۔ پچھلے درجہ کو ملکوتِ
 سفلی بتایا ہے اور اس کو عالم مثال (خیال انسان) جانتے ہیں۔
 (۷) لاہوت ..

ایک اور دنیا جو انسان کے لئے دلیل اور برہان کی شکل سے ثابت ہے وہ عالمِ الوہیت
 ہے یعنی خدا کی ذات مقدس جس میں تمام صفاتِ کمال جمع ہیں، پروردگار کی ذات خود اکیلے ہی ایک
 عالم ہے اور عظیم ترین عالم ہی ہے یعنی اس کی ذات حق تمام دنیاؤں پر محیط ہے اور موجودات کا ایک
 ذرہ بھی اس کے احاطے سے خارج نہیں ہے۔ اس عالم کو اصطلاح میں "لاہوت" کہا جاتا ہے
 (۸) ثقلِ اکبر ..

جیسا کہ حدیثِ ثقلین اور مفسرین و محدثین کی توضیحات سے معلوم ہوتا ہے، "ثقل

۹۱
اکبرؒ دہی قرن کریم ہے۔

(۹) ثقل کبیرہ۔

ثقلین کے مفہوم سے متعلق ماخذ کے متعلق ثقل کبیرہ عزت سے تھوڑا دور نہ جڑا ہے۔

(۱۰) طاغوتیوں۔

د غوثی، طاغوت کے پیروکاروں کے مفہوم میں ہے۔

طاغوت، قرن کریم میں آٹھ بار استعمال ہوا ہے۔ د غوث سے پہلے قبیلہ قریش

کے ایک بت کا نام تھا اور شیطان کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کثر مفسرین کا قول ہے کہ

لفظ طاغوت ہر بت اور ہر چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے جو انسان کو نیکی سے روکنے

اور منکارت دگرہی کی جانب سے جاسے۔ طاغوت کو نیکیوں اور حق کے خوف معین اور سرکشی

کرنے والا بھی بتایا گیا ہے۔

(۱۱) حوض۔

منہ میں حوض وہ آب گیر یا گڑھا ہے جو زمین میں پانی کو جمع رکھنے کے لئے بنایا جاتا

ہے، دینی مدارف میں لفظ حوض عام طور پر کوثر کے ساتھ اور حوض کوثر کی شکل میں تہہ ہوا ہر

بیت یا محشر میں ایک نہر ہے۔ امام خمینی قدس سرہ کے لفظ نگاہ سے حوض کی تفسیر یہ خودی حقیقت

ہے۔ جن کو انہوں نے وحدت سے کثرت کے ملنے کی جگہ سے تفسیر کیا ہے یعنی جس طرح کہ مختلف

نہروں حوض میں پہنچ کر متحد ہو جاتی ہیں، اسی طرح عالم آخرت میں قرن اور عزت بھی ایک دوسرے

سے مل کر ایک ہو جائیں گے۔

(۱۲) وحدت سے کثرت کے ملنے کا مقام۔

فلسفہ میں کثرت مخلوقات اور عالم ہستی کی مختلف اشیاء کے خواہ وہ مادی ہوں یا طیراتی
سلسلہ مراتب کے منبوم میں ہے اور وحدت وہی ذات الہی ہے جو کائنات کی تمام مخلوقات اور موجودات
کا ببار اور سرچشمہ ہے۔ اس وحدت کے ساتھ وحدت سے کثرت کے ملنے کا مقام وہ اخروی مقام اور
مرتبہ ہے جو کثرت سے اوپر اور وحدت کے نیچے قرار پاتا ہے اور ابتدائے خلقت میں وحدت سے کثرت
کے صادر ہونے اور دنیا کے خاتمے پر کثرت کے وحدت کی جانب لوٹنے کا ذریعہ ہے۔

(۱۳) حدیث :-

لفظ میں لفظ "حدیث" سننے، آواز اور جہد کے معنی میں نیز قول اور خبر کے معنی میں
آیا ہے۔ دینی علوم میں روایات اور اقوال میں ہے جو پیغمبر اسلام اور ائمہ مطہرین اسلام سے
نقل کئے گئے ہوں۔

(۱۴) اہلسنت :-

رسول اللہ کی رحلت کے بعد من کے حقیقی ہاشمین اور ائمہ اسلامیہ کی قیادت کا مسئلہ
اس بات کا سبب بنا کہ مسلمان دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک گروہ وہ تھا جو حضرت علیؑ اور
ائمہ اطہارؑ کا پیروکار تھا اور خلافت کو حضرت علیؑ اور ان کے خاندان کا حق جانتا تھا اور دوسرا
گروہ اس عقیدے کا حامل نہ تھا۔ پہلے گروہ کو شیعوں اور دوسرے کو اہلسنت یا سنی کہتے ہیں۔
اہلسنت چار کتاب میں حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی میں تقسیم ہوتے ہیں۔

(۱۵) صحاح ستہ :-

دفت میں صحاح "حقیقی اور صحیح" کے معنی میں اور صحیح کی جمع ہے۔ لہذا صحاح ستہ چھ صحیح کتابوں کے مضموم میں ہے جن کو معائنۃ الجہت نے حدیث کی تمام کتابوں میں سے انتخاب کیا ہے اور ان کو احکامات، عقائد، تفسیر اور اسلام کے ابتدائی دور کی تاریخ کے ایک حصے کے مستند اور استخراج کے لئے اپنے مراجعات کی اساس اور بنیاد قرار دیا ہے۔ یہ کتب درج ذیل ہیں :-
 الف، صحیح بخاری تالیف محمد بن اسماعیل بخاری متولد ۱۹۶ ہجری قمری ۸۴۱ عیسوی متوفی ۲۵۶ ہجری قمری (۸۶۹ عیسوی)

(ب) صحیح مسلم تالیف مسلم بن حجاج نیشاپوری معروف بقشیری متولد ۲۰۶ ہجری قمری ۸۲۱ عیسوی متوفی ۲۶۲ ہجری قمری (۸۶۹ عیسوی)

(ج) سنن ابن ماجہ تالیف محمد بن یزید بن ماجہ متوفی ۲۴۳ ہجری قمری (۸۵۶ عیسوی)

(د) سنن ابی داؤد تالیف ابی داؤد سجستانی سیمان بن داؤد متوفی ۲۴۵ ہجری قمری (۸۵۸ عیسوی)

(ه) جامع ترمذی تالیف ترمذی محمد بن عیسیٰ بن سعدہ متوفی ۲۴۹ ہجری قمری (۸۶۲ عیسوی)

(و) سنن نسائی تالیف احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ ہجری قمری (۹۱۵ عیسوی)

(۱۶) حضرت علی (علیہ السلام) :-

شیعیان عالم کے پیے پیشوا اور امام حضرت علی علیہ السلام ۶۰۰ عیسوی میں پیدا ہوئے ان کی والدہ حضرت فاطمہؓ اور ان کے والد رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابوطالبؓ تھے۔ وہ چھ سال کی عمر سے رسول اللہؐ کے گھر میں بڑھے ہوئے۔ وہ اسلام لاتے وقت پہلے شخص تھے اور انہوں نے رسول اللہؐ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے اپنی دعوت کے آغاز میں جب خدا کے حکم پر اپنے اعزاء و اقارب کو دعوت اسلام دے رہے تھے تو ان کے اہتمام میں فرمایا "تم لوگوں میں سے جو بھی سب سے پہلے میرے دین پر ایمان لائے وہ میرے بعد میرے جانشین ہو گا"۔ یہ نبیؐ نے سب سے پہلے کو تین بار دہرایا اور تینوں بار صرف حضرت علیؑ نے ایمان لائے کا اظہار کیا۔ حضرت علیؑ نے ہجرت کی رات کو قریش کی سازش کے باوجود رسول اللہؐ کے بستر پر لیٹ کر پیغمبرؐ سے اپنی وفاداری کو ثابت کیا۔ رسول اللہؐ نے ان کو اپنا بھائی بنایا اور آخری حج سے واپس کے وقت قدیر نامی جنگ پر ان کو اپنے بعد مسلمانوں کا سرپرست اور دوسرا سربراہ مقرر کیا۔ وہ تنہائی کے دنوں میں رسولؐ کے مونس و ہدم اور سختیوں نیز خطرات میں ان کے یار رہے۔ رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد حضرت علیؑ کچھ وجوہات کی بنا پر تقریباً ۲۵ سال تک حکومت کے انتظام، نظام و رقیات سے دار رہے۔ اس مدت کے دوران صرف نگرانی سے دھار پر انوفات کی رک تھام کر رہے۔ خلیفہ سوم کے قتل کے بعد صحابہ اور کچھ لوگوں نے ان سے بیعت کی اور ان کو خلیفہ انتخاب کیا۔ ان کی حکومت تقریباً چار سال اور نو مہینے تک رہی حضرت علیؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کو جو رسول اللہؐ کے بعد وجود میں لائی تھی ان میں پہلی شکل میں نوا دیا۔ مخالف افراد نے ان کے مخالفانہ خطرات میں پڑ گئے تھے ہر طرف سے علم مخالفت بلند کیا اور خلیفہ سوم کی خوشنواہی و رخصت سے بدلنے سے خویش خانہ بنائیں برپا کیں جو حضرت علیؑ کے لیے جسے جلاوت میں جاری رہیں۔ سرانجام پیغمبر اسلامؐ کے بعد تاریخ کی سب سے شان سبکی کو محراب عبادت میں شہید کر دیا گیا۔

حضرت علیؑ کی شخصیت کے بارے میں گفتگو بہت مشکل کام ہے۔ انہوں نے اللہ کے دین کی راہ میں جان بازی اور خداکاری سے ایک لمحہ بھی غفلت نہیں کی۔ ان کے چھوٹے سے کچھ مکان میں حسن و حسین علیہما السلام اور زینب علیہا السلام بیٹھے

فرزندوں نے پرورش پائی کہ جنہوں نے تاریخ میں ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔ زمانے کے
فہمت کہے میں انسانیت کی شعلِ فروزاں کو اٹھایا ہے اور حقیقت پسند انسانوں کے
مقتدا اور مشوا کا کردار ادا کیا ہے۔

(۱۷) کشف تمام محمدی۔

کشف تمام محمدی، حضرت محمدؐ کے لئے قرآن مجید کے تمام حقائق کا آشکارا ہونا ہے۔
اس طرح کشف تمام محمدی نزولِ قرآن کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جس میں قرآن حضرت
رسول اکرمؐ کے دل پر نازل ہوا۔ قرآنی حقائق کے انکشاف کا یہ مرتبہ اور ایک عقلی نہیں بلکہ
مشاہدے کا معاملہ ہے اور وہ غیبی مشاہدے کا، نہ کہ آنکھ سے مشاہدے کا کیونکہ قرآن
کی حقیقت کو صرف رسولؐ سمجھتے ہیں اور مکمل انکشاف حضرت محمدؐ کے لئے مخصوص ہے
اور مکمل مشاہدہ ان سے منحصر ہے۔

(۱۸) علم الاسماء کے مظہر یا ولیدہ علم الاسماء۔

ولیدہ فرزند کے معنی میں ہے اور علم الاسماء علم و معرفت کی ایک قسم ہے جو
صرف انسان کی سیکھنے کی موجود صلاحیت کے دائرے میں ہے۔

اس وضاحت کے ساتھ ولیدہ علم الاسماء یعنی فرزندِ علم الاسماء ہے اور دوسرے الفاظ
میں اس کا مفہوم وہی انسان ہے۔ خداوندِ عالم نے انسان کو علم الاسماء سکھایا تاکہ اس مخلوق میں
زمین کی خلافت کی شائستگی اور ریاست پیدا ہو۔ اگر خداوندِ عالم حضرت آدمؑ کو علم الاسماء نہ سکھاتا
تو انسان کو زمین پر خدا کی خلافت نہیں ملتی۔

(۱۰) معصومین *

معصومین، معصوم کی جمع ہے اور گناہ سے روکا گیا اور بے گناہ کے معنی میں ہے، معصوم اس شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ دین معارف میں پنیروں اور اماموں کی بلند صفات میں سے ایک عصمت ہے۔ عصمت یعنی گناہ اور خطا سے محفوظ رہنا، جو ان کو امتداد کی اہل ترین قابلیت عطا کرتی ہے۔ یمن میں معصومین سے مراد رسول اللہ ﷺ اور اہلبیتؑ ہیں۔

(۲۰) محمد رضا خان پہلوی

پہلوی سلسلے کا آخری بادشاہ محمد رضا پہلوی اکتوبر ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوا۔ اس کے باپ رضا خان نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھالنے کے بعد محمد رضا کو اپنا ولیعہد مقرر کیا۔ اس کو ابتدائی تعلیم کے بعد تعلیم جاری رکھنے کے لئے سوئٹزرلینڈ بھیجا اور وہاں سے واپسی کے بعد قومی مدرسے میں داخل کیا۔ ۱۹۴۰ء میں اس کے باپ کی برطرفی اور جلاوطن کئے جانے کے بعد، اتحادیوں نے اس کو رضا شاہ کا جانشین مقرر کرنے کی منظوری دے دی۔ محمد رضا شاہ کے عہد سلطنت کو ایک مجموعی تقسیم بندی کے تحت دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا دور ۱۹۴۱ء سے ۱۹۵۵ء تک کا ہے جس میں محمد رضا اپنے باپ جیسا اقتدار حاصل نہیں کر سکا تھا۔ دوسرا دور ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۹ء میں اس کے زوال تک کا ۲۳ سالہ دور ہے جس میں اس نے ایک مستبد اور مطلق العنان سلطان کی حیثیت سے ایران پر حکومت کی۔ شاہ کی ۳۷ سالہ حکومت کا مختصر حال و عدیت نامے میں بیان ہوا ہے۔

۱۰ ملک قہد :-

ملک قہد سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ بڑی طاقتوں اور خصوصاً عالمی لیٹر سے امریکہ سے سفارتی تعلقات کی وجہ سے، مگر کہن ملک و بائیت کی ترویج میں اس خاندان کے کردار، شیعیان علی کے ساتھ ان کی دیرینہ اور تاریخی دشمنی، فلسطین کے پادشاهوں کی جدوجہد میں متعلقہ کردار، بیت اللہ میں ایرانی اور دیگر ممالک کے حجاج کے قتل عام، جویم میں انہی کے بے رحمی، ملک کے اندر اور جبرہ نمائے عربستان کے باہر مہاجرین اور مہاجرین کی سرکوبی، مسلمانوں کی دولت کی بربادی وغیرہ اس خاندان کے دیگر مظالم کے سبب متعلقہ قوتوں کو دیکھیں۔

۱۱ و بائیت :-

و بائیت فرقہ اور مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ذریعہ بحری قری کی بارہویں صدی کے اختتام اور تیسریوں صدی کے آغاز میں (وجود میں آیا اور عراقی سامریہ سے منسوب ہے۔ و بائیت عقیدے کے مطابق تمام اسلامی فرسے پسے وہ شیعوں یا سنی، مسیحی لوگ کافر و مشرک ہیں اور بت پرستوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام کی قبروں کا احترام اور ان کی تعظیم بدعت اور ایک طرح کی بت پرستی ہے۔ و بائیت مسلمانوں کی دولت کے بھروسے پر ثقافتی و تشہیری پہلوؤں میں بھی سرگرم ہیں اور پھر طاقتوں کے تباہ کن پروگراموں کے نفاذ کے باعث ہیں۔

۱۲ بیعت الیلائے :-

بیعت الیلائے کا مطلب جانت کا لشکر راستہ ہے یہ کتاب میر محمد عین علی علیہ السلام

کے شہادت کا منتخب مجبور ہے جس کو شریف رضی محمد بن حسین (متوفی ۴۰۶ ہجری قمری مطابق ۱۰۱۶ عیسوی) نے جمع کیا ہے۔ بزرگوارین دین نے تہج اہلاند کو "برادر قرآن" پکارا ہے۔
 سرتاب کے مضامین قد۔ عالم و زمانہ کے تین اصلی موضوعات کے بارے میں ہیں۔ اس کے مضامین علمی، دینی، تاریخی، اخلاقی اور سیاسی مسائل پر مشتمل ہیں۔ قرآن کریم اور دین اسلام کے شہادت کے بعد اس سے زیادہ وسیع اور رساکام کا بین نہیں ہوا ہے۔ ہر ایک تہج اہلاند ایک سو سے زیادہ میں بھی ہو چکی ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک ہر کتاب کی ہیئت کی نشاندہی کرتی ہیں۔
 امام حضرت مہدی علیہ السلام۔

شیخ کے بارہویں امام حضرت محمد بن محمد المصطفیٰ علیہ السلام کی امت کا دور یہی حالت میں شروع ہوا کہ جی آپ صرف پانچ سال کے تھے۔ حالات زمانہ کے پیش نظر اور مشیت ایزدی کے مطابق آپ نے غیبت اختیار کر لی۔ آپ کی غیبت دو مرحلوں میں انجام پائی۔ غیبت صغریٰ کا دور ۶۹ سال تک انجام پایا۔ اس مدت میں امام چار نمائندوں کے ذریعے لوگوں سے بالواسطہ رابطہ رکھتے تھے۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ کا دور شروع ہوا جو ابھی جاری ہے۔ یہاں تک کہ ان کے ظہور اہل باطن و حق کے غیبیہ کا زمانہ آجائے۔ اسلامی فکر کے مطابق حضرت مہدی کی وسیع اور طویل بدیہ اور من کا ظہور اہل باطن کے خلاف اہل حق کی بددیہ کے سلسلے کی تفریق کڑی ہے یعنی اہل حق کی بددیہ ہمیشہ جدی رہے گی اور حق کی کامیابی کے لئے راہ راہ بروز زیادہ ہموار ہوگی۔ یہاں تک کہ مہدی موعود علیہ السلام کا انقلاب اس بددیہ کو اس کی آخری منزل تک پہنچائے گا اور انسانیت کے آسان پر مدد و حق کا انقلاب طے کرے گا۔ وہ دن مسلمان کے فکری، معنوی اور سماجی بلوغ کا زمانہ ہوگا۔

بیکر مدل و تقدی حضرت علی علیہ السلام اور مسلمان عورت کی مثال حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کے نزدیک سنگہ بھری قمری میں پیدا ہوئے۔ حضرت علی علیہ السلام جیسے والد اور پلید اسلام جیسے نانا نے ان کی تربیت کی۔ منہ بھری قمری میں ہم مدیہ اسلام کی شہادت کے بعد خلیفہ وقت معادیہ نے اپنی کفیتوں اور دباؤ میں اضافہ کر دیا اور اپنے تابع حکام کو حکم دیا کہ بیت المال کے رسیٹوں سے حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کے نام نکال دیں اور جو بھی حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کا ظلم کرے اس کو گرفتار کر کے شہید کر دیا جائے۔

معادیہ کے گزرد جانے کے بعد یزید کو اس کا جانشین مقرر کیا گیا اور اس نے اپنے باپ کی روش کو جاری رکھتے ہوئے حکم جاری کیا کہ حسین علیہ السلام سے بھی بیعت لی جائے اور اگر وہ راضی نہ ہو تو جن کو شہید کر دیا جائے۔ امام حسین علیہ السلام، پتی اور رذالت کے اس نمونے یزید کے سامنے نہیں جھکے اور انہوں نے تلوار نکال کر عاشورا کے بنیادی انقلاب کا آغاز کر دیا تاکہ تاریکیوں میں روشنی پیدا کریں اور تاریخ کے جاودانی رزمیے کی بنیاد رکھیں۔ امام حسین علیہ السلام، پتی پوری زندگی اور اپنے خاندان اور ساتھیوں کو حق کی راہ میں فدا کر کے حقیقت کے تمام سالکوں کے لئے مثال اور سرشت بن گئے۔

امام حسین علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور ان کے حالات کے بیان کے لئے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ ان کی شہادت، اذیت، مہم و بددہی، ظلم کا مقابلہ، انصاف پسندی، تواضع اور انکساری نیز مہربانی اور محبت و دوست اور دشمنی کی گویا کے ساتھ بہ مثال ہے۔

۱۰۰ دہائیوں کی عمریات

عرفات کو مغفرت کے قریب چونے کے وقت کا وقت ہے جس پر وہ بڑی برکت ہے۔
 گوشت ہے وہاں عرفات، حدیث حدیث سے منسوب ہے۔ کہ وہاں جہنم میں مسوم
 ہیں، ہم بھی وہی مسوم ہیں، لیکن اگر خدا کے عین میں یہ پڑتے تھے تو وہ عینیت پسندوں کے
 سرور ہوتے، ہر شہیدوں کے سرور کے اپنے محبوب و محبوبہ کے ساتھ شہیدانہ و زبیرانہ کو بین
 کرتے تھے۔ وہاں عرفات معصومین، مسوم کی گروہوں، مسند، حریت، عیسیٰ اور
 عقیق منور ہونے کی جگہ ہے۔



زبور میں لکھی کہ جب تو خدا کے پیغمبر خاتم النبیین حضرت داؤد علیہ السلام پر ہونے والی وحی پرست سے علوم و رحمتوں پر مشتمل ہے۔ جو اپنے رب کے واسطے کہ جس نے اسے زمین میں موجد مصلحت اور مصلحتیں پر مبنی کر دی ہیں۔ جو خدا کے واسطے کہ جس نے اسے زمین میں مصلحتیں رکھنے والوں میں پیدا کر دی ہیں۔ جو خدا کے واسطے کہ جس نے اسے زمین میں مصلحتیں رکھنے والوں میں پیدا کر دی ہیں۔ جو خدا کے واسطے کہ جس نے اسے زمین میں مصلحتیں رکھنے والوں میں پیدا کر دی ہیں۔

۱۰۰

نہ صرف اس کی حکومت کے پیش نظر شیعہ نہاد اس کے قوت سے مدد گزرتا ہے بلکہ عیسائی
نہایت بے رحم و بے رحمی سے اس کی شکل میں عیسائی گروہوں سے مدد دے کر اس کی
تعمیر کرتے ہیں۔ یہاں پر صرف یہ ہے جو شیعوں کی تاریخ میں ہمیشہ حقیقتیں درج ہوئی ہیں
سے مدد ملتی ہے۔ اس کے لیے غفر قریبی اثر پھیلتا ہے۔

(۳۱) صحیفہ فاطمیہ :-

”صحیفہ نعت میں کتاب کے معنی میں ہے اور فاطمیہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے منسوب حقائق و مقدمات کو کہتے ہیں۔ اس وصاحت کے ساتھ صحیفہ فاطمیہ پیغمبر اسلام ﷺ کی دختہ گزلی اور شیعین عام کے پہلے پیشوا اور امام حضرت علی علیہ السلام کی وفات سے زود بعد سے منسوب کتاب تھی۔ اس کتاب میں دنیا کے مستقبل سے متعلق حوادث و خبر کی خبریں آئی ہیں جو کہ انہر علیہم السلام کے پاس محفوظ تھیں۔ روایات کی بنیاد پر اس کتاب کی منقحات و مزین قرآن سے تین گنتی تھی۔

(۳۲) زہرا سے مرضیہ :-

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی شیعوں کے پہلے امام سیکر عدل و تقویٰ حضرت علی علیہ السلام کی زویر اور شیعوں کے دوسرے اور میسرے امام حضرت حسن اور حضرت حسین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول اکرم کی بشت کے پانچویں سال میں مدینہ منورہ میں متولد ہوئیں۔ اسلام کی عنبر خاتون اور مسلمان خواتین کی نمونہ تھی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی صفات کا بیان اس بحث کی توانائی سے خارج اور بالا تر ہے۔ اپنے پدر بزرگوار سے آپ کی ہمہ رغبت اس قدر زیادہ تھی کہ لوگوں نے آپ کو ”امم آبیا“ کا لقب دے رکھا تھا۔

(۳۳) قرآن صاعد :-

نعت میں ”صاعد“ کے معنی اوپر چڑھنے والے اور صعود کرنے والے کے ہیں۔ قرآن صاعد قرآن نازل یعنی نیچے اتارنے اور نازل ہونے والے قرآن کے مقابلے میں ایک اصطلاح ہے جو اماموں اور معصومین کی دعاؤں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

۳۳) یاقر العلوم :-

لفظ "یاقر" کھولنے والے کے معنی میں ہے اور علوم کو کھولنے والا وہ نقیب ہے جو شیعوں کے پانچویں امام یعنی امام محمد باقر علیہ السلام کو دیا گیا ہے۔ ان امام کے عہد میں امویوں اور عباسیوں کے درمیان اختلاف اور کربلا کے فطیم خرمین واقعے میں اہلبیت کی مظلومیت اس بات کا سبب بنی کہ لوگ اور خاص طور پر شیخ ایک سیلاب کی مانند دھینے اور امام باقر علیہ السلام کے حضور میں پہنچیں اور دین کے حقائق اور معارف کی اشاعت و ترویج کے ایسے امکانات فراہم ہوں کہ ان سے پہلے کسی بھی اہلبیت کے پیشوا کے لئے فراہم نہیں ہوئے تھے۔

۳۴) مذہب جعفری :-

"مذہب جعفری" یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب مذہب شیعہ ائمہ عالم کے چھٹے امام حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اس مذہب کے اقتساب کی وجہ یہ ہے کہ ان امام بزرگوار کی عمر و دیگر تمام ائمہ علیہم السلام سے زیادہ مٹی بلند ان کے پاس سرگرمی کا موقع زیادہ تھا خاص طور پر عباسیوں اور امویوں کے دو سلسلوں کے مابین جھگڑے کے باعث اور خلافت میں پیدا ہونے والی کمزوری اس بات کا سبب بنی کہ امام صادق علیہ السلام کو نہرا موقع ملے کہ وہ درس و تدریس اور فیض رسانی کی بساط کو دست دیں، مومن و مخلص افراد کی تربیت کریں، ایک عظیم دینی درس گاہ قائم کریں، "قل الصادق" کا جملہ علم حدیث کی علامت بن جائے اور وہ اسلامی حقائق کی ترویج و اشاعت میں کامیاب ہوں۔

۳۵) فقہ :-

لفظ فقہ صحیح کجج کے معنی میں ہے مینی وہ کجج جو زیر کی، حائلی اور کجکاوی کی رد

سے ماس جس بو طرفتہ وہ ملے ہے جو فردی در اجتماعی زندگی کے امور کے سلسلے میں دین کے حکامات اور علمی پراجکٹوں کی شانوت کرتے ہیں اور یہی علم کا مقصد خدا کے حکم کو سمجھنا اور خدا کی کتاب، رسول اللہ اور معصومین کی حدیثوں اور روایتوں، اجماع اور چیز جس پر علماء دین متفق ہوں) اور عقل کی بنیادوں پر من احوالات پر عمل کرنا ہے۔

۲۷ زینب کی مانند۔

امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے بعد اسلام کی دوسری طاقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قیامی اولاد حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا ہیں۔ وہ شہدہ بھری قمریٰ مسیحا ہوئیں اور انہوں نے تمام قرون و اعصار کے فیروز و شریف ترین خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ کی زیر نگرانی امام حسنؑ و امام حسینؑ کے ہمراہ قربیت حاصل کی نیز کربلا کے سانحے تک ایک طویل راہ طے کی۔ وہ کربلا کے عظیم المیے، اپنے نامور بھائی اور اپنے خاندان کے ایک ایک جوئی کی شہادت کو اپنی ٹھکوں سے دیکھتی ہیں، قید کی حالت میں طلاق اور اس کے بعد شام تک جاتی ہیں۔ وہ امام حسینؑ کے سپاہیوں کی جو عورتوں اور بچوں کے سوا نہیں تھے، سر پرستی کرتی ہیں اور اس اندک سانحے کے دوران صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جاتے دیتیں اور خود بخود، موی خلیفہ یزید کے خلاف حقیق و غضب کا مرکز بن جاتی ہیں۔ وہ یہ شمال شجاعت کے ساتھ ہی لوگوں کے خلاف جہاد کا پرچم بلند کرتی ہیں اور میرت انگیز شجاعت کے ساتھ ماشور کی زد سے داستان کو تمام دور میں باطن کے خلاف حق کی جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے جاودانی بنانے کی قہید فراہم کرتی ہیں۔ ہمیشہ باقی رہنے والی شیوں کی تاریخ کی کتاب میں حضرت زینبؑ کے افعال و قول زینب کی مانند (زینب گوں) ہونے کی جاودانی عزت میں تبدیل ہو جاتے ہیں

اور یہ صفت مسلمان خواتین کی رہتا ہے۔

(۳۸) جناتِ نعیم (بہشت بریں) :-

خداوند عالم قرآنِ کریم میں مومن اور متقی لوگوں کو بہشت بریں عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے اور بہشت کی بعض خصوصیات مثلاً درختوں کے سائے، دہنی پھلوں، مستزب آب و ہوا، خوشگوار راستوں، دودھ کی نہروں، کینہ و نفرت سے خالی دونوں۔ وغیرہ کا ذکر کرتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ عالم آخرت ہماری دنیا اور اس کی لذتوں سے بنیادی فرق کا حامل ہے اور جب تک ہم اس دنیا میں ہیں موت کے بعد کی دنیا کی عظیم حقیقتوں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے اور جناتِ نعیم کی تعریف کرنے سے قاصر رہیں گے، اسی وجہ سے قرآنِ کریم بہت کی نعمتوں کے ذکر کے بعد انسان کی اعلیٰ تر حقیقت کی جانب ہدایت دینا کی ناقابل تصور اہمیت اور قدر و قیمت کے انکشاف کی خاطر تمام مقامات اور لذتوں سے بالاتر مقام و مرتبہ کی خبر دیتا ہے جو رمضانِ حق کا مقام ہے۔ یہ مقام تمام نعمتوں، نعمتوں، کمال اور جلال کا سرچشمہ ہے۔ یہ مقام ان لوگوں کا مقام اور مد ہے جنہوں نے اس دنیا میں خدا کی راہ میں جہاد کیا اور حق و حقیقت سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوئے نیز اپنے پورے وجود کے ساتھ احکاماتِ الہی کے سامنے جھک گئے۔

(۳۹) عظیم امرا شیل کا خیال :-

مسیحیوں کا واحد ہدف و مقصد جس کے وہ محنت محنت ہیں ایک ایسی عالمی یہودی حکومت کا قیام ہے جو ساری دنیا پر حکمرانی کرے۔ خود حق کے قوں کے مطابق اس حکومت کا مبادیہ اور سرچشمہ سرزمینِ فلسطین ہوگی اور تیار ہونے والے منصوبے کے مطابق مصر کے دائیں جانب کے ساحل، دریائے نیل اور بحرِ احمر کے درمیان کے علاقہ، مصر کے سینا، اردن، شام اور

نہیں تو اس کے بالقابل عراق کے زیادہ تر حصے سے لے کر سعودی عرب کی سرزمین کے
منہج تک ان کے قبضے میں ہوگا۔ وہ من زمین اور مال ذخائر کی وجہ سے جو ان کے اہل نگین
کے ہیں بات کے مستعد ہیں کہ ان علاقوں پر حکومت مدی و دنیا پر حکومت کی مانند ہے۔
۳۰ اردنی حسین :-

اردن کا یہ جوہر سربراہ حکومت ہے جو کہ ملک حسین کے نام سے مشہور ہے اور ایران کے
اسلامی انقلاب کی حمایت کے وقت سے سعودی بادشاہت، عرب رجعت پسند حکم اور صدام کی
حمایت میں اسلامی انقلاب کے بالقابل کھڑا ہو رہا ہے۔ فلسطین کے مسلمان عوام کی قدر سے اس
کی تیاریات، فلسطینیوں کے قتل عام اور اسرائیل کے ساتھ اس کے تعاون نے مسلمانوں کے
درمیان اس کے چہرے کو مستفرد بنا دیا ہے۔

۳۱ حسن :-

مرکش کا بادشاہ سلطان حسن ثانی، اردن و سعودی عرب کے مستبد و ظالم شاہوں جیسا
ہے جو کہ یمن میں شہنشاہی دور کے خاتمے اور اسلامی جمہوریہ کے قیام کو اپنے تاج و تخت کے
سے اہم غلط سمجھتا ہے اسی لئے، اسلامی انقلاب کی مخالفت اور خلاف ورزیوں میں کسی بھی کوشش سے
دریغ نہیں کیا ہے۔

۳۲ حسنی مبارک :-

مصر کا صدر سربراہ حکومت ہے جو کہ غلطی سیاست کے موت کے گھاٹ اتارے جانے کے
بعد کیمپ ڈیوڈ کے شرمنگ معاہدے اور اسرائیل کے ساتھ شرمنگ صلح پر اصرار کرتا رہا ہے اور امریکہ
کے علاقہ مجبوش غلاموں میں سے ایک ہے۔

عقلمندی کی صفت شام کے نام نہاد روشن خیال پیش منظر سے منسوب ہے۔ عقلمندی ایک یونانی آرٹھوڈکس کا پیشا ہے جو عقلموں کا تاجر تھا۔ وہ ۱۹۱۰ء میں دمشق میں پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی تعلیم کو جاری رکھنے کے لئے فرانس کی سوڈین یونیورسٹی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس نے فرانس میں تاریخ اور فلسفے میں گریجویشن کرنے کے بعد ملٹی کا پیشہ اختیار کیا۔ وہ پڑھانے میں عالیہ صدیوں کی یورپ کی قومی جنگوں اور حریت پسند تحریکوں نیز عربوں کی مائنتی کی شن اور مکتوب میں من کے کردار پر زور دیتا تھا اور ایک پیشا پارٹی بنانے کے خیال میں عقلموں کی آئیڈیالوجی کی بنیاد پر ساری عرب قوم متحد ہو جائے اور عربوں کے موجودہ عقائد کے بجائے ایک خاص نیشنلزم حکم فرما ہو جائے۔ آخر کار ۱۹۳۰ء میں اس کا خوب بڑی طاقتور اور پرانے سامراجیوں کی مدد سے شرمندہ تعبیر ہوا اور بیت پارٹی ایک خاص اقتصادی مؤثر من و معاہدہ کے ساتھ جس کے بارے میں بحث ہماری گفتگو کا موضوع نہیں ہے وجود میں آئی اور اس کی شاخیں شام اور عراق میں پھیلیں۔

عراق کی بیت پارٹی نے ۱۹۶۳ء میں عبدالسلام عارف کی قیادت میں بغاوت کے ذریعے اقتدار سنبھالا اور جولائی ۱۹۶۹ء میں حسن البکر کی برطرفی کے بعد حکومت عراق اور بیت پارٹی کے جنرل سکریٹری کے عہدے کو سازش کرنے والے اور جاہ پسند و ہم پسند چہرے یعنی صدام کے ذریعے قبضے میں لے لیا گیا۔ بیت پارٹی کی اندرونی تبدیلیوں کے بعد کہ جس کے تحت عراق کی قیادت میں صدام کو ترقی و استحکام حاصل ہوا، قرآن و شواہد مغرب کی جاسوسی تنظیموں علیٰ ہمنو سے امریکہ کی جاسوسی تنظیم کی بنیاد کو ششوں اور سرگرمیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۳۴) بقیۃ اللہ :-

”بقیۃ اللہ“ ایک قرنی مفہوم ہے (سورہ ہود آیت ۸۶) اور اس کے معنی ہیں ”وہ چیز جو خدا تمہارا لئے باقی چھوڑتا ہے۔“ روایات میں آیا ہے کہ جب حضرت محمدؐ ظہور فرمائیں گے اور کعبہ کی جانب پشت کریں گے تو سن کی زبان مبارک سے پہلا جملہ جو سنا جائیگا یہ ہے کہ فرمائیں گے ”ا میں ہوں بقیۃ اللہ“ اس کی محبت اور تمہارے لئے اس کا خلیفہ۔“

اس وضاحت کے ساتھ ”بقیۃ اللہ“ امام غائب حضرت محمدؐ کے ناموں میں سے ایک ہے۔ البتہ امام خمینی قدس سرہ کا بقیۃ اللہ کے ملک سے مقصد اسلامی جمہوریہ ایران ہے۔

(۳۵) غیبی امدادیں :-

علاوہ ازیں کہ اشیاء اپنے اصل وجود میں غیب کی مدد سے ہیں اور یہ بات فلسفے نے ثابت کر دی ہے، انسانی زندگی میں کچھ خاص غیبی امدادیں بھی ہیں۔ غیبی امدادیں بعض اوقات تو کامیابی کے حالات پیدا ہونے کی شکل میں حاصل ہوتی ہیں اور بعض اوقات الہامات، ہدایتوں، روشنیوں اور روشن بینوں کی صورت میں۔

یہ بات کہ اگر انسان کی زندگی حقیقت جوئی، حقیقت پسندی، علوم عقل اور سعی و کوشش کے ہمراہ ہو تو اس کو حقیقت کی حمایت حاصل ہوتی ہے اور ان طریقوں سے بہن کا ہمیں علم نہیں دست غیب ہم کو اپنی عنایات سے سرفراز کرتا ہے۔ ایک ایمانی امر اللہ انبیاء کی تعلیمات پر ایمان کے لوازمات میں شامل ہونے کے علاوہ ایک تجرباتی حقیقت بھی ہے البتہ فردی اور ذاتی تجربے کی حقیقت یعنی ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اپنی عمر میں یا کرے تاکہ اپنی زندگی میں پروردگار کے لطف اور اس کی عنایت کا مشاہدہ کرے۔

(۳۶) ملحد :-

دینی معارف اور لغت میں "ملحد" کا نقطہ بے دین اور خداوند عالم کے منکر فرد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

"ملحد مشرق" سے امام کا مقصد مشرقی بلاک اور کمیونزم کا نظام ہے جو کہ مادی نظریات کا حامل ہے۔

(۳۷) کافر :-

لغت میں کافر کا مطلب ایمان نہ لانے والا ایسے دین اور شکر نہ کرنے والا ہے۔ اسلامی معارف میں کافر وہ شخص ہے جس کے دل میں حق کا انکار بیٹھا ہوا ہو اور دین اسلام کی حقانیت کا منکر ہو۔ چونکہ مذہب یہ سائیت کے عقیدے کے خلاف روش اور نظریاتی عادات سے مغرب کی کارکردگی کفر آمیز اور مذہب مخالف ہے اس لئے اہم جینی قدس سرہ نے "مشرقی کافر" کا نقد استہلال کیا ہے۔

(۳۸) مروجہ فقہ یا روایتی فقہ :-

لفظ "فقہ" کی وضاحت اس سے قبل کی جا چکی ہے۔ "روایتی" یعنی وہ روش جو ہم یہیں اسلاف سے پہنچی ہے، اس وضاحت کے ساتھ روایتی فقہ، شریعت کے عملی احکامات کے معتبر اور تنگ منہج سے انخروج اور استنباط کا وہ طریقہ ہے جس پر شیعہ فقہاء معصومین علیہم السلام کے زمانے سے عمل پیرا رہے ہیں اور اس کے علاوہ کسی طریقے کو قبول نہیں کرتے۔

(۳۹) احکام اولیہ و ثانویہ :-

مسلمانوں کی ضرورت کے بہت سے احکامات اور سماجی تعلقات کا ذکر کتاب اور سنت میں

سچ کا ہے اور من کے سلسلے میں محرمی طور پر یا تفصیل طور پر احکامات دیئے جا چکے ہیں۔ اس قسم کے احکامات کو "احکام اولیہ" کہتے ہیں لیکن اسلامی حکومت معاشرے کے انتظام و انصرام میں کچھ ایسے مسائل اور مشکلات سے دو بہ ہو رہی ہے کہ ان احکام اولیہ پر مل کیا جائے تو مشکلات کو حل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے موقع پر اسلام نے حاکم کو اجازت دی ہے کہ اسلامی معاشرے کے حالات و دروس کی مصلحتوں کے پیش نظر اپنی ولایت کے حق سے فائدہ اٹھائے اور کچھ احکامات اور قوانین وضع کر کے ان مشکلات کو رفع کرے۔ اس قسم کے احکامات بن کر حکومتی احکامات کہتے ہیں، ثانوی احکامات ہیں اور مسلمانوں پر بن کر پیروی کا فرض قائم ہوتا ہے۔

(۵) امامت :-

شیعوں کے عقیدے کے مطابق خدا کی وسیع رحمت اور اس کا مصلحت و کرم نیز اس کی رحمت ہی علت کا تقاضا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگ دوسرے خیرہ رہیں۔ نسب تشیع میں امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس پر اہل بیت و آلہ و اوصیاء و جنت اور معاد (قیامت) پر ایمان کے برابر ہے۔

امامت کی تعریف میں کہا گیا ہے : امامت، خلافت اور رسول خدا کی جانشینی دین کے تحت نظر اور مسلمانوں کے مرکز کی حفاظت کے لئے ہے۔ دوسرے الفاظ میں امام وہ شخص ہے جس کو خدا اور رسول خدا کی جانب سے لوگوں کے تمام دینی اور دنیاوی امور کی باگ ڈور سنبھالنے اور ہدایت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔

(۵) نماز جمعہ :-

نماز جمعہ اسلام کی ایک اہم عبادی اور سماجی نماز ہے جو کہ امام عہد کے ذریعے مسلمانوں

کے اجتماع کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ نماز سے قبل امام جمعہ دو خطبے پڑھتا ہے اور ان میں مسلمانوں کو من کے فردی اور اجتماعی فرائض سے آشنا کرتا ہے اور ان کو ملک اور دنیا کے موجودہ مسائل نیز امت اسلامیہ کے مسائل سے مطلع کرتا ہے۔ نماز جمعہ رسول اللہؐ اور ائمہ مہرین کی سنتوں میں سے ہے اور اس کی ہریت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قیدی کو بھی اس نماز میں شریک کرنا چاہئے۔ اسلامی تاریخ میں کوئی بھی عبادت نماز جمعہ کی مانند اتحاد اور لوگوں کی آگہی کا سبب نہیں بنی ہے۔ اسی وجہ سے ظالم حکام نے اس کو ختم کرنے اور اس میں مخدع پیدا کرنے کے لئے کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کیا ہے۔

۵۲) نماز جماعت :-

نماز جماعت انبیائے الہی کے نظام میں ایک طرف تو خاک انسان کے معنویت کی چوٹی پر پہنچنے اور خالقِ جہان کی قربت کا سبب اور انسانوں کو گناہوں اور نفسیاتی آلودگیوں سے بچانے والی ہے اور دوسری طرف یہی نماز اگر جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو اپنی خاص خصوصیات کے باعث ایک ایڈیل معاشرے کو وجود میں لانے والی اور انسانی معاشرے کی آلودگیوں اور برائیوں کو دور کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اس اجتماع کی پشت پناہی کے ذریعے ہی اسلامی حکومت اپنے مقاصد تک پہنچ سکتی ہے اور اتحاد کو جو پیغمبروں کے فعلی مساعروں اور ائمہ ہدیٰ کی مکرر ہدایتوں میں سے ایک ہے حاصل کر سکتی ہے۔ باجماعت طور پر نماز پڑھنے کے سلسلے میں بندگانِ دین نے بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

۵۳) عزاداری کے مراسم :-

عزاداری وہ اعمال اور مراسم ہیں جو ماشورا کی رزمیہ داستان اور سالار شہیدین حضرت

امام حسین علیہ السلام اور ان کے ۷۲ رشتے داروں اور وفادار ساتھیوں کی تکریم نیز کفر و ظلم اور ساداق کے سربراہوں کے خلاف پوری تاریخ میں پیشوایان حق کی تمام حق پرستانہ جدوجہدوں کی یاد کو باقی رکھنے کے لئے جاری رہے ہیں۔ شیعوں کو شہید کر دینے کے ساتھ باطنی اور ولی نگاہ ہے جس کا بیان کرنا عزا داری کے ماحکم کے مشابہ ہے اور ہجرت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، جہاد، شہادت، اخذ کی رہ میں اسارت اور دوسرے بہت سے گہرے مضامین کو مجسم کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔
(۵۵) طائفتہ اللہ (اللہ کے فرشتے) :-

فرشتے صرف عقل اور نور ہیں اور ان کا وجود مادہ اور مادیات سے بری ہے بلکہ انسان کے فطری حواس ان کے درک سے قاصر ہیں چونکہ وہ مقام والا سے ربوبیت سے تقریب و قری و رابطہ کے حامل ہیں اپنے اختیارات کو صرف خیر و کمال کی راہ میں استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مخلوقات کے سطی میں ان کا مرتبہ ایسا ہے کہ وہ کمزوری اور غامی کے کمر دہجے کے حامل ہیں۔ صدیوں سے میکیمان، طبی عالم بالا (عالم فنیب) کے عالم زیریں (عالم شہادت) پر اثر انداز ہونے کے دعویدار ہیں بلکہ انھیں ہے کہ یہ مجرّد مخلوقات جو اپنی جگہ پر کسی قسم کے وجودی تراجم کی حامل نہیں ہیں۔ زمین اور آسمانوں کی مخلوقات اور واقعات کی برہرہ رست حامل ہوں۔ عام ہجرت اور وادی فرشتگان نیز ان مسائل کے بارے میں بہت جس کو میکیمان انہی نے خلقت کی نشانیوں کے بارے میں نقل و تدبر اور کتاب و سنت کے مطالعے سے دریافت کیا ہے۔ اس مختصر توضیح کی حدود سے باہر ہے۔

(۵۵) صالحین :-

صالح لوگوں سے مراد وہ افراد ہیں جو خدا کی نعمتوں کی صلاحیت رکھتے ہیں مین پروردگار

کی عنایت کے لئے آمادہ میں، وہ ناشائستہ اعمال سے بری ہیں اور ان کی رفتار و گفتار خود ان کی بھلائی اور معاشرے کی مصلحت کے لئے اور احکامِ الہی کی راہ میں ہوتی ہے۔

(۵۶) اہل بیتؑ۔

جیسا کہ متداول ہے، اور لغت میں "اہل بیت" اور "مرد کا خاندان" ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اس گھر کے چھوٹے سے ساشے کے رکن ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بیوی، بیٹا، بیٹی اور خادم۔ شیعہ اور سنی فرقوں کی کتابوں میں نقل ہونے والی یقینی روایات کے مطابق "اہل بیت" وہ عطا کردہ نام ہے جو رسول اللہؐ، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کے لئے مخصوص ہے لیکن اسی روایت اور دیگر روایتوں کے مطابق بارہ اہل بیت میں سے نو امام جو حضرت امام حسینؑ کی ولادت میں اور ان کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اہل بیت میں شامل ہیں، لہذا اہل بیت وہی چودہ مسموینؑ ہیں۔ قرآن کریم میں امت سے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ سے دوستی اور محبت کی سفارش کی گئی ہے اور اس کو رسول اللہؐ کا اجر بتایا گیا ہے۔

(۵۷) بنی امیہ۔

ابوسفیان کے بیٹے اور امیہ کے پوتے معاویہ نے مسند بھری قمری (سلسلہ) میں حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد اپنے آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ پکارا۔ امیہ کا خاندان سلسلہ بھری قمری (سلسلہ) تک جہدِ خلافت پر قائم رہا۔ اسی نظام کے ذریعے شرافیت پسندی اور موروثی سلطنتی نظام جو کہ مسلمانوں کے اعتقادی اصولوں کے بالکل خلاف تھے پھر سے زندہ ہو گئے۔ تاریخ ان بہت سے دردناک حوادث سے بھری پڑی ہے جو کہ بنی امیہ کے دور میں

عام سلام میں انجام پانے میں کہ جن میں اہل بیت پیغمبر کے پیروکاروں کے بیزار قتل عام اور قید و جلا وطنی نیز قہر و ذلت دیدہ و یزید کے پٹھوؤں کے ذریعے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا نام یا جاسکتا ہے۔

۵۸ نوٹ :-

ان حزن انگیز شہداء اور شیوں کو جو ائمہ معصومین علیہم السلام کی شہادت اور خاص طور پر مولائے متقیان حضرت علیؑ اور سرور آزدگان حضرت حسینؑ اور خدائی دین کے دیگر مقدس پیشواؤں کی شہادت کے بارے میں کہے جاتے ہیں اہم چشم انگبار اولیٰ ماتم زدہ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور سنتے دے جس کے ہم ویز ہو کر سینہ کو بی اور ماتم کہتے ہیں، نو صہ کہتے ہیں۔ نور خونی شیعوں کی عزاداری کے اہم ارکان میں سے ایک ہے۔

۵۹ حرم عظیم الہی :-

لغت میں "حرم" کے معنی مقدس اور قابل احترام سرزمین کے ہیں اور اسلامی فقہ کی فرائض میں یہ نام اس خاص علاقے پر مطلق ہوتا ہے جس میں شہر مکہ منظر اور اس کے اطراف کا ایک حصہ شامل ہے۔ اس علاقے میں غیر پائتو جانور کا ہلک کرنا، جنگ و خونریزی، مسلح آمد و رفت، غیر مسکوں کا قیام اور دشمنوں اور گھاس وغیرہ کی بڑوں کا کھانا ممنوع ہے اور اس میں داخلہ خاص آداب کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ اس وضاحت کے ساتھ ان غلطیوں، پابندیوں اور مزاحمتوں کا وجود میں لانا جو حال ہی میں سعودی عرب کی حکومت کی جانب سے جدوجہد کی جاتی ہیں، قرآنی احکامات، سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلامی شریعت کے خلاف ہیں۔

فقد شیدا کامتب گروہ را قیوم دیر و در سبب
 جادو سے متنبہ ایک ڈور بندھے اسے دیر شوق سے کہیں پہنچا رہا ہے
 پیشتر خبر بریں بوق کو کہ تفریح کئے ہوئے ہو اور اس کے ساتھ ہی یہ بات
 کے بارے میں فریاد بھیجیں کچھ تندرست و تندرست کہ فائدے سے خبر ہو یہ سب
 بہت برا ہے کہ بعد تندرستی سے ہی کھرتیاں پکارتا ہے کہ ہاں ہاں
 یہی صحبت میں تھے مگر وہیں پہنچا ہوا ہے اور خبر نہ پاتا ہے کہ مست
 وہاں رہتا ہے اسے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے وہی رہتا ہے یہاں رہتا ہے
 یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے

شبیہ شیبہ

یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے
 یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے
 یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے
 یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے
 یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے یہاں رہتا ہے

کے بھائی ہیں۔ وہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ آیت مسلمانوں کے درمیان ایک قانون اور ایک سنت برقرار کرتی ہے جو پہلے نہیں تھی اور وہ برادری کا اشتہ ہے جو بہت گہرے مفہوم کا حامل ہے اور اس کے شرعی اور قانونی اثرات بھی ہیں۔ یہ ایک ایسا اسلامی معاہدہ ہے جس کی بنیاد رسول اکرمؐ نے ڈالی اور اسلامی مخالفین اس کی کدھت اہمیت ہے۔ یہ سنت امت اسلامیہ کو بہت سی نعمتیں نصیب کرتی ہے اور اس کے بارے میں نہایت لطیف بحثیں موجود ہیں۔

۶۱۔ طلبہ (دینی طالب علم) :-

وہ جو دینی طالب علم ہے جو دینی علوم حاصل کرنے اور تہذیب نفس کے لئے دینی تعلیم کو میں جانتا ہے اور اس کا اصل فرض اسلامی علوم، معارف کا سیکھنا ہوتا ہے۔ امام خمینی قدس سرہ کی بے مثال فروتنی اور انکساری اس بات کا سبب بنتی ہے کہ مسلمانان عالم کے قائد ہونے اور ایک علم تزکیہ اور تہذیب نفس کے بعد تیز اعلیٰ ترین علمی، درعمل مدارج تک پہنچنے کے باوجود اپنے آپ کو ایک حقیر طلبہ بتاتے تھے۔

۶۲۔ تکبیر (اللہ اکبر) :-

تکبیر معنی اللہ اکبر جو عربی کے الفاظ ہیں، اس مفہوم کے حامل ہیں کہ "خدا تعریف لیا صد سے زیادہ بڑا ہے"۔ تکبیر مخلوقات کا خدا کی شان میں اپنی عاجزی کا اعلان ہے اور اسی طرح اس کی بارگاہ میں حضور کی یاقت نہ رکھنے کا اعلان ہے اور... امام خمینی قدس سرہ فرماتے ہیں: "اللہ اکبر کے معنی یہ نہیں ہیں کہ خداوند عالم ہر چیز سے زیادہ بڑا ہے کیونکہ وہاں کوئی چیز نہیں جو ہر یہ کہیں کہ خداوند عالم اس سے بڑا ہے"۔ نماز میں تکبیر کی تکرار اور اس کے جادوقرودار کے علاوہ تکبیر کا اسلامی انقلاب کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

ایرانی مسلمانوں نے اپنی لگاتار تکبیروں کے ساتھ ڈھائی ہزار سال شہنشاہی حکومت کا تختہ الٹ دیا، تکبیر کے بند خدوں کے ساتھ ایک تباہ کن سیلاب کی مانند زرخیز زمینیں فوجیوں پر حملہ کیا، تکبیر کے ساتھ ایران کے اسلامی جمہوری نظام کی بنیاد اور اس کے اصولوں کی تائید کی اور وہ اب بھی مکانات کی چھتوں پر غمرہ تکبیر بند کرتے ہیں اور اسلامی انقلاب کے عظیم ایام کی یادوں کو زندہ رکھتے ہیں۔

(۶۵) اسلامی حکومت :-

اسلامی حکومت وہ حکومت ہوتی ہے جس میں ملک کا انتظام اور معاشرے کے مسائل کا حل اسلامی قوانین اور احکامات کے مطابق ہو۔ اسلامی حکومت کا دوسری حکومتوں سے فرق صرف اس چیز میں ہے کہ اسلامی حکومت میں انسان اور انسانی معاشرے پر عکسِ خدا اور اس کے قوانین کے لئے مخصوص ہے۔

(۶۶) منافقین :-

منافقین، منافق کی جمع ہے اور یہ لفظ تفاق سے بیا گیا ہے جس کا معنی خفیہ اور پوشیدہ راستہ ہے۔ اسلامی معاشرے میں منافق درحقیقت وہ کافر ہے جو اپنے کفر پر تفاق کا پرہ ڈال کر اپنے کفر کو اس پرہ سے کے پیچھے چھپائے ہوئے ہے۔ پروردگار کا عالم قرآن کریم میں منافقوں کے گروہ کو زیادہ غصہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ چیز اسلام اور مسلمانوں کے لئے اس گروہ کے وجود کے خطرے کو بیان کرتی ہے۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ تفاق زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوتا جا رہا ہے اور اس سے مقابلہ بھی دشوار تر، لہذا امتِ مسلمہ کی آگاہی اور ترقی کی ضرورت زیادہ ناقابلِ اجتناب فتنی بار ہو رہی ہے۔

(۷۷) اذکار (ذکر) :-

اعلیٰ ترین فرشتوں میں سے ایک جو پروردگار نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے، یہ ہے کہ دعا کی بہت زیادہ یاد کریں۔ ذکر اذکار کی جمع ہے اور اس کا مقصد خدا کے نام کی تکرار ہے۔ اہمیت اس سے صرف زبانی ذکر نہیں منظور بلکہ مقصد یہ ہے کہ جب مومن خدا کی جانب سے حلال و حرام کی کوئی چیزوں سے روک دیا جاتا ہے تو اس کا دل خدا کی یاد میں ہو اور اس کی مرضی کے مطابق عمل کرے۔ خدا کے نام کی یاد اسلامی عرفان میں ایک بہت اہم باب ہے۔

(۷۸) ادعیہ (دعا میں) :-

ادعیہ، دعا کی جمع ہے اور وہ خدا سے انسان کے راز و نیاز اور اس کی دعا کا موضوع ہے۔ سلامی ثقافت اور خصوصاً کتب تشیع کا ایک اہم ترین باب دعا کا باب اور خدا سے ائمہ معصومین علیہم السلام کے راز و نیاز کا موضوع اور طریقہ ہے۔ نبی پرانہ حاصل کرنے والے فنر یا جوہٹ ڈاکٹر کارل نکلتے ہیں، "میں میں کوئی قوم یا کوئی تہذیب یقینی زوال کا شکار نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس سے تیس ہزار سال قبل دعا کی صفت میں کمزوری آگئی ہو" رسول اللہؐ، حضرت علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ کے بعد دعا کی اعلیٰ ترین شکل امام تہجد کے یہاں نظر آتی ہے، شیخ فرسٹ نے اپنی خاص تاریخی اور سماجی سرنوشت کے باعث جو حکمرانوں نے کے خلاف بغاوت کی اور جہاد اور جہد کے لئے کسی قسم کے وسیلے کے نہ ہونے اور معاشرے کے مسلح اور تکلیف، طبقاتی، سماجی، اجتہادی اور فکری، اصولوں نیز مطالبات اور مذہب کے بنیادی عقائد وغیرہ کو بیان اور تحریر کرنے کا حق نہ ہونے کے باعث جہاد، سماجی برائیوں کے

خلاف جدوجہد، دینی حقائق کے بیان، حکمت کی تعلیم، تزکیہ و تہذیب نفس اور ان واقعات اور رودادوں کو زندہ رکھنے کے لئے جن کو جاودانی بننا چاہئے تھا، دعا گو ایک وسیلے کے حصول سے انتخاب کیا اور اس کے ذریعے اپنے مشن کو انجام دیا۔

(۶۹) حدود :-

حدود، حد کی جمع اور کسی چیز کے کنارے اور آخری حصے کے معنی میں ہے۔ اسلامی فقہ میں حد ”حفت و اخلاق کے خلاف اعمال، لوگوں کے مال اور عزت پر دست درازی اور دیگر عام حقوق کے خلاف اقدامات کے سلسلے میں مجرم کی سزا ہے جس کو قرآن اور مستبرحادیت میں واضح طور پر معین کر دیا گیا ہے۔

(۷۰) قصاص :-

قصاص کے لغت میں معنی قاتل یا متارب (چوٹ لگانے والے) کی اس کے عمل کے مطابق جزا، مکافات اور سزا کے ہیں۔ اسلامی فقہ میں من جسمانی صدموں اور نقصانات کا جو مجرم اور گنہگار کسی کو پہنچاتا ہے قصاص موجود ہے۔ عملی طور پر قصاص اس شخص کا حق ہے جس پر ظلم ہوا ہو (اور قتل ہو جانے کی شکل میں) وارثین کا حق ہے کہ مجرم کے ساتھ ویسا ہی عمل کریں۔

(۷۱) تعزیرات :-

تعزیرات، تعزیر کی جمع اور لغت میں مختلف معانی منجملہ تقیح و مذمت کرنا، برا بھلا کہنا، خوب کرنا اور ڈنڈے سے مارنا وغیرہ ذکر ہوئے ہیں۔ اسلامی فقہ میں تعزیرات سزا کو کہا جاتا ہے جس کی میزان کا تعین قاضی کے اختیار میں ہے دیا گیا ہے اور اسلامی عدالت کا

قاضی یا جج مجرم کی مالت، جرم کی نوعیت اور اس کے ارتکاب کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے سزائی میزان کا تعین کرتا ہے بشرطیکہ ایک معینہ حد سے آگے نہ بڑھے مثال کے طور پر اگر ایک شخص کسی شخص کو اس طرح بزدل کرے کہ اس شخص کی تحقیر اور بے عزتی کا سبب ہو۔
 ﴿۱۰﴾ سلیمان مین داود۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پیغمبری اور سلطنت خدا کے ارادے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو منتقل ہو گئی جبکہ وہ حضرت داؤد کے تمام فرزندوں میں سب سے چھوٹے تھے حضرت سلیمان کی سلطنت اپنے والد کی سلطنت سے بھی زیادہ عظیم تھی کیونکہ خداوند عالم نے بواکوہن کے قبضے میں دے دیا تھا تاکہ ان کے تحت کو جہاں چاہے لے جائے، شیطانوں کو ان کے منہم کا تابع بنایا تھا تاکہ ان کی خدمت کریں۔ پرندوں کو ان کا مطیع بنایا تاکہ وہ اپنے پروں اور پنکھوں سے ان پر سایہ کریں۔ پرندوں کی زبان بھی ان کو سکھائی اور ان کو غیر معمولی قسم و قرأت بھی عطا کی۔ ان کی یہ خصوصیات اس بات کا سبب بنیں کہ حضرت سلیمان کی سلطنت بے مثال بن جائے اور ان میں تمام طاقتیں جمع ہو جائیں۔

﴿۱۱﴾ رضا خان۔

رضا خان ایک سنہ زور اور ہم پند رسالہ دار تھا جس نے ۱۲۰۴ ہجری شمسی مطابق ۱۹۲۴ء میں ایران کے آخری بادشاہی سلسلے میں پہلی سلسلے کی حکومت قائم کی۔ وہ چودہ سال کی عمر میں قزاق فوج میں اس کی تربیت روکی افسران کرتے تھے (شامل ہوا) اور مختصر سے عرصے میں اپنی جسارت، میاکی اور قسارت قلب کے باعث نہایت متاثر رسالہ دار بن گیا اور انگریزوں کی توجہ کو جو ایران میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر ایک طاقتور حکومت کے

قیام کی فکر میں تھے اپنی طرف مبذول کر دیا۔ رضا خان نے انگریزوں کی مدد سے قاپاریہ سلسلے کا تختہ الٹ دیا اور ایران کے تحت شاہی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی سولہ سالہ سیدہ ای حکومت کے دوران ایسے مظالم کئے کہ ان کے ایک چھوٹے سے حصے کو ہم وصیت نامے میں امام قدس سرہ کی تحریر میں پڑھتے ہیں۔ رضا خان نے جو ہنگامی افواج کے بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے اور جرمن افواج کے مقابلے میں یورپی مہلک کے یکے بعد دیگرے سقوط اور ہتھیار ڈالنے سے حیرت میں تھا، برمنی سے دوستی کر لی تاکہ جنگ کے خاتمے پر فاتحین کے ساتھ ہو۔ برطانیہ (اور روس) کی افواج نے ایران پر حملے کے بعد اس کی ناپاسی اور تنگ دہی کی سزا کے طور پر اس کو سلطنت سے برطرف کر دیا اور ایک برطانوی جہاز کے ذریعے جزیرہ سوریشس (مشرقی افریقہ) اور اس کے بعد جنوبی افریقہ میں جو ہنسبرگ منتقل کر دیا۔ وہ جولائی ۱۹۴۴ء میں جلاوطنی کی حالت میں چل بسا۔

۴۴) تعمیری جہاد :-

اسلامی انقلاب سے قبل، یمن کے بہت کم لوگوں کو ایہام دستاؤں حاصل تھی اور زیادہ تر لوگ خصوصاً دیہاتی باشندے تھاکہ ایف میں مبتلا تھے۔ انقلاب کے بعد قوم کی ایک آواز محروم اور مستضعف لوگوں اور خصوصاً دیہاتی باشندوں کی مدد تھی۔ اسی وجہ سے امام خمینی قدس سرہ نے ۱۳۵۸ ہجری شمسی (۱۹۸۰ء) میں قوم سے درخواست کی کہ ایک تعمیری تحریک میں حصہ لیں اور اس طرح تعمیری جہاد کے نام سے ایک انقلابی ادارے نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور لوگوں کے مختلف گروہوں خصوصاً جوانوں اور یونیورسٹی کے طلباء نے محروم علاقوں اور دیہاتوں میں جانکر خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کی خاطر خدمت خلق کا آغاز کیا۔

(۷۵) افغانستان اور عراق کے لاکھوں پناہ گزین :-

۱۹۷۸ء میں افغانستان پر روسی جارحیت کے بعد ملت افغانستان کا سیاسی اور اقتصادی نظام دو دم پریم کو جاتا ہے اور وہ مسلمان جو اہل جنگ نہیں تھے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں جنگ میں بوٹی مرز میں کو چھوڑ کر ایران اور پاکستان پہنچتے ہیں۔ دوسری طرف بڑی طاقتوں کی جانب سے صدر کو اشتعال دلانا ایک خونین جنگ کا سبب بنتا ہے جس کا نتیجہ لاکھوں عورتوں کا بے گھر ہونا اور ایران کی سرحدوں کی جانب روانہ ہونے میں نکلنا ہے۔ اس طرح نیا افغانی ایران اپنی ہلکے کھولتے ہی جیسے لاکھوں سے زیادہ افغان پناہ گزینوں اور کئی لاکھ عراقی پناہ گزینوں سے دربر ہوتا ہے اور وینی برادری کی خاطر ان کو پناہ دیتا ہے۔

(۷۶) قاضی شرع :-

قاضی شرع وہی اسلامی حج ہے جو سلامی احکامات اور شرعی اصولوں کی بنیاد پر فیصلے کرتا ہے۔ اسلام میں حج کا عہدہ نہایت اہم ہے اور اس کو ایسی اہمیت حاصل ہے کہ قرآن کریم وضع اللہ کا میں قاضی کو خدا کا جانشین بتاتا ہے۔ اسلامی حج ایک باغ، حائل، مؤمن، عادل اور خدائی قوانین کا پانے والا شخص ہوتا ہے۔

(۷۷) سورہ توبہ :-

سورہ توبہ جس کا دوسرا نام سورہ بروت ہے قرآن مجید کی سات طویل سورتوں میں سے ایک ہے یہ سورہ جو قرآن کی نویں سورہ ہے ایک مستقل اور دھڑلے سے پڑھنے کے بلکہ میں نہیں ہے بلکہ اس میں کفار سے بیزار، مشرکین سے جنگ اور اہل کتاب سے جنگ جیسے مضامین منفقین، جنگ کے لئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی اور ان لوگوں کی تنبیہ کے بارے میں مضمون

نے جہاد کی خلاف ورزی کی، انقلاب موجود ہیں اور کچھ اور موضوعات بھی شامل ہیں۔

(۷۸) مسلح افواج اور پلیس۔

اسلامی جمہوریہ ایران میں مسلح قوتوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے :

مسلح افواج اور مسلح پلیس۔ مسلح افواج میں فوج، اسلامی انقلاب کی سپاہ پاسداران اور عوامی رضا کار فوج (بسیج) شامل ہیں جن کا فرض اسلامی جمہوریہ ایران اور ملک کی سرحدوں کا غیر ملکیوں کی جارحیتوں سے تحفظ اور اس ملک کے مسلمان عوام کی آزادی و خود مختاری کا دفاع ہے۔ مسلح پلیس میں شہری پلیس "ترتارمری" (مضافاتی پلیس) اور "اسلامی انقلاب کی کیٹیاں" شامل ہیں جو ملک کے اندر نظم و نسق اور سلامتی کے تحفظ کی ذمہ دار ہیں۔

(۷۹) سپاہ (پاسداران انقلاب اسلامی)۔

اسلامی انقلاب کی سپاہ پاسداران قائد کی اہل کمان کے تحت ایک تنظیم ہے جس کا مقصد ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے ثمرات کا تحفظ اور خدائی مقاصد کو جائز عمل پہنچانے اور اسلامی جمہوریہ ایران کے قوانین کے مطابق خدائی قوانین کی حکومت کی توسیع کے لئے لگاتار کوششیں نیز دیگر مسلح افواج کے ساتھ تعاون اور عوامی فوج کی تنظیم اور ان کی فوجی تربیت کے ذریعے اسلامی جمہوریہ ایران کی دفاعی توانائی کی تقویت ہے۔

(۸۰) عوامی رضا کار فوج (بسیج)۔

جب کوئی قوم غیروں کے تسلط سے رہائی اور خدائی حکومت کے قیام کے لئے مستعدہ طور پر اٹھ کھڑی ہوتی ہے تو اپنے انقلاب کے دفاع کو صرف فوج اور سپاہ پر مشتمل افواج کا فرض نہیں سمجھتی۔ ایک ایسے معاشرے میں تمام لوگ اپنے انقلاب کے دفاع کے لئے آمادہ ہوتے

ہیں اور فوجی و جنگی تعلیمات کو حاصل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں لہذا امام خمینی قدس سرہ نے فرمایا ہے: "اسلامی ملک کو مکمل طور پر فوجی ہونا چاہیے۔"

بنابرین بنیادی آئین نے حکومت پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ فوج اور سپاہ پاسداران کی مستقل فوج کے مجوزہ ملک کے تمام افراد کے لئے اسلامی اصولوں کے مطابق فوجی ٹریننگ کے پروگرام اور امکانات فراہم کریں تاکہ تمام افراد ہمیشہ ملک اور ایران کے اسلامی جمہوریہ نظام کے مسلح دفاع کی توانائی کے حامل ہوں۔ ایران کے عوام کو اس رضا کار فوج میں شریک ہرگز کوشش کر رہے ہیں کہ اس عظیم فوج کو وجود میں لائیں جس کو "میں ملین کی فوج" کہتے ہیں۔

(۸۱) جہاد :-

خدا کی راہ میں جہاد ہر مسلمان فرد کے لئے بہترین اور اہم ترین فرائض میں سے ہے اور مجاہد و محسن علیٰ انفرادی درجات اور اپنے خدا کی خاص مغفرت اور رحمت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ مجاہد محسن میدان جہاد میں حاضر ہو کر اپنی جان اور مال کو بہشت جہودانی کے بدلے خدا کے اقدار پہنچاتا ہے۔ البتہ یہ سودا نہایت کامیاب اور نفع بخش ہوتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "وہ لوگ جو خدا کی راہ میں اور بندگانِ خدا کی آزادی کے لئے لڑتے اور جہاد کرتے ہیں قیامت میں اس دوزخ سے جنت میں داخل ہوں گے جس کا نام 'بابِ مجاہدین' ہے۔ وہ لوگ نہایت شہن اور عزت کے ساتھ اسلحہ اٹھائے ہوئے سب کی نظروں کے سامنے اور سب جنتیوں سے پہلے داخل ہوں گے۔ پروردگار کے مقرب فرشتے ان کو سلام کریں گے اور خوش آمد یہ کہیں گے اور دوسرے ملک ان کے دل پہ اور تمام پر شک کریں گے۔ جہاد کے سلسلے میں مختلف قسم کے حکامات پائے جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک کے بارے میں

خاص شرعی اصولوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۸۲) مسلط کردہ جنگ۔

ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی پر امریکہ دنیا کے اہم ترین اسٹریٹجک علاقوں میں سے ایک کو کھو بیٹھا اور اس کے عظیم ذخائر سے اس کا اقتدار ختم ہو گیا۔ لہذا اس نے مختلف چالوں کے ذریعے اس پر پھر سے قبضہ کرنے کی کوشش شروع کی اور ملکی باغیوں کی مدد، ایران پر (حملہ طعن کے نام سے مشہور) فوجی حملہ اور بینات کی قیادت اسی سیاست پر مبنی تھی۔ جب ان چالوں میں سے کسی سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تو اس نے ایک اور چال چلی اور حکومت عراق کو جو ہمہ پہنچانہ خصوصیات کی حامل تھی اس بات پر آمگسایا کہ اسلامی انقلاب پر بلا دور میں جنگ مسلط کر دے۔ اس جنگ میں جس کے باعث لاکھوں انسان ہلاک ہوئے، اربوں ڈالر کا نقصان ہوا اور لاکھوں انسان پابچ، زخمی، قیدی اور بے گھر ہوئے۔ بڑی طاقتوں اور ان کے معلقہ بگوش غلام مغربی ممالک اپنے کسی مقصد میں بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

۸۳) مجلس شورائے اسلامی۔

مجلس شورائے اسلامی وہ کونسل ہے جس کے ممبروں کو عوام براہ راست اور خفیہ ووٹوں کے ذریعے، انتخاب کرتے ہیں۔ یہ مجلس، نگہبان کونسل کے ہمراہ ملک کی مقتضات کو تشکیل دیتی ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران میں قانون بنانے کا فرض ادا کرتی ہے۔

علاوہ ازیں مجلس (پارلیمنٹ) حکومت کے اہلکاروں کی صلاحیت پر نگرانی کرتی ہے، اقتصادی پروگراموں کی کیفیت، کمیت، آمدنی کے حصول اور ملکی اخراجات کے طریقے کو بھی معین کرتی ہے اور ہمیشہ اور ہر جگہ ملت کے حقوق کی محافظ اور ان کے مفادات کی مدافع ہے۔

مجلس کے ایک دور کی مدت چار سال اور میران کی تعداد ۶۰ افراد ہے۔

(۸۳) مشرودہ (آئینی حکومت) -

انیسویں صدی کے، اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں ایران کی حالت کی خوبی اور حکومت کے باطن، مورین، استبداد کے، بے بنیاد اور حکام کے جوہر و تم سے ظلم کا تنگ آجانا، سردت کے بادشاہ مظفر الدین شاہ کی علی اسود کے نظم و نسق میں کمزوری و عدم لوقت، لوگوں کی روز افزوں بیداری اور انہی نیز دیگر مل و بابا بنے، ایک انقلاب کی زمین ہوا کہ جو نہضت مشرودہ آئینی حکومت کی تھی ایک کے نام سے مشہور ہوا اور طویل مقابلوں اور جدوجہد کے بعد سرکار ۱۳۲۳ ہجری شمسی (۱۹۰۴ء) میں کامیاب ہو گیا۔

مگرچہ اس تحریک کی صحیح راستے پر ہدایت نہیں ہوئی لیکن ایران کی اجتماعی تعلیم، مبنیاتی امتیاز کا تہ، دیباہوں اور بڑے زمینداروں کے اقتدار کے عمل کا سہار ہونا اور قانون نیز انصاف کا برقرار کرنا ایک غیر تبدیلی کا باعث بنے لیکن افسوس کہ اسلام کی نجات بخش تعلیمات سے آئینی حکومت کے انحراف نے اس تحریک کو مطلوب انجام تک پہنچے نہیں دیا اور رضا خان کی بناؤت کے بعد مروجہ سلطنتی نظام نے دوبارہ حاکمیت اختیار کر لی۔

(۸۵) مراجع -

مرتبہ میں رجوع کی جگہ مذہبی اصطلاحات میں دینی رہنما کے لئے استعمال ہوتی ہے، کیونکہ لوگ اپنے مسائل، مشکلات اور سوالات کے سلسلے میں ان سے رجوع کرتے ہیں، اس خاطر کہ مسلمان اصلاحی احکامات میں کسی کی پیروی کریں، کیونکہ ان کا علم کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور عدل بھی مرجعیت کا لازمہ ہے۔ مرتبہ تعلیم کو خود پرست فقیہ، دین کا نگہبان، انسانی خرابیات کا

منافع اور صرف اپنی احکامات کا مطیع ہونا چاہئے۔ اس صورت میں لوگوں پر اس کی پیروی واجب ہے۔

(۸۶) سرکاری مذہبی اقلیتیں :-

اسلامی جمہوریہ ایران کے بنیادی آئین کی تیسریوں دفعہ کے مطابق : صرف زرتشتی ، یہودی اور عیسائی ایرانی مذہبی اقلیتیں تسلیم کی جاتی ہیں جو قانون کی حدود میں اپنے مذہبی مراسم کو انجام دینے میں آزاد ہیں اور ذاتی معاملات اور دینی تعلیمات میں اپنے آئین کے مطابق عمل کر سکتی ہیں۔ اس قانون کی دفعہ چودہ میں ، اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ غیر مسلم افراد کے ساتھ اخلاق حسنہ اور اسلامی عدل و مساوات کے ساتھ پیش آئیں اور ان کے انسانی حقوق کا پاس رکھیں۔ یہ دفعہ ان لوگوں کے حق میں مستبر ہے جو اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف سازش اور کارروائی نہ کریں۔

(۸۷) نگہبان کونسل :-

اسلامی جمہوریہ ایران میں مجلس کے پاس کردہ قوانین کے اسلامی احکامات اور بنیادی آئین کے خلاف نہ ہونے کے متفقہ کی خاطر نگہبان کونسل کے نام سے ایک کونسل تشکیل ہوتی ہے جو چھ عادل اور آگاہ فقہ اور ای طرح مختلف قانونی شعبوں کے چھ ماہرین قانون پر مشتمل ہوتی ہے (بنیادی آئین دفعہ ۹۱) یہ افراد چھ سال کے لئے انتخاب ہوتے ہیں۔

(بنیادی آئین ، دفعہ ۹۲) مجلس شورائے اسلامی نگہبان کونسل کی موجودگی کے بغیر قانونی حیثیت نہیں رکھتی (بنیادی آئین ، دفعہ ۹۳) اسی کے ساتھ مجلس کے پاس کردہ تمام قوانین کو اسلامی اصولوں اور بنیادی آئین سے مطابقت یا عدم مطابقت کی تائید اور تحقیق کے لئے نگہبان کونسل

کے پاس بھیجا جاتا ہے (بنیادی آئین، دفعہ ۹۳)

(۸۹) شرع مطہر :-

مفت میں شرع کے معنی یہ ہیں کہ وہ شرع اور دین کے پانی کا رستہ ہیں چونکہ خدائی قوانین بہت سے پہاڑوں سے پانی اور دریا کے رستے کی مانند ہیں، قرآن نے تشبیہ اور استعارہ کے طور پر مدنی احکامات اور قوانین کو شریعت کا نام دیا ہے۔

(۹۰) بنیادی آئین :-

اسلامی جمہوریہ ایران کا بنیادی آئین اسلامی اصول و ضوابط کی بنیاد پر ایرانی معاشرے کے ثقافتی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی احوال کو بیان کرتا ہے جو امت اسلامیہ کی دس تہذیبوں کی تصویر ہے۔ یہ قانون جو ایک تہذیب، بات و باب اور ایک سو پچتر دفعات پر مشتمل ہے اور ۱۳۵۸ ہجری شمسی (۱۹۷۹ء) میں ایرانی قوم کے ۹۹.۵ فیصد مثبت ووٹوں سے پاس ہوا ہے سلام در سلامی حکومت پر ایرانی قوم کے اعتقاد کی دستاویز اور دسیوں ہزار تہذیبوں کے خون کا قمر ہے۔ ام خمینی قدس سرہ بنیادی آئین کو اسلامی جمہوریہ کا عظیم ترین ثمرہ جانتے ہیں۔ ۱۳۶۸ ہجری شمسی (۱۹۸۹ء) میں اس میں یکتہ کلمہ بڑھایا گیا ہے۔

(۹۱) ولایت فقیہ :-

ذاتی احکامات، مکتب کے حقیقی منابع اور معتبر احادیث کے حوالے سے امامت اور آخری معصوم کی غیبت کے بعد حکومت تشکیل دینے کے سلسلے میں انبیاء کی تاریخی ذمہ داری کی ضرورت کے تحت مکتب کے سب سے زیادہ آگاہ اور صالح فرد کے اوپر لازم ہوگی تاکہ اس طرہت ولایت اور انبیاء کی حکومت کا سلسلہ جاری رہے۔ یہ اللہ ہی امت کے فقہاء اور علماء

ہیں، دنیا کے وارث اور ملین ہیں اور ان کی حکومت کا نام "دلائت فقیہ" ہے۔ اس بنیاد پر بنیادی آئین اس جامع شرائط فقیہ کی قیادت کے سلسلے میں تحقیق کے میدان کو فراہم کرے جس کو عوام کی جانب سے قائد تسلیم کیا جاتا ہے تاکہ وہ حکومت کے مختلف ارکان کے اپنے حقیقی اسلامی فرائض سے محفوظ رہنے کا ضامن ہو۔

(۹۱) ماہرین (خبیرگان) :-

ایران کے اسلامی جمہوریہ نظام میں ملکی امور کو رائے عامہ کی بنیاد پر اور انتخابات کے ذریعے انجام پانا چاہئے، خواہ وہ صدر جمہوریہ کے تئیں کے لئے یا مجلس شورائے اسلامی کے ممبروں یا کونسلوں وغیرہ کے اراکین کے تئیں کے لئے ہوں۔ اگر کسی مسئلے میں عوام کی اکثریت کی رائے لینا ممکن نہ ہو یا اس مقصد تک رسائی کے لئے مباحثات و مذاکرات کی ضرورت ہو تو اس صورت میں عوام اپنے ماہرین اور قابل اعتماد لوگوں کا انتخاب کر کے ان کو "ماہرین کی کونسل" نامی جگہ پر جمع کریں گے اور وہ لوگوں کے ہر نظر و موضوع کے بارے میں بحث کریں گے جیسے کہ بنیادی آئین کے ماہرین یا قیادتی انتخاب کے ماہرین وغیرہ کے بارے میں۔

(۹۲) قیادتی کونسل اور قائد :-

اگر ضروری شرائط پر پورا اترنے والا ایک فقیہ لوگوں کی بھاری اکثریت کی جانب سے مرجع تقلید اور قائد کی حیثیت سے تسلیم کر لیا جائے تو یہ قائد ولی امر اور اس عہدے کی تمام فہمہ داریوں کا حامل ہوگا اور اگر ایمان ہو تو عوام کے منتخب کردہ ماہرین ان تمام لوگوں کے بارے میں جو مرجعیت اور قیادت کی صلاحیت رکھتے ہوں تحقیق اور مشورہ کریں گے اور قیادت کی صلاحیت رکھنے والے تین یا پانچ مرجع تقلید کو قیادتی کونسل کے اراکین کے عنوان سے

متعارف کر نہیں گئے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس دفعہ کی اسلامی جمہوریہ ایران کے بنیادی آئین پر نظر ثانی میں صوبہ کردی گئی ہے اور مسلم معاشرے کی قیادت کو کونسل کی شکل میں نظر نہیں رکھا گیا ہے۔

۹۳ گناہ کبیرہ :-

گناہ کبیرہ کی تعریف اور من کی تعداد کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف رائے موجود ہے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام ان گناہوں کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہیں جن کے ارتکاب کرنے والے کے لئے خدا نے جہنم کو واجب قرار دیا ہے۔ گناہ کبیرہ کی صحیح تعداد کا ذکر ہمیں کیا ہو سکتا لیکن زیادہ تر روایات میں ان کی تعداد سات بتائی گئی ہے۔ ان سات گناہوں کے معنات میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے جو یہ ہیں :- شرک، انسانی قتل، پاکدامن عورت پر زنا کا لازم لگانا، یتیم کا مال کھانا، زنا، جنگ سے فرار اور والدین کی نافرمانی۔

ابت رب الخواصی، رحمت خداوندی سے ناسیدی، خدا کی پال سے محفوظ رہنا، لوگوں کی غیبت کرنا اور ناحق گوئی دینا وغیرہ پر جس گناہ کبیرہ ہونے کے لحاظ سے زور دیا

گیا ہے۔
۹۴ تقویٰ :-

تقویٰ وہ باطنی قوت ہے جو انسان کو ان اعمال کو انجام دینے میں مدد کرتی ہے جو اس کے ایمان کے مطابق ہوتے ہیں اور اس کو ان اعمال سے روکتی ہے جو اس کے ایمان کے خلاف ہوتے ہیں۔ تقویٰ اندرونی و بیرونی واقعات سے پیدا ہونے والے شیعہ جانی دوسروں کے مقابلے میں استقامت اور خود داری کی طاقت ہے

۹۵) بنیادی آئین کی دفعہ ۱۰۹ :-

اسلامی جمہوریہ ایران کے بنیادی آئین کی دفعہ ۱۰۹ قائد یا قیادت کو نسل کے راکین کی شرائط اور صفات کو بیان کرتی ہے۔ یہ شرائط درج ذیل ہیں :-

قیادت کے لئے ضروری تقویٰ اور علمی صلاحیت، سیاسی اور سماجی بصیرت، شجاعت، قدرت اور کافی انتظامی صلاحیت، اس دفعہ میں بنیادی آئین کی "مصلح میں" قائد کی شرائط اور صفات "کے عنوان سے معمولی تبدیلی کی گئی ہے۔

۹۶) بنیادی آئین کی دفعہ ۱۱۰ :-

اسلامی جمہوریہ ایران کے بنیادی آئین کی دفعہ ۱۱۰ قائد کے فرائض اور اختیارات کو بیان کرتی ہے۔ ان اختیارات اور فرائض میں سے اہم یہ ہیں :-

مجلس کو نسل کے فقہاء کا تین، ملک کی عدلیہ کے اعلیٰ عہدیدار کا تقرر، مسلح افواج کے کمانڈروں کا تقرر اور ان کی برطرفی، اعلیٰ وفاقی کونسل کی تشکیل، جنگ اور صلح کا اعلان، عوام کے ذریعے انتخاب ہونے والے صدر جمہوریہ کے حکم ترقی پر دستخط، صدر جمہوریہ کی برطرفی، ملکی مصلحتوں کا تحفظ رکھنا، اسلامی اصولوں کی حدود میں مجرمین کی سزا میں کمی یا ان کو معاف کرنا، بنیادی آئین کے ٹکڑے میں اس دفعہ میں معمولی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔

۹۷) اعلیٰ عدالتی کونسل :-

یہ کونسل جو اسلامی جمہوریہ ایران کی عدلیہ کا سب سے بڑا عہدہ تھا، بنیادی آئین میں ٹکڑے کے اضافے کے ساتھ حذف کر دیا گیا اور عدلیہ کا اعلیٰ ترین عہدہ یک شخص کے ذمے کر دیا گیا۔

۹۸ عدلیہ :-

بنیادی آئین کے مطابق تمام عدالتوں کو ایک سرکاری مقتدرہ اقتصادی کی پیروی کرنی چاہئے اور وہ عدلیہ ہے۔ یہ ادارہ عدلیہ کے اعلیٰ عہدیدار کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ یمن کے نظام میں وزیر عدلیہ کا فرض دوسرے وزیروں سے مختلف ہے، دوسرے وزارت خاص میں وزارت خزانے کی تمام سرگرمیوں کا ذمہ دار وزیر ہوتا ہے لیکن عدلیہ میں اس کا وزیر عدالتوں سے متعلق مدافعتی امور اور فیصلے سننے میں کوئی ذمہ داری نہیں رکھتا اور اس کا اہم کام عدلیہ اور کابینہ نیز وزارت خزانوں اور مجلس شوریٰ شامی کے درمیان ضروری ارتباط برقرار رکھنا ہے۔

۹۹ واجب کفائی :-

واجب وہ حکم ہے جس کا انجام دینا ضروری اور فرض ہے اور اس کا ترک کرنا گناہ شمار ہوتا ہے مثلاً نماز پڑھنا۔

واجب دو قسم کے ہیں: واجب مین اور واجب کفائی۔ واجب مین وہ واجب ہے جس کا ادا کرنا مسلمان فرد کے لئے ضروری ہے مثلاً کے طہر پر نماز و روزہ کی ادائیگی۔ واجب کفائی وہ واجب ہے جس کی انجام دہی کے لئے شارع مقدس نے مسلمانوں کے اجتماع سے درخواست کی ہو اور اگر کسی ایک شخص یا کچھ لوگوں نے اس کو انجام دے دیا تو وہ عمل دوسرے لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ ہر المعروف اور نبی من المنکر اور ڈوبنے والے کو نجات دلانا۔

۱۰۰ پان ایرا نرم :-

”پان“ ایک انگریزی سابقہ ہے جس کے مختلف معانی اور مفہیم ہیں۔ اس کا ایک مفہوم جو پان ایر نرم ”کی اصطلاح کے قریب سے مناسبت رکھتا ہے“ کل: ”سب پر مشتمل“ اور

”عام اتحاد کا طرز قرار ہے۔ اس وفاسات کے ساتھ ”پان ایڈنزم“ تمام ایرانیوں کے اتحاد کی طرز قرار ہے جو ایک قومی تحریک ہے۔ اس تحریک میں موجود انسانی امتقادات کو نہیں بلکہ قومی، نسلی اور قبائلی مسائل کو بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔

(۱۰۱) مجاہد خلق :-

”مجاہد خلق“ مفہوم کے لحاظ سے ”لوگوں کے لئے سنی و کوشش کرنے والا“ یا ”لوگوں کے لئے لڑنے والا“ ہے لیکن درحقیقت اور ملت ایران کی سیاسی تاریخ میں ”مجاہدین خلق“ ایک چھاپہ دار گردہ کا نام ہے جو ۱۳۴۲ ہجری شمسی میں شاہ سے مقابلے کے لئے قائم ہوا۔ اس تنظیم نے اس کے لیڈروں کی مکتبہ اسلام کے ہر جانبہ امور اور تعلیمات سے عدم واقفیت کی وجہ سے اقتدار کی آئیڈیالوجی کا انتخاب کیا اور یہ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ایک فتنہ کی دشت میں انقلاب اور اس کی قوتوں کے مقابلے میں قرار پائی اور اس نے لوگوں کے سچے خدمتگاروں اور پابند عہد علماء، ہمدرد افراد اور بہترین جوانوں کی ایک بھاری تعداد کو شہید کر دیا۔ اس نے پورے ملک میں دیووں، بھم کے دھماکوں اور مکانوں اور بے گناہ لوگوں سے بھری بسوں کو شگ لگا کر خون کی ندی بہا دی۔ یہ گردہ جس نے ایران کے اسلامی جمہوریہ نظام کا تختہ الٹنے کی کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کیا، کچھ مصلوں کے سطرے ہونے کے بعد انقلابی قوتوں کے قریب سے کچل دیا گیا اور ان میں سے کچھ لوگ ملک سے بھاگ گئے، وہ لوگ جو کہ کبھی خود کو امپریلسٹ دشمن بتاتے تھے اور اپنی اہمیت کے فاش ہونے سے غائلے تھے، آج امپریلسٹوں کے دامن میں اپنی شرمناک زندگی کے آخری ایام نہایت بے عزتی کے ساتھ گزار رہے ہیں۔ مجاہدین خلق نامی دہشت گرد گردہ مدام میں ”منافقین“ کے نام سے مشہور ہے جو ان کی پلید مافنی خصلت کی نشاندہی کرتا ہے۔

(۱۰۲) فدائی خلق :-

ایران کے "فدائی خلق" پہ مار "ایران کے مشہور مارکسٹ گروہوں میں سے تھے، جنہوں نے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس انقلاب کے خلاف اپنی دہشت گردانہ اور سیاسی کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ اس گروہ کا سابقہ ۱۹۶۶ء سے تعلق رکھتا ہے جب مارکسٹ طالب علموں کے ایک گروہ نے تدریجی طور پر "آئینہ" کیس مارکسزم کے موقف سے پشیمان ہو کر مارکسزم کے موقف کی طرف رجحان حاصل کیا۔

حکومت شاہ کے چاروں کے خلاف اس گروہ کی دہشت گردانہ کارروائیوں کے باوجود اس گروہ کا سماجی ڈھ، لائیک اور بائیں بازو کی طرف رجحان رکھنے والے یونیورسٹی کے طالب علموں کی حد تک ہی محدود رہا اور اس نے عوام کے درمیان مقبولیت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل نہ کی۔ یہ لوگ ایران میں فوری طور پر سوشلسٹ نظام کی برقراری کے خواہاں تھے، لیکن انٹیلیجنٹ اور سیاسی بحران نے تدریجی طور پر اس کو مختلف شعبوں میں بانٹ دیا۔ مارکسزم اور سوویت یونین کے عالمی بحران نے ان عناصر پر گہرا اثر چھوڑا جس کے باعث سیاسی طور پر وہ کمزور ہو گیا۔

(۱۰۳) تودہ پارٹی :-

"تودہ پارٹی" ایران کی قدیمی اور معروف ترین مارکسٹ، لیننٹ پارٹی ہے جو ۱۹۲۰ء میں قائم ہوئی اور ۱۹۴۲ء میں تودہ پارٹی کے نام سے اپنی کارروائی کا آغاز کیا۔ اس پارٹی نے اپنی سیاسی سرگرمی کے دوران روس کی جاسوسی تنظیم سے براہ راست رابطہ قائم کر کے ایسے مواقع تلاش کئے جن کے سبب ایرانی معاشرے میں "دین فساد" کے نام سے مشہور ہو گئی

ان مواقع میں سب سے اہم موقف یہ تھا کہ اس پارٹی نے ایران کے آذربائیجان اور کردستان صوبوں کی سرخ فوج کے ذریعے تقسیم اور شمالی ایران کے تیل کے اختیار کو حکومت روس کے حوالے کرنے سے متعلق حمایت کی۔

۱۹ اگست ۱۹۵۳ء کی بغاوت کے بعد اور محمد رضا شاہ کی سلطنت کے دوام کے دوران ایران کے اندر تودہ پارٹی کی سرگرمیاں رک گئیں۔ ۱۹۷۹ء تک یعنی ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی تک تودہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے اراکین، مشرقی جرمنی کے لائپزیک شہر میں موجود تھے۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد دوسری پارٹیاں اور گرد ہوں کی مانند اس پارٹی کے لئے بھی دوبارہ سرگرمی کے آغاز کے لئے زمین چھوڑ چکی تھیں لیکن اس پارٹی کو اپنے الحادوی عقیدے اور منافقانہ روش کے سبب برسوں کی کوششوں اور وسیع پروپیگنڈوں کے باوجود علوم کے درمیان مقام حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ۱۹۸۳ء میں اس پارٹی کے دس کی بجاویں خفیہ تنظیم (کے، جی، بی) اور فوجی اطلاعات کے ادارے (جی، اے، اے) کے ساتھ رابطے کے انکشاف کے بعد اس کی مرکزی کمیٹی کے سربراہوں کو گرفتار کر کے اس کے خفیہ چیئرمین کو تباہ کر دیا گیا۔

(۱۰۳) توجہ علمیہ (دینی تعلیمی مرکز)۔

تعلیم کے مطابق توجہ علمیہ (دینی تعلیمی مرکز) اسلامی علوم اور فہمی کے حاصل کرنے اور علمی، اخلاقی اور فہم کے برابر اسلامی ثقافت سے آشنائی کی جگہ ہے اور اس کا نظام دینی تدریسی کے احساس پر استوار ہے۔ دینی تعلیمی مراکز کا قائم کرنا ایک قرآنی حکم ہے جو سورۃ قہر کی آیت نمبر ۱۲۲ میں آیا ہے۔ رسول اللہ کے زمانے میں اسلام کے تعلیمی مراکز میں وہ پیدار نہیں تھے لیکن

محرم و نیام کے ساتھ اسلامی معاشرے کی وسعت اور مشکلات نے ایسے حالات پیدا کئے کہ اسلامی حکامات تک دینی اور آیات و روایات سے صحیح حکم کے استخراج اور سب سے زیادہ اہم دینی علوم کے تنقید اور من کی مشاعت کے لئے نئے ذرائع اور خاص انتظامات کی ضرورت پڑی لہذا وہ مرکز جو بعد میں مدرسہ اور حوزہ علمیہ کے نام سے وجود میں آیا اس میں تحقیق و مطالعے، تعلیم و تعلم، کتب و کتب خانہ نیز اسلام سے آشنائی اور اس کے بارے میں تحقیق کے تمام ذرائع جمع ہوئے۔

رسال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک کے عظیم تعلیمی اور دینی مراکز یہ ہیں۔

حوزہ علمیہ رسول اکرمؐ۔ حوزہ علمیہ میرزا موسیٰؒ۔ حوزہ علمیہ امام حسنؑ و امام حسینؑ۔
 حوزہ علمیہ امام محمد باقرؑ۔ حوزہ علمیہ امام صادقؑ۔ حوزہ علمیہ امام کاظمؑ۔
 حوزہ علمیہ نجف۔ حوزہ علمیہ قم۔ حوزہ علمیہ اصفہان۔

۱۵۔ حوزہ علمیہ قم (قم کا دینی تعلیمی مرکز) :-

قم، ایران کے شہید آبادی کے قدیمی ترین شہروں میں سے ہے اور ائمہ معصومینؑ کے زمانے سے کتب تشیع کا ایک زبودست اور پائیدار مرکز رہا۔ سب سے پہلے قم میں علمی تحریک کا آغاز مدفوع مالدین مہدی بن محمد شہری کے دہیے ہوا اور یہ تحریک چوتھی صدی اور پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ اس طرح قم میں تشیع اور صغریٰ ثقافت کی موجودگی شیعوں کے آئینوں، امام کی ہمیشہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی آمد کے پہلے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس منظر نقوش کی دولت کے بعد من کا مزار مبارک ایک ایسی شمع بن گیا جس نے اہل بیتؑ کے تمام عاشقوں کو اپنی طرف کھینچا اور قم کو زیادہ علمی مرکزیت حاصل ہو گئی۔ قم کا دینی تعلیمی مرکز ہزار سال سے کچھ اوپر کے دوران مختلف نشیب و فراز سے گزر رہا ہے اور اس کے آفری

نشیب میں جو مشہور مرحوم محقق اور مرحوم میرزا قاسمی کے عہد کے بعد وجود میں آیا قلم کمر ہو گیا اور حتیٰ مدثر فیضیہ اور مدرسہ دارالاشعاع دیرہنہ میں بدل گئے، وہاں پروفیسروں اور دیوبندوں کی آمد و رفت ہونے لگی اور نہایت افسوسناک صورت میں قلم کا دینی تعلیمی مرکز تعطیل کا شکار ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ مرحوم آیت اللہ حاضری یزدی کے قلم اُسنے کے بعد نہ صرف یہ کہ حوزہ علمیہ کو ایک نئی زندگی ملی بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک ایسا مرکز قائم ہوا کہ آج عالم تشیع کے عظیم ترین اور فعال ترین دینی تعلیمی مرکز کی حیثیت سے تحصیل، تدریس، تالیف، تحقیق اور مکتبہ تشیع کی مالا مال ثقافت کی تبلیغ اور اشاعت میں مشغول ہے اور عظیم ترین فکری، علمی اور تبلیغی تحریکوں کا مرکز بن گیا ہے۔

۱۰۶) صالح بزرگ (سلف صالح) :-

امام ہادی علیہ السلام کے زمانے سے اب تک مذہب تشیع نے اپنے دامن میں بہت سے عظیم فقہاء کی پرورش کی ہے اور ان کی بے شمار تعجبناک کتب اور بہت سے عظیم منابع تحقیقی موجود ہیں۔ صالح بزرگوں (سلف صالح) سے سزاوارتہ امتیاز فقہاء ہیں جو کہ اسلامی احکام کو بڑے ہی دقیق طور پر اس کے منابع اور ذرائع سے استنباط کرتے اور تالیف و تدریس کیا کرتے نیز خود بھی ان پر عمل کیا کرتے تھے۔

۱۰۷) عرفان (میردسلوک الی اللہ) :-

عرفان، ایک علمی اور ثقافتی ادارے کی حیثیت سے دوشنبہ پر مشتمل ہے، تفراتی عرفان اعلیٰ عرفان۔ علی عرفان کو میردسلوک کا علم بھی کہا گیا ہے۔ میردسلوک کے علم میں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ سالک (ادبی عرفان کے مبتدی) کو انسانیت کی اعلیٰ چوٹی یعنی "توحید" تک پہنچنے کے لئے کہاں سے شروع کرنا چاہئے۔ بالترتیب کن مسائل اور مراحل کو طے کرنا چاہئے۔

د راستے میں بس کون ملامت کا سامنا ہوتا ہے اور بس پر کیا گزرتی ہے۔ البتہ ان تمام منازل اور مراحل کو ایک ایسے کال اور پتہ انسان کی گزرتی میں ملے کر نہ چاہئے جو اس راہ سے پہلے گزر کر نہ چکا ہو اور منزلوں کی راہ و رسم سے واقف ہو۔ وہ توحید جو ایک عارف کے نکتہ نگار سے انسانیت کی بندہ چوٹی تار ہوتی ہے اور عارف کے سیر و سلوک کی آخری منزل ہے۔ مام و گویں کی توحید اور سنی فلسفیوں کی توحید سے مختلف ہے۔ عارف کی توحید یعنی سلوک کے ذریعے اس سرے پر پہنچنا جہاں خدا کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

جہاد اکبر :-

مکتب اسلام کی اہم بحثوں میں سے ایک جہاد اور جدوجہد کی بحث ہے۔ مجاہد کے لئے بیان ہونے والی نصیحتیں بہت زیادہ اور قابل توجہ ہیں۔ مجاہد کا انفرادی اور جمعی دوسروں سے زیادہ ہے لیکن تمام مجاہدوں میں سب سے زیادہ اہم اور قابل قدر جہاد نفس (نفس کشی) ہے جس کو جہاد اکبر کہتے ہیں۔ نفس کا جہاد انسان کے باطن میں اٹلی اقدار وجود میں لاتا ہے جو نفس کا جہاد تمام دیگر جہادوں کی بنیاد ہے اور ختم ہونے والی چیز نہیں ہے۔ اس جہاد کو ساری زندگی جاری رہنا چاہئے کیونکہ انسانی خواہشات ہر جگہ انسان کی تانگ میں لگی ہوئی ہیں۔

(۱۰۹) خارجہ سیاست :-

اسلامی جمہوریہ ایران کی خارجہ سیاست ہر قسم کے تسلط کو قبول کرنے اور ہر قسم کا تسلط بھانسنے کی نفی، برہانہ خود مختاری اور درمیانی سیاست کے تحفظ، تمام مسلمانوں کے حقوق کے دفاع، تسلط پسند طاقتوں سے عدم وابستگی اور جنگ نہ کرنے والی حکومتوں کے ساتھ صلح سمیز تعلقات پر استوار ہے (بنیادی آئین کی دفعہ ۱۵۲) ہر وہ معاہدہ جو قدرتی اور اقتصادی

ذرائع اشاعت، قوت اور ملک کے دیگر شعبوں پر غیر کے تسلط کا سبب بنے منور ہے۔
 (بنیادی آئین کی دفعہ ۱۵۳)۔ اسلامی جمہوریہ ایران تمام انسانی معاشرے میں انسانی سعادت
 کو اپنی آرزو سمجھتا ہے اور استقلال، آزادی اور حق و عدل کی حکومت کو دنیا کے تمام لوگوں کا
 حق مانتا ہے لہذا دیگر اقوام کے داخلی امور میں ہر قسم کی مداخلت سے اجتناب کے ساتھ دنیا
 کے ہر مقام پر سہ ماہیوں کے مقابلے میں مستضعف و محروم عوام کی حق پرستانہ جدوجہد کی حمایت
 کرتا ہے۔ (بنیادی آئین کی دفعہ ۱۵۴)۔

۱۱۰) فطرت :-

انبیاء کی تعلیمات کے مطابق تمام انسانوں کی تخلیق ایک مشترک سرشت اور حقیقت پر
 ہوئی ہے جس کو ”فطرت“ کہتے ہیں۔ یہ مشترک فطرت اس بات کا سبب بنتی ہے کہ مسیح، تربیت
 کی شکل میں تمام انسان یک جہتی اور ہم آہنگ رجحانات اور ضمیر کے حامل ہوں۔ دوسرے الفاظ
 میں اصل فطرت جس کو دینی سارف میں ”آتم سارف“ کے نام سے یاد کیا گیا ہے، اس حقیقت کو
 بیان کرتی ہے کہ تمام انسان، علم و اقتصاد پسندی، عشق و پرستش، حسن پرستی، غیر و فضیلت
 پسندی اور اعلیٰ انسانی عواطف مثلاً نوع دوستی اور ایثار کے حامل ہیں اور یہ تمام رجحانات
 اپنی جگہ پر مکمل مطلق مینی خدا کی جانب رجحان کا جلوہ ہیں۔

۱۱۱) مضامعاتی پلیس :-

مضامعاتی پلیس مسلح انتظامی قوتوں میں سے ایک ہے جو راستوں اور شہر کے باہر
 کے علاقوں کی سلامتی کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔

شہری پلیس۔

شہری پلیس مسلح انتہائی قوتوں میں سے ہے جو شہروں کے اندر انتظامات اور سلامتی کی ذمہ دہ ہے۔

⑬ کیٹیاں۔

اسلامی انقلاب کی کیٹیاں مسلح انتہائی قوتوں میں سے ایک ہیں جو شہروں کے اندر بھی در راستوں اور شہروں سے باہر کے علاقوں میں شہری پلیس اور مضامنی پلیس کے بجائوں کے ہمراہ ملک کے امن و امان کو محفوظ رکھے میں مشغول ہیں کیٹیاں وہ اولین ادارے تھے جو انقلاب کی کامیابی کے بعد پورے ملک میں قائم ہوئے اور ان کے اراکین حوام تھے۔

⑭ لقاء اللہ۔

اس لقاء اور رویت سے مراد علم کے یقینی ترین اور واضح ترین مراحل ہیں اور "رویت" سے تعبیر کرنا اس کی وضاحت اور قطعیت میں مبالغہ کی خاطر ہے۔ خداوند عالم نے اپنے کلام قرآن میں ایک ایسے ذیت کو ثابت کیا ہے جو انگوٹھوں اور حواس کے ذریعے رویت سے جدا اور حقیقت ایک قسم کا درک اور شعور ہے جس کے ذریعے ہر چیز کی حقیقت اور ذات کا درک ہوتا ہے اور اس میں تگمہ یا فکر کا کوئی ہنماں نہیں ہوتا، خداوند عالم نے ایک ایسے شعور کو ثابت کیا ہے جس کے ذریعے انسان اپنے پروردگار کے وجود کو سمجھتا ہے اور اپنے پروردگار کو وہ دنیا کے ذریعے ہے پروردگار کو تک ہے اور گروہ یہ کام ذکر کے قوس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے آپ میں مشغول ہو گیا ہے اور اپنے ارتکاب شدہ گنہوں کا شکار ہو گیا ہے۔

۱۱۵) اعلیٰ دفاعی کونسل۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے بنیادی آئین کی دفعہ ۱۱۰ میں "اعلیٰ دفاعی کونسل" کے قیام کے اختیارات میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کونسل سات ممبرز پر مشتمل ہے۔ جن میں فوج اور سپاہ پاسداران کے مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ بنیادی آئین پر تفسیحات اور اعلیٰ دفاعی کونسل "دفاعی کونسل" کے نام سے دفعہ ۱۷۹ میں مدغم ہو چکی ہے۔ اس میں بدقت کونسل کی ایک شاخ بن گئی ہے۔

۱۱۶) اسٹائن۔

جوزف اسٹائن بائشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا رکن اور دس ویں سوئس پارٹی کے سرکاری ترجمان "آبنا" کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ ۱۹۷۲ء میں پارٹی کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے اور اس کے بعد عملی طور پر دوسری حکومت کا سربراہ بن گیا۔ اسٹائن کی جیسے کہ فقہ ان چیزوں میں سے ہے جن کا ذکر امام قدس سرہ اپنے بیانات میں اکثر کرتے ہیں۔ فقہ یہ تھا کہ تہذیب کی کانفرنس میں جب امریکہ اور برطانیہ کے سربراہ ایران آتے ہیں تو سربراہ یہ وزارت اعتقادات کے باوجود زیادہ تکلفات سے کام نہیں لیتے ہیں لیکن کامیڈی شائن عوام کا مفاد ہونے کے باوجود اپنے ساتھ دو دو دینے والی گائے بھی لاتے ہیں تاکہ ہر روز صبح ہی کا دو دو استعمال کرے۔ یہ تصدیقات اور عوام کی حمایت کے وہ نمبرے جیسے تصانیف ہیں جن پر امام قدس سرہ انگلی دھرتے ہیں۔

۱۱۷) حاشیہ شعل۔

یہ مادہ شمال ایران کے ایک شہر "آمل" میں "کیونسلوں کی یونین" کے ذریعے جو

ایک چوراسا ماؤ ازم کا طرفدار کردہ تھا۔ وجود میں آیا۔ شاہ کے زمانے میں اس گروہ کی کوئی سرگرمی نہیں تھی بلکہ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس کے عناصر امریکہ اور مغربی یورپ سے ایران آئے اور اپنی سرگرمیوں کو شروع کیا اس حادثے کے دوران پچاس مسلح افراد جو کہ شہابی ایران کے جنگوں میں ایران کے خلاف دہشت گردانہ کارروائیوں میں سرگرم تھے۔ پہلے سے بنائے گئے منصوبے کے تحت شہر تہران میں داخل ہوئے، دہشت گردوں کا مقصد شہر پر فوجی قبضہ کرنا تھا۔ انہوں نے یہ خیال کر رکھا تھا کہ کامیابی کی صورت میں اس علاقے کے عوام ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور وہ اس طرح اسلامی انقلاب کے خلاف بغاوت کے لئے ایک مرکز کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس تصور کے برخلاف، دہشت گردوں کی مسلمانہ شورش، اپنے غازی سے اس شہر کے عوام کی جدوجہد استقامت سے رد ہوئی اور یہ شہر مسلح حملہ آوروں کے مقابلے میں بے دفاع عوام کے شدید مقابلے اور گھمسان کی لڑائی کے میدان میں تبدیل ہو گیا۔ تقریباً پانچ گھنٹے کے دوران بھی مسلح عناصر لوگوں کے ذریعے یا تو گرفتار کر لئے گئے یا قتل کر دیئے گئے اور اس طرح یہ سازش ناکام ہو گئی۔ اس حادثے میں عورتوں اور بچوں نیز بے دفاع لوگوں کی ایک کثیر تعداد بھی جاں بحق ہوئی۔

(۱۱۸) کرو۔

کرد ایک ایرانی قوم ہے جو ایران کے مغربی علاقوں میں سکونت پذیر ہے۔

(۱۱۹) بلوچ۔

بلوچ ایک ایرانی قوم ہے جو مشرقی علاقوں میں اور خطہ سیستان و بلوچستان

میں سکونت پذیر ہے۔

۱۲۰) کردستان :-

کردستان، ایران کے مغرب میں کرد آبادی والا صوبہ ہے۔

۱۲۱) ڈیموکریٹ پارٹی :-

ایک قوم پرست پارٹی ہے جس نے کرایان میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اس انقلاب کے خلاف دہشت گردانہ اور مسلمانانہ کارروائی کا اقدام کیا وہ ایران کے کردستان کی ڈیموکریٹ پارٹی تھی یہ پارٹی ۱۹۳۵ء میں اس وقت وجود میں آئی جب ایران کی سرزمین کا ایک حصہ روسی فوج کے قبضے میں تھا۔ اس پارٹی نے سوخ فوج کی مدد سے کردستان میں ایک خود مختار حکومت قائم کی۔ ایران سے روسی فوج کی عقب نشینی کے بعد ۱۹۶۰ء کے عشرے تک ایرانی کردستان کی ڈیموکریٹ پارٹی کی موجودگی نہ تھی لیکن اس کا عنوان روسی طرفدار گردہ تو وہ پارٹی کے ذریعے باقی رہا۔ اسی دوران تو وہ پارٹی کے ایک رکن قاسم نو نے ایران کی تو وہ پارٹی کو چیکو سلوواکیہ کے ذریعے دیئے جانے والے دتئیے (اسکاوشپ) کی مدد سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اور اس نے چیکو سلوواکیہ کی ایک یہودی عدالت سے شادی کر لی۔ موجودہ ثبوتوں کے مطابق وہ اپنی بیوی کے ذریعے امریکہ کی جاسوسی تنظیم میں شامل ہوا اور کچھ عرصے بعد ہندو کی طرف ہجرت کی اور عراق کی دہشت پارٹی کے تعاون سے ”کردستان“ نامی جریڈے کی دوبارہ اشاعت شروع کی اور ایرانی کردستان کی ڈیموکریٹ پارٹی کے عنوان کو تو وہ پارٹی کے انحصار سے نکال دیا۔ ۱۹۷۹ء تک ایران میں ڈیموکریٹ پارٹی کا وجود نہیں تھا لیکن ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد قاسم نو فوری طور پر ایران سے کردستان میں آیا اور اپنی پارٹی کی سرگرمی کے آغاز کا اعلان کر دیا۔ وہ پولو سیاسی گردہ تھا جس نے

کہ انقلابی ایران میں قومی خود مختاری کا مطالبہ پیش کیا۔

(۱۲۲) گو ملہ ۱۔

یہ گروہ اسلام انقلاب کا سیاسی کے موقع پر باوازم کے مہمان کے ساتھ کچھ مہم پسند اور ناکیٹ
عناصر کے ذریعے ایران کے کردستان میں قائم ہوا اور موجودہ شہوتوں کے مطابق اس کے سربراہ
وجود میں آتے ہی مغرب کی جاسوسی تنظیموں خصوصاً برطانیہ اور بغداد کی وابستہ حکومت کے
ذریعے سر کی بنیاد طور پر مادی اور فوجی حمایت مل میں آئی۔ کوہ پارٹی قوم پرستانہ ضرورتوں کے
ذریعے ایرانی گروہوں کو متحدگی کی حوصلہ افزائی کی کوشش کر رہی تھی اور اپنا اقدام ایک سوشلسٹ
کرہ متین تیار کرتی تھی۔ کوہ پارٹی کی شہرت زیادہ تر اس وجہ سے ہوئی کہ لوگوں اور انقلاب
کے مدافعین کا سپاہی طور پر قتل عام کرتی اور وحشیانہ طور پر شکنجے دیا کرتی تھی۔ اس کے
ذریعے اعضاء جسمانی کے کاٹنے، سر کی کھال کے تارنے اور بہت سے مواقع پر کوہ کے
دہشت گردوں کے ذریعے مدافعین انقلاب کو جلانے کے اقدام کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔

(۱۲۳) مدرسی ۲۔

مدرس، ایران کی تاریخ کے ایک حریت پسند سورا، استقلال دوست عالم دین اور
استبداد کے خلاف لڑنے والے مجاہد تھے۔ وہ ۱۲۸۶ ہجری قمری میں اردستان کے قریب ایک
گاؤں میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیمات اصفہان میں اور اعلیٰ تعلیمات نجف
اشرف میں حاصل کیں۔ ان کی سادہ اور عام فہم زبان، مہربانی کی عادت اور سادہ زندگی،
ان کو عوام کا قائد اور اسی سادہ حق ہے۔ مدرس مجلس شہزادے علی کے قانون سازی کے دوسرے
دور میں ۱۳۰۸ ہجری شمسی میں نجف اور ایران کے علمائے دین اور مذہبی پیشواؤں کی جانب سے

مجلس کے توہین پر نگہ رانی کرنے والے پانچ مجتہدوں میں سے ایک کی حیثیت سے انتخاب ہوتے ہیں اور مجلس کے دوسرے دور کے خاتمے کے بعد تہرانی عوام کی جانب سے ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے انتخاب ہوتے ہیں۔ دایستہ حکومتوں اور قوم دشمن اور خدازنہ اقدامات کی مخالفت اور برطانیہ سے حکومت ایران کے ۱۹۱۹ء کے خدازنہ معاہدے کی مخالفت جو اس کو مجلس میں پاس ہونے سے روک دیتی ہے اس بات کا سبب بنتی ہے کہ انگریزوں کے حکم پر مدرس لدان کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے سبیل میں ڈال دیا جاتا ہے اور رسالہ دار رضا خان کے ذریعے ان کو ایڈامس پیچھاٹی جاتی ہیں۔ عوام کا دباؤ اور دن کے بڑھتے ہوئے مظاہرتان کو تین ماہ سبیل میں رہنے کے بعد آزاد کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مجلس میں مدرس کا افتخار راز کرنا، رضا خان کے جہودیت کے منصوبے کو برعلا کر دیتا ہے اور رضا خان کی حکومت اور اس کے منصوبوں سے جو انگریزوں کے حکم پر تیار ہوئے تھے، ان کی مخالفت ان کو مستحار اور مستبدانہ کی سخت ترین اور پائیدار ترین مخالف شخصیت کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ ابھی اور اجنبی پرست جو مدرس کے اثر و رسوخ سے سخت وحشت زدہ ہو گئے تھے اور دن کے قتل کی سازشیں کیے بعد از دیگرے ناکام ہو گئی تھیں، ہندوہ فیصلہ کرتے ہیں کہ حریت پسندی اور اسلام پرستی کی اس جہاد کو خالص کر لیں اور دن کی گرفتاری اور بلاوطنی کی تیاریاں کرتے ہیں اور ۱۳۱۶ ہجری قمری کے ماہ رمضان المبارک کے ایک دن اس عظیم عالم کو مسوم کر کے ان کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

(۱۳۱) ۱۴ اسفند کا سانحہ :-

۱۴ اسفند ۱۳۵۹ ہجری شمسی ۵۱ مارچ ۱۹۸۰ء) اسلامی انقلاب کے خونیں ایام

میں سے ایک ہے۔ اس روز حق اور باطل کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور حق کے پیروکاروں نے کچھ شہیدوں کا تختہ نشین کر کے اسلامی انقلاب کے گھس چمکھ کرنے والے پہلے صدر جمہوریہ بنی مسدک زبیریت دت باطل محاذ کو تباہ کر دیا۔ اس جنگ میں محاذ حق حزب اللہ تھی۔ حزب اللہ نقاباتی سلام۔ روایت فقیہ کے اصول، علماء کی قیادت، مذہبی و اعتقادی مسیادوں، ایشیاء، شہادت، مشرق و مغرب سے بیزار کی مستعد یک تحریک تھی در باطل محاذ آزادیخواہوں، بانئیں بازو اور بانئیں بازو کی جانب رجحان رکھنے والے گروہوں مثلاً مجاہدین خلق، اندانیان خلق، پچاپہ ماروں کے اقلیتی اور اکثریتی گروہوں اور پیکاری نام کے جنگجوؤں، سابق حکومت سے وابستہ گروہوں مثلاً سلطنت پسندوں، انقیہ پلےس کے، اکمین، فری عین کے، اراکین اور فوج و سرکاری دفاتر سے نکلے جانے والے افراد پر مشتمل تھا...

اس روز تبین یونیورسٹی میں ڈاکٹر مصدق کے یوم وفات کے سلسلے میں بنی مسد تقریر کر رہے تھے، تقریر کے خاتمے پر حزب اللہ اور مجاہدین خلق گروہ کے خیم فوجیوں کے درمیان جو اس وقت ہاتف بطور پر آزادیخواہوں کے محاذ میں شامل ہو گیا تھا سخت جھڑپیں ہوئیں۔

(۱۲۵) نفسِ آمارہ :-

نفسِ آمارہ سے مراد انسان کا وہ حیوانی پہلو ہے جس کو فرائز اور خواہشات بھی کہتے ہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "نفسِ آمارہ سے بڑا دشمن کوئی نہیں"۔ ہر شخص کی دنیوی و فردی سعادت کا تعلق اس دشمن پر اس کے غلبے سے ہے یعنی فرد کے معنوی پہلو اور اس کے حیوانی پہلو کے درمیان دائمی مقابلے میں اگر کوئی شخص حیوانی پہلو یعنی نفسِ آمارہ کو قابو میں کرے اور اس میں توازن پیدا کر لے تو وہ جہاں چاہے پہنچ سکتا ہے

مارکس اور اس جیسے ۔ (۱۳۶)

امام قدس سرہ کا مارکس اور اس جیسے "سے مقصد۔ مارکس، انگلز، لینن اور اٹالن وغیرہ ہیں۔ کھل مارکس (۱۸۱۸ء تا ۱۸۸۳ء) ۲۴ سال کی عمر سے جب ہی نے پلی ایچ ڈی کی ڈگری لی، سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۳۱ سال کی عمر تک جب ہی کو پیرس سے جلاوطن کیا گیا اور وہ لندن چلا گیا ہمیشہ جدوجہد اور کشمکش میں مشغول رہا۔ وہ کبھی تو برمن میں تھا، کبھی فرانس میں اور کبھی بروکسل میں، اسی دوران بروکسل میں کمیونسٹوں کی یونین کی بنیاد سے کمیونسٹ پارٹی کی تدوین کا کام ہی کے ذمے کیا گیا اور ہی نے "مین فیسٹ" نامی کتاب لکھی جو مین کے بقول تاریخی مادیات اور جدلی مادیات کا مظہر ہے۔

مارکس ۱۸۵۱ء سے عمر کے آخری حصے تک لندن میں رہا اور سیاسی و سماجی جدوجہد کے ساتھ اپنے وقت کے زیادہ حصے کو اپنی مشہور کتاب "کپیتل" لکھنے میں صرف کرتا تھا جو مارکس کے مکتب کے اقتصادی نظریات کی بنیاد ہے۔

ربا خواری ۔ (۱۳۷)

لغت میں "ربا" زیادہ ہرنے اور بڑھنے کے معنی میں ہے اور اقتصادی نظام میں پیسے کی اقتصادی قیمت کو بڑھانے کے معنی ہیں اور عملی طور پر وہ قلع اور سود ہے جو قرض دینے والا اپنی مطلوبہ رقم کی بابت وصول کرتا ہے۔

اسلام کی مقدس شریعت میں ربا خواری حرام اور گناہ کبیرہ سمجھی جاتی ہے اور عملی طور پر خدا اور اس کے رسول سے اعلان جنگ ہے۔ آج کی دنیا میں بینکنگ نظام اپنی رائج شکل میں ربا یا سود سے نفرت دہنتا ہے۔

(۱۳۸) سہم (امام) :-

فروع دین میں سے ایک یا خمس کے عبادات یا بیس فیصد کا قانون ہے۔ شیعوہ فقہ میں سات چیزیں پر خمس ہے۔ خمس کے چھ حصے ہیں کہ جن میں تین حصے سہم امام (امام کا حصہ) اور بقیہ تین حصہ سادات کا ہے۔ ان تین حصوں میں سے جو کہ سہم امام ہے۔ ایک حصہ مذکور عالم کا اور ایک حصہ پیغمبر اکرمؐ کا اور آخری حصہ امام مسمومؑ سے متعلق ہے کہ جن کے قینوں حصوں کو سہم امام کہا جاتا ہے اور امام مسمومؑ کی فیضیت کے ذرائع میں خمس کا یہ حصہ جامع اشرفیہ مجتہدیت ہے اور درحقیقت خمس کا یہ حصہ اسلام کی اعلیٰ ثقافت کی اشاعت و ترویج کے لئے مجتہدین کی مالی اعانت اور اس حصے میں سے اس کام کے لئے رقومات کو مخصوص کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

(۱۳۹) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

یہ آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۸ کا حصہ ہے جس میں صابریں کے بارے میں

حکمت کو ہے۔ اس آیت کا مطلب ہے :-

”وہ لوگ، جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے

ہے ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانا ہے؟“

اس عبارت کے بیان سے امام قدس سرہ کا مقصد ان لوگوں کی مذمت کرنا ہے جو

مختلف محرکات کے تحت اسلامی جمہوریہ ایران اور اس کے اداروں کی مخالفت کرتے ہیں۔

امام فرماتے ہیں :-

”مگر آپ کا نظریہ ... یہ ہے کہ حضرت مهدیؑ کے غیور کے لئے

کفر و ظلم کے جائز عمل پیٹنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ دنیا میں
ظلم پھیل جائے اور ان کے ظہور کی تہدید فراموش ہو تو ... ایسا عقیدہ
مضبوط نہیں ہے اور اس پر اِنشَاء اللہ کی نجات کرنی چاہئے۔

﴿۱۳۰﴾ **يَا لَيْتَنَّا كُنَّا مَعَكُمْ فَنَفُوزُ فَوْزًا عَظِيمًا**

یہ حمد شہداء کے بلا کے لئے پڑھی جانے والی دعا کا ایک حصہ ہے اور اس کا ترجمہ

یہ ہے :-

”اے کاش ہم تمہارے ساتھ ہوتے اور ہم کو عظیم کامیابی حاصل ہوتی“

﴿۱۳۱﴾ **اَحمَد**

احمد سے امام کا مقصد امام خمینی قدس سرہ کی یادگار و احمد بیٹے الحاج سید
احمد خمینی ہیں جو اس وقت حضرت امام قدس سرہ کے دوسرے مقدس کے متولی ہیں اور
ادارہ ترتیب و اشاعت آثار حضرت امام خمینی قدس سرہ کی ہدایت و رہنمائی کر کے اس جادوئی
اور لافانی قاعدے کے آثار و افکار کی اشاعت میں مشغول ہیں۔

فہرست

تعلیمات

وصیت نامے میں درج اصطلاحات و مفاسیم کی شرح

۱۴۱	اشالین	۹۹	اندر معصومین
۱۴۵	۱۴۴ مفذکاساخہ	۱۰۶	اردنی حین
۱۴۸	اناللہ وانا الیہ راجعون	۹	احکام ولیہ یا تالیف
۱۴۹	احمد	۱۱۰	اہانت
۱۰۳	باقر علوم	۱۱۳	اہلیت
۱۰۸	بقیۃ اللہ	۱۱۷	اسلامی حکومت
۱۱۳	بنی امیہ	۱۱۸	اذکار
۱۱۵	برورں دینی	۱۱۸	اوعہ
۱۱۳	بیج		افغانستان و عراق سے لاکھوں
۱۲۹	بنیادی آئین	۱۲۲	نہاد گرین
۱۳۶-۱۱۰-۹	بنیادی آئین کی دفعہ	۱۳۲	اعلیٰ عدالتی کونسل
۱۴۱	بوج	۱۴۱	اعلیٰ دفاعی کونسل

۱۰۵	خلیم اسرائیل کا نبیل	۱۲	سبباں بن داؤد
۱۰۷	حلقی سدیم	۱۲۲	سورہ توبہ
۱۱۱	مزاوری کے مرام	۱۲۳	سباہ
۱۲۳	عربی رضا کار فوج	۱۲۷	مرکازی خبری ایجنس
۱۳۱	حدیث	۱۲۷	سلف صالح
۱۳۷	عربان	۱۳۸	سہم
۱۰۸	نصی امرا میں	۱۳۸	شرع مطہر
۱۱۳	فقہ	۹۳	صالح تہ
۱۰۹	فقہ مجددیہ یا ربوبیہ فقہ	۱۰۱	صحیفہ سجادہ
۱۳۳	حدائقِ حلق	۱۰۱	صحیفہ عالمیہ
۱۳۹	عظمت	۱۱۲	ساحس
۱۰۲	قرآنِ صالحہ	۱۲۷	صالح زندگی
۱۱۹	قصص	۹۱	طہریوں
۱۲۲	قاضی شرع	۱۱۶	طلبہ دینی
۱۲۹	قبائلی کرشل	۸۹	عرفان
۹۵	کشف نامِ محمدی		علمِ اوسما کے مظہر
۱۰۹	کافر	۹۵	یادِ لیدہ علیہ السلام
۱۳۰	کیشیاں	۱۱۵	شعبہ

۹۸	حضرت جہدی	۱۳۲	پاس ایراترم
۹۹	حسین ابن علی	۱۱۶	نگہبیر
۱۰۶	حسن	۱۱۹	نہزرات
۱۰۶	حسنی مبارک	۱۲۱	تعمیری جہاد
۱۱۳	حرم عقیم الہی	۱۳۰	تقویٰ
۱۱۹	حدود	۱۳۳	نورہ پارٹی
۱۳۵	حوزہ علمینہ	۸۸	ثقلین حدیث
۱۳۵	حوزہ علمینہ قم	۸۹	ثقلین
۱۳۱	حادثہ آمل	۹۰	ثقل اکبر
۱۳۸	خارجہ سیاست	۹۱	ثقل کبیر
۱۰۱	دعائے عزرات	۹۲	المسئت
۱۳۲	ڈیموکریٹ پارٹی	۹۵	جہاد نعیم
۱۳۰	رضا خان	۱۳۴	جہاد
۱۳۷	راخواری	۱۳۸	جہاد اکبر
۱۰۱	زبور آل محمد	۸۹	مدد باری تعالیٰ
۱۰۳	زہر اسے مرضیہ	۹۱	حوض
۱۰۳	ریشنگ کی مانند	۹۲	حدیث
۱۱۵	زندہ شہید	۹۳	حضرت علیؑ

۱۲۵	منہ کردہ جنگ	۱۲۲	نہر
۱۲۵	جلسہ شوراۓ اسلامی	۱۲۳	گردن سار
۱۲۶	مشروہ آئینی حکومت	۱۲۴	کومہ
۱۲۶	مراج	۱۳۰	گناہ کبیرہ
۱۲۹	ماہرین	۹۰	لاہوت
۳۳	مجاہد غلق	۱۳۰	نقاد احمد
۱۳۹	مضافاتی مجلس	۸۹	ملک
۱۴۰	شہری مجلس	۹۰	مکوت علی
۱۴۴	مدنس	۹۹	معصومین
۱۴۷	داد کس اور اسی جیسے	۹۹	محمد رضا خان پہلوی
۹۷	نوع ابو عبد	۹۷	ملک فہد
۱۱۰	نماز جمعہ	۹۹	مناجات شعبانہ
۱۱	نماز جمعہ	۱۰۳	مذہب جعفری
۱۱۳	نوع	۱۰۹	محمد
۱۲۷	نکسین کونسل	۱۰۹	مردہ فقہ یا روایتی فقہ
۹۲	وحدت سے کثرت کے لئے کاغذ	۱۱۲	مکملہ اللہ
۹۷	وایت	۱۱۷	مناضین
۱۲۸	ولایت فقہ	۱۲۲	سلح افواج اور پولیس

۱۳۶-
 یا ایها الذین آمنوا تعوذوا بالله

فہرست افراد

۱۔ افراد اور کردہوں کے نام:

۲۷	آریا	
۱۹	آدم علیہ السلام	۲
۳	آل سعود	۳
۱۴ ۱۳ ۹ ۹	انتمہ مصومین	۳
۲۸ ۳۶ ۲۳	اوسیا	۵
۸۵	احمد	۶
۶۶	اشان	۷
۸۰ ۷۹ ۷۵ ۷۳ ۷۲ ۶۳	انیا	۸
۱۳ ۳	امیت	۹
۵	امست	۱۰
۱۱	ایرانی	۱۱
۲۷	بج	۲

۱۳	بنی امیہ	۱۳
۲۲ ۲۱ ۵۵-۵۳-۳۲ ۳۰-۲۹-۴	پہلوی	۱۴
۴۸	تودہ پارٹی	۱۵
۴۸	تودہ ای و عوامی	۱۶
۱۱	حسن و شاعر	۱۷
۱۱	حسنی مبارک	۱۸
۱۱	حسین اردنی	۱۹
۲۸ ۱۳ ۹	حسین ابن طحی	۲۰
۳۳ ۳۳	خبرگان	۲۱
۳۳	غناء اسلام کے ابتدائی	۲۲
۶۴	دیوکریت پارٹی	۲۳
۳۳ ۳۱-۳۵-۲۹ ۲۸	رضا خان	۲۴
۸۵-۸۳-۸۲-۱۶-۱۵	روح القدس موسیٰ نجفی	۲۵
۹	زمرائے مرضیہ	۲۶
۱۰	زینبہ	۲۷
۲۳	سلیمان بن داؤد	۲۸
۱۳	شیعہ ائمہ اثنا عشر	۲۹
۱۱	صبونی	۳۰

۲۱. ضا. ۲. ۱۲. ۲۵. ۲۶. ۲۷. ۲۸. ۲۹. ۳۰. ۳۱. ۳۲. ۳۳. ۳۴. ۳۵. ۳۶.
۳۲. معنی صدام
۳۳. عرب
۳۳. علی ابن ابیطالب
۳۵. طائی خلق
۳۶. قباکی
۳۷. کرد
۳۸. کیونست پاری
۳۹. کیونست
۴۰. کوز
۴۱. مارکس
۴۲. مجاد خلق
۴۳. محمد رسول الله پیغمبر خاتم النبیین
۴۴. محمد رسول الله
۴۵. هندس
۴۶. دسب جفری
۴۷. ملک فهد
۴۸. مسافین
۵۶. ۵۷.
۵۸. ۵۹. ۶۰. ۶۱. ۶۲. ۶۳. ۶۴. ۶۵. ۶۶. ۶۷. ۶۸. ۶۹. ۷۰. ۷۱. ۷۲. ۷۳. ۷۴. ۷۵. ۷۶. ۷۷. ۷۸. ۷۹. ۸۰. ۸۱. ۸۲. ۸۳. ۸۴. ۸۵. ۸۶. ۸۷. ۸۸. ۸۹. ۹۰. ۹۱. ۹۲. ۹۳. ۹۴. ۹۵. ۹۶. ۹۷. ۹۸. ۹۹. ۱۰۰.

۷۷ ۱۲۸

۴۔ ہمدی صاحب الزمان

۳۵ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹

۵۔ مجلس شوریٰ اسلامی کے نمائندگان

۷

۵۱۔ وایت

(ب) عمارتوں اور جگہوں کے نام:

۱۔ امریکہ ۱۱-۱۲-۱۳-۲۰-۲۶-۳۷-۳۸-۴۰-۵۲-۵۳-۵۹-۶۸-۷۰-۷۲

۲۔ آئل ۲۶

۳۔ اسرائیل ۱۱

۴۔ افغانستان ۲۸-۲۹-۳۰

۵۔ ایران ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵-۱۶-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵

۵۲-۵۳-۵۹-۶۸-۷۰-۷۲

۶۔ برطانیہ ۳۲-۳۹-۴۰-۵۲

۷۔ سپر ۸۵

۸۔ چین ۲۵

۹۔ حجاز ۲۸

۱۰۔ حرم عظیم، مکی ۱۳

۱۱۔ حوزہ علمینہ، مصر ۳۸-۳۹

۱۲۔ خلیجی ملکوں کے باشندے ۱۱

۱۳۔ روس ۱۲-۳۷-۴۰-۵۲-۵۹-۶۸-۷۰-۷۲

۲۸ ۲۷ ۱۱

۳۶

۶۷

۲۸

۸۵

۳۶

۳۷

۱۳ عراق

۱۵ فارس

۱۶ کردستان

۱۷ کوفہ

۱۸ کویت

۱۹ ماسکو

۲۰ یورپ

۱۱) کتابوں اور مکتوبات کے نام:

۹

۲۸

۵

۹

۹

۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴

۱ دعائے عرفات

۲ سورہ توبہ

۳ صحاح سنہ

۴- صحیفہ سجادیہ

۵- صحیفہ مالکینہ

۶- قرآن

۱۲) اداروں کے نام:

۲۶

۱ استنبلی مدائیس

۳۹-۴۶-۴۴-۶۱-۴۳

۲- اعلیٰ عدالتی کونسل

۵۵-۵۴

۳- سچ رضا کا موع

۲۷

۴- تقبیری جہاد

۲۶-۲۸-۲۷-۵۳-۵۵-۵۴-۵۶-۵۹-۶۱-۶۳-۶۴

۵- حکومت

۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۵

۵۷

۶- دفاعی کونسل

۵۹

۷- ریڈیو ٹیلی ویژن

۶۹-۵۵

۸- سپاہ

۵۵-۵۶

۹- شہری پولیس

۶۶-۶۷

۱۰- عدلیہ

۶۱-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۲-۶۸

۱۱- فوج

۴۳-۴۴-۴۵-۴۸

۱۲- قیادتی کونسل

۵۵-۵۶

۱۳- کمیٹی

۵۵

۱۴- مضامینی پولیس

۴۳-۴۶-۴۷

۱۵- نگہبان کونسل

۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۶-۴۷-۵۵-۵۶-۶۱

۱۶- مجلس شورے اسلامی

۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۳

۵۱-۵۲

۱۷- وزارت ارشاد اسلامی

۵-۵۶

۱۸- وزارت امور خارجہ

وصیت امام میں مخالفین امام کی فہرست

حضرت امام خمینی قدس سرہ شریف سے اپنی سیاسی و
وصیت میں ایک سمدی معاشرے کے سخی طبقات کو مخاطب فرما
دیتے ہوئے ان کی فردی و سماجی ذمہ داریوں اور فرائض کو اس وصیت
نامے کے مختلف حصوں میں شخص و مدون فرمایا ہے وصیت نامے
کے ایک تحقیقی جائزے سے مخالفین امام کی تعداد گروہوں اور طبقات
کی تعداد دو سو سے زیادہ بڑھ جاتی ہے لیکن اس حصے میں تحقیقی کام
کے طور پر ایک مجموعی فہرست پیش کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے :
وصیت امام میں مخالفین امام کی فہرست۔

اس فہرست میں ۱۴۲ گروہوں سماجی و اقتصادی گروہوں گونا گوں عقائد
و افکار کے حامل افراد معاشرے کے مختلف ادواروں کے ذمہ
داروں وغیرہ کا ذکر موجود ہے جسے قارئین کرام کی خدمت میں پیش
کر رہے ہیں اس فہرست کی بنیاد پر افراد یا مختلف سیاسی سماجی
تعلقاتی اقتصادی فکری و فوجی گروہ اس فہرست میں درج کیے گئے ہیں
کے ذریعے وصیت امام میں مختلف جگہوں پر موجود خود سے متعلق
جہاد کو تلاش کر کے علاحدہ فرما سکتے ہیں۔

وصیت امام میں مخاطبین امام کی نسبت

- [illegible]

- ۱۲۔ اسلامی مکتبوں کے علمائے کرام ۳۰-۴۴-۵۱
- ۱۳۔ اسلامی سماج ۴۴-۵۱
- ۱۵۔ اسلامی مجاہدین ۴۴
- ۱۶۔ اسلامی جمہوریہ کے نفعین ۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۱۷۔ اقتصادی امور کے دوسرے ۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۱۸۔ آئندہ نسلیں ۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۱۹۔ اطلاعاتی ادارے ۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۲۰۔ اسلامی جمہوریہ ۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۲۱۔ بیس (عوامی فوج) ۵۴-۵۵
- ۲۲۔ بائیں بازو واسے ۲۴-۲۵-۲۶
- ۲۳۔ پارٹیاں ۲۴-۵۴
- ۲۴۔ پاسدار ۵۴-۵۵
- ۲۵۔ تحسین ۲۴-۵۴
- ۲۶۔ پارٹیوں اور گروہوں کے سردار نوجوان ۲۳
- ۲۷۔ تحلیل و تخریب کرنے والے ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰
- ۲۸۔ تشریفاتی ادارے ۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱
- ۲۹۔ ماجرہ بقعہ ۴۲-۵۱-۴۳
- ۳۰۔ تبلیغی امور کے انکار ۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

۲۱۔ ترمیمی امور کے پروگرام مرتب کرنے والے ذمہ دار ۴۷، ۴۸، ۵۲، ۵۹، ۶۱

۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۹، ۳۲، ۳۳

۲۲۔ ثقافتی امور سے متعلق افراد ۱۷، ۲۲، ۳۳، ۳۹، ۵۲، ۵۵، ۶۰

۲۳۔ جائز پیسے والے ۷۳

۲۳۔ جوان ۵۹، ۵۵، ۶۱، ۴۸، ۳۳، ۳۲

۲۵۔ جرائم کے ذمہ دار ۲۱، ۵۹، ۵۲، ۵۱، ۳۸، ۳۳، ۳۲، ۲۱

۲۶۔ حزب اللہ جوان ۶۲

۲۷۔ حوزہ آئے عتیقہ ۷۹، ۶۴، ۴۸، ۵۹، ۶۲، ۷۹

۲۸۔ حکومت ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵

۲۹۔ حوزہ عتیقہ کے معلمین ۴۸، ۴۹، ۴۵

۳۰۔ خدا سے بے خبر مریدانہ وار ۷۳

۳۱۔ خلاف ورزی کرنے والے ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۸

۳۲۔ دولت مند ۷۳

۳۳۔ دانشور ۷۹، ۶۴، ۶۵، ۵۲

۳۴۔ ڈیموکریٹ پارٹی ۶۵، ۶۴

۳۵۔ بوٹے اٹکلے والے۔ (اعتراف کرنے والے) ۶۹، ۶۴

۳۶۔ روشن خیال ۷۹، ۶۴، ۶۵، ۵۵، ۴۹، ۳۸، ۳۲، ۱۷

۳۷۔ ریڈیو، میڈیا ویز کے ذمہ دار ۶۱، ۵۹، ۵۲، ۵۱، ۴۸، ۴۶، ۴۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰

۳۸۔ سیاسی کھلاڑی ۷۳

- ۲۵۔ مدنی خلق چاہدار
- ۲۶۔ قائد
- ۲۷۔ قیادتی کونسل
- ۲۸۔ قبائلی
- ۲۹۔ قلمکار
- ۳۰۔ کسان تحفظ
- ۳۱۔ کمیونسٹ
- ۳۲۔ میٹھی
- ۳۳۔ کومور
- ۳۴۔ کورنر
- ۳۵۔ کروچوں اور پارٹیوں کے طرفدار جوان
- ۳۶۔ گالیاں دینے والے
- ۳۷۔ گروہ
- ۳۸۔ لڑکے
- ۳۹۔ لڑکیاں
- ۴۰۔ مذہبی اہمیتیں
- ۴۱۔ مستقل کے صدر جمہوریہ
- ۴۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۴۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۱۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۵۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۱۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۶۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۱۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۷۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۱۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۸۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۱۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۲۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۳۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۴۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۵۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۶۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۷۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۸۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۹۹۔ ۳۹-۵۱-۵۹
- ۱۰۰۔ ۳۹-۵۱-۵۹

۳۹	۱۱۹ دین
۵۰-۳۹	۱۲۰ وزراء
۴۲-۵۳-۵۰	۱۲۱۔ وزارتے امور خارجہ
۵۹-۵۱	۱۲۲۔ وزارت ارشاد اسلامی
۵۴-۵۰-۳۹-۳۳-۳۱	۱۲۳۔ وزارت داخلہ
۶۱-۵۹-۵۳	۱۲۴۔ سرحد
۴۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹	۱۲۵۔ یونیورسٹی کے اساتذہ
۴۹ ۳۳ ۳۸ ۳۴ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۴۸ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹	۱۲۶۔ یونیورسٹی کے اساتذہ

فہرست اصطلاحات

حضرت امام جنینی قدس سرہ الشریعہ کے ذریعے قلمی دکھائی جانے والے ایک عظیم ذخیرے کے بطور یادگار چھوڑنے والے برصغیر اعلیٰ ترین میراث سے معاصر انسان اور نسل آئندہ کی ضرورت کے پیش نظر دور مذکور کا شعبہ ترجمہ ان آثار کے دنیا کی زندہ زبانوں میں ترجمے کے علاوہ ان متون میں استعمال ہونے والی اصطلاحوں اور ان کے قریبی ترین اور دقیق ترین معنی کو یکجا کر کے فہرست کی صورت میں پیش کرے میں کوٹاں ہے۔

توضیح سے کہ یہ فہرستیں جو کہ بعد میں مختلف زبانوں میں امام جنینی کے ذریعے استعمال کی جانے والی اصطلاحوں کے متبادل الفاظ و اصطلاحات برٹش مکتب کی شکل میں سامنے آئیں گی اور ایران ہندوستان کے مختلف مکتب و مکتبہ کے محققین کی باسکیں کی ناکہ شیعہ ثقافت و مکتبہ الہی کے متون کے ترجمے میں عام طور پر اور خاص طور پر امام جنینی کے ترجمے میں پیش آنے والی مشکلات کو رفع کیا جاسکے۔

اس سلسلے میں ان امام بزرگوار کے مترجم کو ترجمے کے اختتام پر جن میں موجود اصطلاحوں کا ترجمہ یا اس کی جگہ اس زبان میں پائی جانے والی

اس طرح مترجمین مصلح حضرات، زبان شاموں و زبان دلوں کے
مطالعے اور اظہار خیال سے بے پیش کیا گیا ہے۔
اس امر میں یوں اور دنیا کے سبھی ماہرین میں سے میں توقع ہے
کہ اس کو قدر ثقت ملی و ششش میں دوسرے کی مدد کریں گے

حضرت امام خمینی کے وصیت نامے کی اصطلاحاتی مہرست

اردو	صفحہ	فارسی
۱۔ اندراجہارا	۱۳	۱۔ اندراجہارا
۲۔ اندر معصومین	۹	۲۔ اندر معصومین
۳۔ اجرو ثواب	۴۷	۳۔ اجبر
۴۔ احذبت	۶	۴۔ احذبت
۵۔ احکام اولیہ	۱۳	۵۔ احکام اولیہ
۶۔ احکام ثانویہ	۱۳	۶۔ احکام ثانویہ
۷۔ ارحم الراحمین	۶۲	۷۔ ارحم الراحمین
۸۔ احتفال	۶۲	۸۔ استنثار
۹۔ اعتراض کرنے والا	۶۷	۹۔ اشکال اشش
۱۰۔ الوصیت	۷۹	۱۰۔ الوصیت
۱۱۔ امیر المؤمنین	۶۸	۱۱۔ امیر المؤمنین
۱۲۔ اوصیاء (وصی)	۳۳	۱۲۔ اوصیاء (وصی)
۱۳۔ اولیاء اللہ	۶	۱۳۔ اولیاء اللہ
۱۴۔ اولیاء نعم (ولی نعمت)	۳۱	۱۴۔ اولیاء نعم (ولی نعمت)

۱۵	ادبیت	۲	۱۵	امیت
۱۶	ادبیت	۵	۱۶	امیت
۱۷	انگھ اور گانہ کے لئے	۱۷	۱۷	چشم و زخمیہ
۱۸	انہ انما مشرب شبدہ	۱۸	۱۸	شعیبانہ انما شاعر
۱۹	آنکھوں کے نور	۱۹	۱۹	نور چشم
۲۰	انکاد	۲۰	۲۰	وحدت
۲۱	بھروسہ	۲۱	۲۱	انکال - انکال
۲۲	برادریمانی	۲۲	۲۲	برادر ایمانی
۲۳	بزرگان	۲۳	۲۳	مشایخ (شیخ)
۲۴	بادنی دکھاوے کی	۲۴	۲۴	فریبی
۲۵	بھول چوک (گوتابی)	۲۵	۲۵	بھول چوک
۲۶	پھیری نکاسے والا	۲۶	۲۶	دور و گداز
۲۷	سناہن	۲۷	۲۷	خانہ برانداز
۲۸	تقدس نامی ہمدردی	۲۸	۲۸	مقدس نامی
۲۹	تاجر	۲۹	۲۹	بازاری
۳۰	تغزبات	۳۰	۳۰	تغزبات
۳۱	تغزبات	۳۱	۳۱	تغزبات

۳۶۔ نفل	۴	۳۶۔ نفل
۳۳۔ نفل اکبر	۴	۳۳۔ نفل اکبر
۳۴۔ نفل کبیر	۴	۳۴۔ نفل کبیر
۳۵۔ ثواب	۴۷	۳۵۔ ثواب
۳۶۔ جہاد	۴۰	۳۶۔ جہاد
۳۷۔ جہاد اکبر	۴۹	۳۷۔ جہاد اکبر
۳۸۔ جنگیوں اور جہونپڑیوں میں رہنے والے ۷۸ - ۳۸۔ چیرشیں		
۳۹۔ جہونپڑی میں رہنے والا ۷۸ - ۳۹۔ زائد شیں		
۴۰۔ حد	۶۲	۴۰۔ حد
۴۱۔ حدیث	■	۴۱۔ حدیث
۴۲۔ حرام	۴۹	۴۲۔ حرام
۴۳۔ حزب اللہ	۶۲	۴۳۔ حزب اللہ
۴۴۔ حلقہ بکوش	۴۰	۴۴۔ حلقہ بکوش
۴۵۔ حلقہ فقہ اور فقہاء (۴۸ - ۴۵۔ حوزہ فقہ)		
۴۶۔ حوزہ علمینہ	۴۶	۴۶۔ حوزہ علمینہ
۴۷۔ حوض	۳	۴۷۔ حوض
۴۸۔ خاتم النبیین	۱۹	۴۸۔ خاتم النبیین

۴۱۔ خاکِ خاکیان	۵۰	۴۱۔ خاکِ	۵۰
۵۰۔ خدای قہار	۴۵	۵۰۔ خدائے قہار	۴۵
۵۱۔ خداوند شان	۱۸	۵۱۔ خداوند شان	۱۸
۵۲۔ حاسس	۱۲	۵۲۔ حاسس	۱۲
۵۲۔ حلا، اول	۲۲	۵۳۔ حلا، اول	۲۲
۵۳۔ خوشوار	۱۳	۵۳۔ خوشوار	۱۳
۵۵۔ صدہ شہمان	۴۸ ۴۳	۵۵۔ خوشحال و مرشد	۴۸ ۴۳
۵۶۔ کارشکر	۲۸	۵۶۔ خوف و زنی کہنے والا	۲۸
۵۷۔ ادعید	۱	۵۷۔ دانیس	۱
۵۸۔ مراتب شود	۷۹	۵۸۔ درجہ شود	۷۹
۵۹۔ مازی خوردگان	۶۲	۵۹۔ دھوکہ کھانے والے	۶۲
۶۰۔ مقامات دنیائی	۶۱	۶۰۔ درجات دنیاوی	۶۱
۶۱۔ مقامات عرفانی	۳	۶۱۔ درجات عرفانی	۳
۶۲۔ مراتب مہی	۳	۶۲۔ درجات مہی	۳
۶۳۔ مقامات مصنوعی	۲	۶۳۔ درجات مصنوعی	۲
۶۴۔ ملک	۲	۶۴۔ دولت	۲
۶۵۔ ارنجائی	۲۲	۶۵۔ رحمت پندانہ	۲۲

۱۱ - رسول	۳	۳۷ - رسول
۱۲ - راسته	۱۴	۳۸ - صراط
۱۳ - زمین خوار	۲۰	۳۹ - زمین خوار
۱۴ - سود خوری	۲۱	۴۰ - ربا خوری
۱۵ - منت ابی	۶	۴۱ - منت ابی
۱۶ - سید الشہداء	۲۸	۴۲ - سید الشہداء
۱۷ - سهم حصہ	۲۹	۴۳ - سهم
۱۸ - سیر و سلوک	۳۹	۴۴ - سیر و سلوک
۱۹ - شاہی نظم	۱۲	۴۵ - ستھاسی
۲۰ - شجرہ خبیثہ	۲	۴۶ - شجرہ خبیثہ
۲۱ - شیعہ امیر شامی	۱۳ (شہادت ۱۸)	۴۷ - شیعہ امیر شامی
۲۲ - صاحب الزمان	۸	۴۸ - صاحب الزمان
۲۳ - صاحب یتیم	۵	۴۹ - صاحب یتیم
۲۴ - طاغوت	۳	۵۰ - طاغوت
۲۵ - طاغوت پرستی	۲۳	۵۱ - طاغوت پرستی
۲۶ - طاغوت کے ماسے	۳۹	۵۲ - طاغوت گزینی
۲۷ - طلبہ (طالب علم)	۱۹	۵۳ - طلبہ

۱۲	۳۵	۸۲	نایب و گیسو
۱۳	۱۹	۸۳	نایب و گیسو
۱۴	۱۴	۸۴	نایب و گیسو
۱۵	۲۴	۸۵	نایب و گیسو
۱۶	۳۴	۸۶	نایب و گیسو
۱۷	۴۴	۸۷	نایب و گیسو
۱۸	۵۴	۸۸	نایب و گیسو
۱۹	۶۴	۸۹	نایب و گیسو
۲۰	۷۴	۹۰	نایب و گیسو
۲۱	۸۴	۹۱	نایب و گیسو
۲۲	۹۴	۹۲	نایب و گیسو
۲۳	۱۰۴	۹۳	نایب و گیسو
۲۴	۱۱۴	۹۴	نایب و گیسو
۲۵	۱۲۴	۹۵	نایب و گیسو
۲۶	۱۳۴	۹۶	نایب و گیسو
۲۷	۱۴۴	۹۷	نایب و گیسو
۲۸	۱۵۴	۹۸	نایب و گیسو
۲۹	۱۶۴	۹۹	نایب و گیسو
۳۰	۱۷۴	۱۰۰	نایب و گیسو

۱۰۰۔	نافی شرع	۴۷	۹۰۰۔	نافی شرع
۱۰۱۔	قید کا عالم	۴۸	۱۰۱۔	قید کا عالم
۱۰۲۔	قصص	۴۲	۱۰۲۔	قصص
۱۰۳۔	قلمکار	۱۷	۱۰۳۔	قلمکار
۱۰۴۔	قوت لایوت	۷۸	۱۰۴۔	قوت لایوت
۱۰۵۔	کھوکھلا	۳۱	۱۰۵۔	کھوکھلا
۱۰۶۔	کافر	۱۶	۱۰۶۔	کافر
۱۰۷۔	کثرت زیادتی	۵	۱۰۷۔	کثرت
۱۰۸۔	کمزور	۱۱	۱۰۸۔	کمزور
۱۰۹۔	کناہ کبیرہ	۴۳	۱۰۹۔	کناہ کبیرہ
۱۱۰۔	لاموت	۳	۱۱۰۔	لاموت
۱۔	لغاء اللہ	۵۷	۱۱۔	لغاء اللہ
۱۱۲۔	لغاء	۷۳ ۴۷	۱۱۲۔	لغاء
۱۱۳۔	اقتباسی	۴۲	۱۱۳۔	اقتباسی
۱۱۴۔	کرمچہ کے منہ	۷۶	۱۱۴۔	اٹک تھاج
۱۱۵۔	مقدس مقامات	۳۶	۱۱۵۔	اماکن متبرکہ
۱۱۶۔	مقرزین	۱۷	۱۱۶۔	زبان مرد

۱۱۴ -	۱ -	۱ -	مشق دست
۱۱۵ -	۱۸ -	۱۸ -	مغرب دست
۱۱۶ -	۲۰ -	۲۰ -	مخاطبه
۱۱۷ -	۳۰ -	۳۰ -	مربع
۱۱۸ -	۴۰ -	۴۰ -	مستطیع
۱۱۹ -	۵۰ -	۵۰ -	مشبه
۱۲۰ -	۶۰ -	۶۰ -	مسکرات
۱۲۱ -	۷۰ -	۷۰ -	مشهد و طبیعت مشروطه
۱۲۲ -	۸۰ -	۸۰ -	مضد فی الارض
۱۲۳ -	۹۰ -	۹۰ -	مضمر قرآن
۱۲۴ -	۱۰۰ -	۱۰۰ -	مکتب امامت
۱۲۵ -	۱۱۰ -	۱۱۰ -	مکتب رسالت
۱۲۶ -	۱۲۰ -	۱۲۰ -	مکتوت اعلی
۱۲۷ -	۱۳۰ -	۱۳۰ -	مکتوبات
۱۲۸ -	۱۴۰ -	۱۴۰ -	مجموعه
۱۲۹ -	۱۵۰ -	۱۵۰ -	مشاجات
۱۳۰ -	۱۶۰ -	۱۶۰ -	مشکرات

۵۴ -	ی	۲	۱۳۳ -	نبی
۱۳۵ -	مغفرت الهی (خواستاری و شوق)	۸۱	۱۳۵ -	مغفرت الهی
۱۳۶ -	نقض آثاره	۷۱	۱۳۶ -	نقض آثاره
۱۳۷ -	نماز جماعت	۱۲	۱۳۷ -	نماز جماعت
۱۳۸ -	نماز جمعه	۱۳	۱۳۸ -	نماز جمعه
۱۳۹ -	نوحه	۱۴	۱۳۹ -	نوحه
۱۴۰ -	نفسانی خواهشات	۳۰	۱۴۰ -	سوانمای نفسانی
۱۴۱ -	واجبات	۱۰	۱۴۱ -	واجبات
۱۴۲ -	و حسب کفائی	۴۷	۱۴۲ -	واجب کفائی
۱۴۳ -	وحدت کلمه، اتحاد	۶۱	۱۴۳ -	وحدت کلمه
۱۴۴ -	ولایت فقیه	۴۳	۱۴۴ -	ولایت فقیه
۱۴۵ -	و آیات	۷	۱۴۵ -	و آیات
۱۴۶ -	هم پیماله	۵	۱۴۶ -	هم آخور
۱۴۷ -	دریه غیبی شخفه	۲۰	۱۴۷ -	دریه غیبی

فهرست منابع و مآخذ تحقیقات

ردیف	عنوان کتاب	نویسنده	محل نشر	سال چاپ
۱	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۴۹
۲	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۵۵
۳	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۵۸
۴	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۶۱
۵	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۶۴
۶	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۶۷
۷	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۷۰
۸	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۷۳
۹	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۷۶
۱۰	تاریخ اسلام	مطهری	تهران	۱۳۷۹

- | | | | |
|------|--------------------|----------------|-----------------------|
| ۹۸۲ | دقت نشر | ڈاکٹر سید محمد | ۹ پریشی در تاریخ |
| | فرشید اسلامی عیسوی | ماقر حجتی | قرآن کریم |
| ۹۸۵ | شرکت است | ڈاکٹر ناصر | ۱ تاریخ خلیفہ سلام |
| | عیسوی | شہیدی | پایان امویان |
| ۱۹۶۵ | موسسہ انتشار | منا انصاری | ۱۱ تاریخ خلفہ در جہاں |
| ۲ | فرانکس عیسوی | خلیل الجہ | اسلام |
| ۹۸۵ | موسسہ نشر | حضرت ۱۱ | ۱۲ تحریر الوسیلہ |
| | اسلامی عیسوی | غنی | |
| ۱۹۸۸ | دقت نشر | سید عیسیٰ | ۱۳ ترجمہ و شرح |
| | اسلامی عیسوی | فیض الاسلام | محیض سجادہ |
| ۱۹۸۸ | مری سید | سید عیسیٰ | ۱۴ ترجمہ و شرح ابلاغ |
| | عیسوی | فیض الاسلام | |
| ۱۹۸۵ | دقت نشر | علامہ سید محمد | ۱۵ تفسیر امیرین |
| ۲۱۸ | اسلامی عیسوی | حسین شاہانی | |
| ۲۶ | پیام آزادی | حضرت امام | ۱۶ تفسیر سورہ محمد |
| | | غنی | |
| ۱۹۸۲ | دقت نشر | استاد محمد تقی | ۱۷ تفسیر نبی ابلاغ |
| ۲ | اسلامی عیسوی | حمیری | |

۱	جامع ذریع	سند و شهید	تشریفات	۱۹۸۲
		مرتضی مطهری	صدر	میسوی
۱	جهاد محسن	استاد شهید	مکمل اسلامی	۱۹۶۶
		مرتضی مطهری	معدن نم	میسوی
۲	مقوق اسلامی در	ذکر شهید علان	میردشش	۱۹۸۵
		علیرضا مدنی		میسوی
۲	شهر حوت	استاد شهید	انتشارت	۱۹۷۶
		مرتضی مطهری	وی	میسوی
۲۰	درهائی از تاریخ	شهید ذکری	حرب جمهوری	۱۹۸۵
		حسن آیت	اسلامی	میسوی
۲۳	دعای دین	تیت ایدر شهید	کانون تربیت	۱۹۸۵
		سید محمدحسین	شیراز	میسوی
۲۴	متر محدود	حضرت امام	موسسه فرهنگی	۱۹۸۶
		محمی	امام خمینی	میسوی
۲۵	سید حسن مدرس	مسعود نواری	بکاه انتشارت	۱۹۸۰
			پرستو	میسوی
۲۶	سیری ایچچیس	محمد صادق	شرکت اکت	۱۹۸۱
		نجفی		میسوی

- ۲۷ شاحت سلام شهید دکتر محمد حسن شهید دکتر محمد تاجا دفتر نشر ۱۹۸۱
 حبیبی حبیبی دایره نشر دکتر محمد حسن شهید شهید حبیبی حبیبی
- ۲۸ شهید در سلام علامه سید محمد مرکز انتشارات ۱۹۸۲
 حسین طباطبائی دکتر طباطبائی حبیبی
- ۲۹ فرقہ دانی سید محمد حسن علی دوتی وزارت فرهنگ ۱۹۸۶
 قزوینی دارشاد اسلامی حبیبی
- ۳۰ فرهنگ سینما احمد سینما وزارت فرهنگ ۱۹۸۳
 دارشاد اسلامی حبیبی
- ۳۱ فرهنگ مباح محمد بهشتی انتشارات مباح ۱۹۸۹
 حبیبی
- ۳۲ فرهنگ علوم سیاسی دکتر محمد بابی کوثر تبرک ۱۹۷۹
 حبیبی
- ۳۳ فرهنگ علوم عقلی دکتر سید جعفر انجمن اسلامی ۱۹۸۱
 حکمت و فلسفه حبیبی
- ۳۴ فرهنگ فارسی معین دکتر محمد معین انتشارات ۱۹۸۴
 امیر کبیر حبیبی
- ۳۵ فرهنگ معارف اسلامی دکتر سید جعفر شرکت مؤلفان ۱۹۷۹
 مترجمان ایران حبیبی

۱۹۹۰	۳۰	فقه سنتی و نظام سازی دفتر جامع شریعت
میسوی		دانشگاه تهران
۱۹۷۰	۳۱	قانون اساسی جمهوری اسلامی ایران
میسوی		تهران
۱۹۷۱	۳۲	نقص قرآن و تاجیه سید محمد محسن
میسوی		تهران
۱۹۷۲	۳۳	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۳	۳۴	مصابیح البیضاء حضرت امام خمینی
میسوی		تهران
۱۹۷۴	۳۵	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۵	۳۶	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۶	۳۷	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۷	۳۸	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۸	۳۹	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۷۹	۴۰	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۰	۴۱	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۱	۴۲	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۲	۴۳	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۳	۴۴	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۴	۴۵	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۵	۴۶	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۶	۴۷	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۷	۴۸	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۸	۴۹	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران
۱۹۸۹	۵۰	مصابیح البیضاء آیت الله العظمی
میسوی		تهران

۳۵	مثنوی آقام	شیخ عباس	انتشارات
		فتحی	ایران
۳۶	نیم، بلوغ	شیخ محمد حسین محمود عابدی	
		آل یاسین	
۳۷	وحی نبوت	استاد شهید	انتشارات ۱۹۷۹
		مرتضی مطهری	حکمت میوه
۳۸	ولایت و ولایت	استاد شهید	انتشارات ۱۹۷۵
		مرتضی مطهری	وحی میوه
۳۹	و بیست و یک	د. بهمن	۱۹۸۰
	استثمار	سید احمد علم الهدی	میوه

اظہارِ تشکر

انے تمام دانشور و ہنرمند بھائیوں و بہنوں
 کا شکریہ کہ جنہوں نے امام سے وابستہ لگاؤ اور انے
 کے راہ پر اعتقاد رکھتے ہوئے ادارہ ترقیب و اشاعت
 آثارِ امام خمینے قدرے سرفراشرف کے شعبہ ترجمہ کے
 تحقیق، ترجمہ، تصحیح و تطبیق، اصطلاحوں کے
 جمع آوری و شرح نگاری، فہرست کے تدوین،
 ڈیزائننگ، کتابت، مصوری، ٹائپ، ایجوگراف،
 اشاعت و جلد بندی وغیرہ کے سلسلے میں اسے کتاب
 میں مدد فرمائی۔

فراوند عالم کے حضور میں ان کے زحمات
 قبول ہو۔

شعبہ ترجمہ

..... دنیا کے سبھی مسلمانوں اور

مستضعفین سے میری وصیت یہ ہے
کہ آپ لوگ بیٹھ کر اس بات کے منتظر نہ رہیں
کہ آپ کے ملک کے حکام اور اہلکار یا غیر ملکی
طاقتیں نہیں اور آپ کے لئے آزادی و
خود مختاری کا تحفظ لائیں۔“

(امام خمینی قدس سرہ کی وصیت سے اقتباس)



maablib.org



تم اے دنیا کے مستضعفوں! اے اسلامی ملکوں!
اور دنیا کے مسلمانو!

اٹھ کھڑے ہو اور اپنے زور بازو سے اپنا حق حاصل کرو
اور بڑی طاقتوں کے تشہیراتی شور و غل اور من کے حلقہ گروشوں سے
نہ ڈرو اور من مجرم حکمرانوں کو جو کہ تمہاری رحمت سے حاصل آمدنی کو
تمہارے اور عزیز اسلام کے دشمنوں کے حوالے کر رہے ہیں، اپنے ملک
سے نکال باہر کرو اور خود تیز یا بند عہد خدمت گزار لوگ اقتدار
کو ہاتھ میں لے لیں اور سبھی لوگ اسلام کے پُر اقتدار پرچم کے نیچے
جمع ہو کر اسلام دشمنوں کے خلاف اور دنیا کے محرموں کے دفاع
کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور آزاد و خود مختار جمہوریتوں والی ایک
اسلامی حکومت کی طرف قدم بڑھائیں کہ جس کو پورا کر کے دنیا کے
سبھی مستکبروں کو شکست ناش دے دیں گے اور سبھی مستضعفوں
کو زمین کی امامت و وراثت سونپ دیں گے۔

اس دن کی امید کے ساتھ کہ جس کا خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے۔